e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 23 , Issue, 92 Tuesday , January 02 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۳)شمارہ نمبر(۹۲) لکھنؤ،منگل ۲-جنوری ۲۰۲۴ء، مطابق ۱۹/جمادی الثانی -۱۴۴۵ھ صفحات-۸

غزہ سے اسرائیلی فوجیوں کا انخلاء شروع

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیل نے غزہ سے پانچ فوجی بریگیڈ کو واپس ہٹا لیا ہے، یعنی اسرائیلی فوجیوں کا انخلاء شروع ہو گیا ہے جو کہ اچھی خبر ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ غزہ میں اسرائیل اپنے آپریشن کے تیسرے مرحلہ میں داخل کر رہا ہے۔ میڈیا رپورٹس میں اس تعلق سے جانکاری دی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق امریکی قومی سیکورٹی پر مرکوز ایک پالیسی ریسرچ تنظیم انسٹی ٹیوٹ فار دی اسٹڈی آف وار نے کہا کہ تیسرے مرحلہ میں جنگ کا اختتام ہوگا۔ میڈیا رپورٹس کے حوالے سے اسٹڈی آف وار میں کہا گیا ہے کہ "تیسرے مرحلہ میں غزہ میں فوج میں کمی، ریزرو فوجیوں کی ریلیز، ہدف بند چھاپے اور انکلیو کے اندر ایک سیکورٹی بفرزون کا قیام شامل ہے۔"

کورونا سے 3 مزید اموات، نئے معاملے میں اضافہ

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان میں ہر گزرتے دن کے ساتھ کورونا نے پھر رفتار پکڑنی شروع کر دی ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹے میں کورونا کے 600 سے زائد مریض سامنے آئے ہیں اور تین لوگوں کی کورونا سے موت بھی واقع ہو گئی ہے۔ تشویشناک بات یہ ہے کہ کورونا کا 'جے این 1' ویریئنٹ تیزی کے ساتھ پاؤں پسارنے لگا ہے۔ یکم جنوری یعنی پیر کے روز جے این 1 ویریئنٹ سے متاثر کورونا مریضوں کی تعداد 196 پہنچ گئی ہے۔ انساکوگ کے ڈاٹا کے مطابق ملک میں اب تک کووڈ-19 کے سب ویریئنٹ جے این 1 کے 196 معاملوں کا پتہ چلا ہے اور یہ تعداد آنے والے دنوں میں مزید بڑھے گی۔

زلزلے کے شدید جھٹکوں سے لرزا جاپان، سونامی کا خطرہ

سمندر میں اتھل پتھل، پتوں کی طرح ہلتی ٹرینیں، ہنگامی صورتحال کیلئے ٹاسک فورس کی تشکیل، سونامی کی لہروں نے لوگوں کو خوف میں مبتلا کیا

ٹوکیو: (ایجنسی) نئے سال کے موقع پر جاپان کے اشیکاوا میں 7.5 کی شدت کے زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے، جس کے بعد سمندر میں اتھل پتھل تیز ہو گئی ہے۔ سمندر میں اٹھنے والی سونامی کی لہروں نے لوگوں کو خوف میں مبتلا کر دیا۔ جاپان میں پیر کی شام آئے شدید زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 7.5 تھی جب کہ اس کے بعد ایک اور شدید زلزلہ آیا جس کی شدت 5.0 تھی۔ خبر رساں ایجنسی شنہوا کی رپورٹ کے مطابق جاپان میں جب 7 شدت سے زیادہ کا زلزلہ آتا ہے تو ملک میں سونامی کی وارننگ جاری کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس بار وارننگ کافی سنگین تھی جہاں مقامی انتظامیہ نے لوگوں سے اپنے گھر خالی کر کے محفوظ مقام پر جانے کی اپیل کی تھی۔

جاپان کے موسمیاتی دفتر کے مطابق سونامی کی وارننگ کے بعد ملک بھر میں 4.0 سے زیادہ شدت والے زلزلے کے 21 جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ زلزلے اور اس کے نتیجے میں آنے والی سونامی کے پیش نظر جاپان میں کئی مقامات پر ٹرین سروس روک دی گئی ہے۔ لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ فوری طور پر ساحلی علاقوں سے نکل کر محفوظ مقامات پر چلے جائیں۔ اس زلزلے کے بعد سمندر میں اونچی لہریں بھی اٹھتی دیکھی گئیں۔ جاپانی نیوز چینل این ایچ کے کے مطابق 1 میٹر سے زیادہ اونچی لہریں اشیکاوا کے واجیما شہر کے ساحل سے ٹکرائیں۔ جاپانی پبلک براڈکاسٹر NHK کے مطابق سونامی کی وارننگ کے بعد 5 میٹر اونچی لہروں کے امکان کے باعث لوگوں کو ساحلی علاقوں سے فوری طور پر نکلنے اور عمارتوں کے ٹاپ یا اونچی زمین پر جانے کی تاکید کی گئی۔

ادھر جاپان کے وزیر اعظم کے دفتر سے جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ یہ سونامی توقع سے زیادہ جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے اور ایسی صورتحال میں لوگ اگلے احکامات تک محفوظ مقامات سے باہر نہ نکلیں۔ جاپان حکومت اور جاپان اٹامک انرجی کمیشن نے اشیکاوا صوبے میں ایک بڑے زلزلے کے پیش نظر جوہری پاور پلانٹس میں ہنگامی صورتحال کو روکنے کے لیے ایک ٹاسک فورس قائم کی ہے۔ جاپانی نیوز براڈکاسٹر این ایچ کے نے پیر کو یہ اطلاع دی۔ مقامی این پی پی، شیکا میں صورتحال کے بارے میں پہلے ہی معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ براڈکاسٹر نے کہا کہ موجودہ وقت میں پہلے اور دوسرے ری ایکٹر کو معطل کر دیا گیا ہے، ٹاسک فورس نے شیکا این پی پی میں تابکاری کی جانچ تیز کر دی ہے۔ جاپانی خبر رساں ایجنسی کیوڈو نے بتایا کہ جاپانی وزیر اعظم فومیو کشیدا کے دفتر میں ایک ہنگامی ٹاسک فورس قائم کی گئی ہے جو اشیکاوا صوبے میں آنے والے کئی بڑے زلزلوں کے بعد ڈیٹا اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔

دریں اثنا جاپان کی صورتحال کو دیکھتے ہوئے بتا دیں کہ رنگ آف فائر پر واقع جاپان دنیا کے سب سے زیادہ زلزلے سے متاثرہ ممالک میں سے ایک ہے۔ 11 مارچ 2011 کو جاپان کے شمال مشرقی ساحل پر 9.0 کی شدت کا زلزلہ آیا تھا، جس سے بڑے پیمانے پر سونامی آئی تھی، جس میں 18000 سے زائد افراد کی جانیں تلف ہو گئی تھیں۔

ہندوستانی سفارت خانے نے ایک کنٹرول روم قائم کیا ہے تا کہ وہاں آباد ہندوستانیوں کو بھی اہم معلومات اور ہر ممکن مدد فراہم کی جا سکے۔

نئے سال کے آغاز پر غاصب اسرائیلی حملوں میں شدت

المغازی اور البریج کے علاقوں کو نشانہ بنایا گیا، ایک ہی خاندان کے 10 افراد شہید، جنگ بندی سے پہلے اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کی کوئی ڈیل نہیں ہوگی: حماس، سال نو کے موقع پر فلسطین میں قیام امن کیلئے دنیا بھر میں احتجاجی مظاہرے

غزہ: (ایجنسی) غزہ میں نئے سال کے آغاز پر اسرائیل کے حملوں میں مزید شدت آ گئی ہے۔ عرب میڈیا کے مطابق اسرائیل کے جنگی طیاروں نے غزہ کے وسط میں واقع المغازی اور البریج کے علاقوں کو نشانہ بنایا جس میں ایک ہی گھر کے 10 افراد جاں بحق ہو گئے۔ اسرائیل نے غزہ شہر کے نواحی علاقے المطر اقہ گاؤں پر بھی بمباری کی جس کے نتیجے میں 6 افراد جبکہ خان یونس میں ایک گھر پر فضائی حملے میں ایک شخص شہید ہوا۔ دوسری جانب مزاحمت پسند تنظیم حماس نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے اسرائیل کے مختلف علاقوں پر راکٹ برسائے جس کے بعد ان علاقوں میں سائرن بجنے لگے۔ حماس کے راکٹ حملوں میں کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ اسرائیل کا اتحادی ملک امریکا غزہ میں جنگ کی شدت کم کرنے پر زور دے رہا ہے تاہم اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کا کہنا ہے کہ جنگ اپنے عروج پر ہے اور جاری رہے گی۔ اسرائیل کو ایک مرتبہ پھر مصر کے ساتھ غزہ کی سرحد کا کنٹرول سنبھالنا ہوگا۔

اسرائیل اور حماس کے درمیان ایک نئے معاہدے پر مصر کی کوششوں کو غیر یقینی صورتحال نے گھیر لیا ہے۔ دوسری جانب غزہ میں جاری اسرائیلی جنگ تیسرے مہینے میں داخل ہو چکی ہے اور جنگ بندی کا کوئی امکان دکھائی نہیں دیتا۔ حماس کے ایک ذریعے نے پیر کے روز العربیہ الحدث کو بتایا کہ ان کی جماعت کا موقف وہی ہے کہ جنگ بندی سے قبل اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے معاہدے پر کوئی بات نہیں کی جا سکتی۔ فلسطینی ذریعے نے وضاحت کی کہ تحریک کا ایک وفد جنگ بندی کی تجویز پر بات چیت کے لیے قاہرہ میں ہے اور وہاں وہ مصری حکام کے ساتھ بات چیت کر رہا ہے۔ کئی دنوں سے حماس اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے بدلے پوری محصور پٹی میں ایک جامع اور مکمل جنگ بندی کا مطالبہ کر رہی ہے۔ سال نو کے موقع پر فلسطین میں قیام امن کے لیے دنیا بھر میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔ ایکٹویسٹ نے نئے سال کے موقع پر عالمی مہم شروع کی جس میں لوگوں سے غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کی غزہ میں وحشیانہ بمباری کو روکنے اور غزہ میں جنگ بندی کا مطالبہ کرنے کے لیے نئے سال کے موقع پر سوئٹزرلینڈ، ترکی، ملائیشیا، آسٹریلیا، تنزانیہ، میکسیکو اور جرمنی سمیت دنیا بھر کے 30 سے زائد ممالک میں احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔

ہمارے بچے جشن منا رہے ہیں، غزہ میں بچے مارے جا رہے ہیں: پرینکا گاندھی

نئی دہلی۔ 2023 کے آخری دن ملک بھر میں لوگوں نے نئے سال 2024 کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر ایک دوسرے کو مبارکباد کے پیغامات بھی دیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی نے بھی ہم وطنوں کو مبارکباد کا پیغام دیا لیکن ان کے پیغام میں اسرائیل اور حماس کی جنگ میں غزہ کے اندر مارے گئے لوگوں کا ذکر بھی کیا گیا۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر ایک پیغام میں آئیے ہم غزہ میں اپنے ان بھائیوں اور بہنوں کو یاد رکھیں جو اپنی زندگی، وقار اور آزادی کے حق پر انتہائی غیر منصفانہ اور غیر انسانی حملے کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں مزید لکھا کہ ایک طرف ہمارے بچے جشن منا رہے ہیں اور دوسری طرف ان کے بچوں کو بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے۔ دنیا کے نام نہاد لیڈر خاموشی سے دیکھتے رہتے ہیں اور اقتدار کے لالچ کی تلاش میں لاپرواہی سے آگے بڑھتے ہیں۔

گینگسٹر گولڈی براڑ کو لگا شدید جھٹکا، مرکز نے دہشت گرد قرار دیا

نئی دہلی۔ (ایجنسی) مرکزی حکومت نے یکم جنوری 2024 کو گینگسٹر گولڈی براڑ کے خلاف بڑی کارروائی کا اعلان کیا ہے۔ مرکز نے گولڈی براڑ کو غیر قانونی سرگرمیاں (روک تھام) ایکٹ (یو اے پی اے) کے تحت دہشت گرد قرار دے دیا ہے۔ وزارت داخلہ کی طرف سے جاری نوٹس میں کہا گیا ہے کہ گولڈی براڑ ممنوعہ خالصتانی تنظیم ببر خالصہ انٹرنیشنل سے جڑا ہوا ہے۔ وزارت داخلہ کا کہنا ہے کہ گولڈی براڑ کو سرحد پار واقع دہشت گرد تنظیموں کی حمایت ملتی رہی ہے اور وہ کئی قتل واقعات میں بھی شامل رہا ہے۔ جاری نوٹس میں بتایا گیا ہے کہ براڑ نیشنلسٹ لیڈروں کو دھمکی آمیز کال کرنے، تاوان مانگنے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر قتل کے دعووں پر مبنی پوسٹ کرنے میں شامل تھا۔ اتنا ہی نہیں، براڑ سرحد پار سے ڈرون کے ذریعہ جدید اسلحہ، گولہ بارود اور دھماکہ خیز مادہ کی اسمگلنگ بھی کرتا تھا۔ وہ قتل کو انجام دینے کے لیے ان اسلحوں کو شارپ شوٹرس کو سپلائی کرتا تھا۔

45 برس چرچ کیلئے وقف کرنے کے بعد پادری نے اسلام قبول کیا

سڈنی (ایجنسی) آسٹریلیا پادری گولڈ ڈیوڈ نے اپنی زندگی کے 45 سال چرچ کے لیے وقف کرنے کے بعد اسلام قبول کر لیا۔ مسلم ٹیلی گراف کی رپورٹ کے مطابق نومسلم گولڈ ڈیوڈ نے اپنا مسلم نام عبدالرحمن رکھا ہے۔ رپورٹ کے مطابق گولڈ ڈیوڈ نے آسٹریلوی عیسائی برادری میں ایک معتبر پادری کی حیثیت سے مقام حاصل کیا۔ انہوں نے ساڑھے چار دہائیوں تک چرچ کی خدمت کی اور نوجوان مسیحی انہیں ایک ہمہ جہت شخصیت کے طور پر دیکھتے تھے۔ گولڈ ڈیوڈز کے اسلام قبول کرنے کی خبر نے بہت سے لوگوں کو حیران کر دیا۔

وزیر دفاع اور وزیر اعلیٰ پہنچے ورنداون پہلا گرلز سینک اسکول کا افتتاح

متھرا۔ متھرا کے ورنداون میں واقع واتسالیہ گاؤں میں ششٹھی پورتی تہوار کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ اس میں شرکت کے لیے پیر کو یہاں پہنچے۔ اس موقع پر وزیر دفاع اور وزیر اعلیٰ نے ملک کی لڑکیوں کے لیے پہلے گرلز سینک اسکول کو وقف کیا۔ واتسالیہ گاؤں میں بنائے گئے اس اسکول کا نام سموید گروکلم گرلز سینک اسکول ہے۔ چھٹی جماعت سے بارہویں جماعت تک چلنے والے اس اسکول میں 120 بیٹیاں تعلیم حاصل کریں گی۔ اس میں داخلے کے لیے قومی ایجنسی کی جانب سے 21 جنوری کو داخلہ امتحان لیا جائے گا۔ ملک بھر سے لڑکیاں پہلے ہی امتحان میں شرکت کے لیے درخواستیں دے چکی ہیں۔ اس اسکول میں سی بی ایس ای بورڈ کی تعلیم بھی کرائی جائے گی۔ سابق فوجی افسران اور این سی سی افسران فوج کی تیاری کریں گے۔ صبح 5 بجے سے رات 10 بجے تک مختلف مراحل میں پڑھایا جائے گا۔ (بقیہ صفحہ 3 پر)

یوپی میں نئے قانون کے خلاف روڈویز کا چکہ جام

سڑک پر اترے ڈرائیور، ٹیکسی ڈرائیوروں نے بھی دیا ساتھ، مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا

لکھنؤ: یکم جنوری (۔ روڈویز کے کنٹریکٹ اور پرائیویٹ گاڑیوں کے ڈرائیوروں نے نئے روڈ ایکسیڈنٹ قانون کے خلاف نئے سال کے پہلے دن ہڑتال کر دی۔ اس کی وجہ سے یوپی میں تمام بسیں رک گئی ہیں۔ روڈویز کمپلیکس میں صبح سے بسیں نہ چلنے کی وجہ سے مسافروں کا ہجوم رہا۔ دوپہر 12 بجے تک مختلف روٹس پر بسیں نہیں چل سکیں۔ بسیں نہ چلنے کی وجہ سے بڑی تعداد میں جمع ہونے والے مسافروں کو اپنی منزل تک پہنچنے میں شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ دوپہر میں اے آر ایم نے کچھ روٹس پر کنٹریکٹ بسیں چلائیں۔ نئے قانون کے خلاف پیر کو ٹرک ڈرائیوروں کے ساتھ کنٹریکٹ اور روڈویز کے پرائیویٹ بس ڈرائیوروں نے ہڑتال کی۔ ڈرائیوروں نے نئے قانون کے خلاف احتجاج کیا۔ نئے قانون میں سڑک حادثے کی صورت میں ملزم ڈرائیور کو 10 سال قید اور 5 لاکھ روپے جرمانے کی سزا کا انتظام ہے۔ نئے قانون کے خلاف ڈرائیور مسلسل احتجاج کر رہے ہیں۔ ڈرائیوروں نے بتایا کہ وہ روزانہ تقریباً 400 روپے کماتے ہیں۔ اگر کسی حادثے کی صورت میں اتنا جرمانہ اور سزا ہو تو خاندان فاقہ کشی کے دہانے پر پہنچ جائے گا۔ جرمانے کی رقم کہاں سے ادا کی جائے گی؟ اس لیے ایسا قانون نہیں لانا چاہیے۔ حکومت کی جانب سے بنائے گئے قانون میں حادثے کی صورت میں 10 سال قید اور 5 لاکھ روپے جرمانے کی گنجائش ہے۔ پانچ لاکھ روپے کہاں سے دیں گے؟ حکومت اس قانون کو واپس لے۔ جب تک حکومت قانون واپس نہیں لے گی، تب تک ہم ہڑتال پر رہیں گے۔ نئے سال کے موقع پر پیر کی صبح اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے بس اسٹینڈ پہنچے مسافروں کو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔

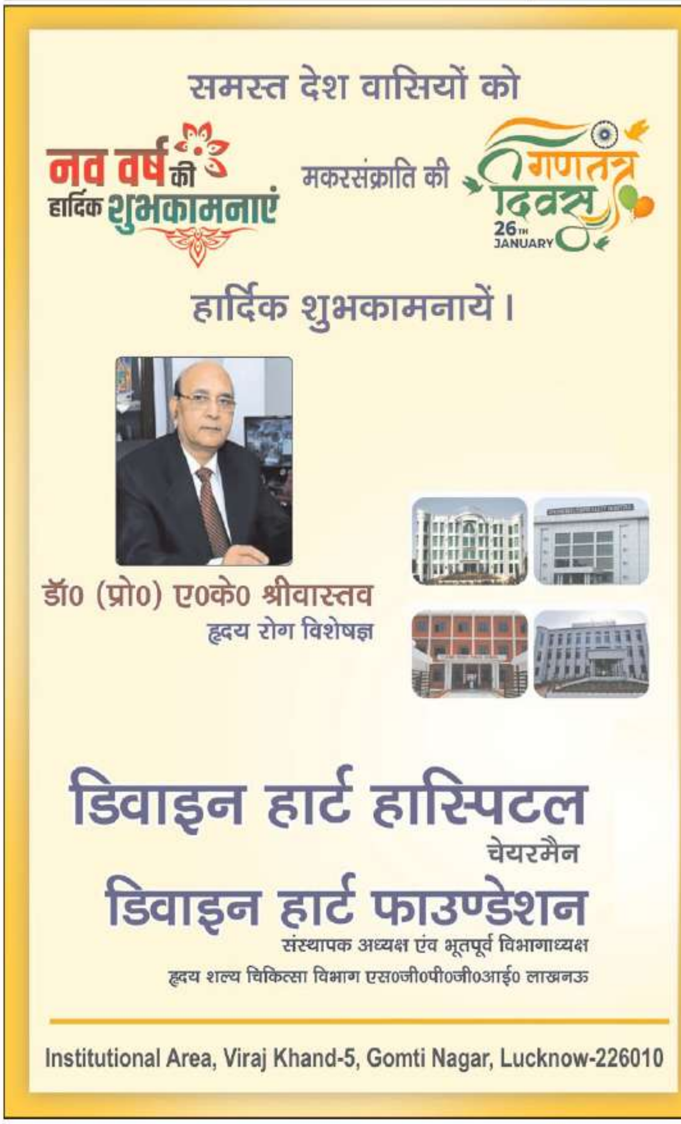

غزہ میں ہونے والی تباہی دوسری عالمی جنگ جیسی

اسرائیل نے غزہ پر 15 دسمبر تک 29 ہزار بم اور گولے گرائے: امریکی اخبار □ غزہ کے 70 فیصد مکانات پوری طرح تباہ □ غزہ پر جو بم گرائے گئے ہیں وہ بنکر بسٹر قسم کے ہیں جنھیں امریکا نے افغانستان اور شام میں کھلی فضاؤں اور غیر شہری علاقوں میں استعمال کیا تھا

واشنگٹن، یکم جنوری (یو این آئی) امریکی اخبار نے کہا ہے کہ غزہ میں ہونے والی تباہی دوسری عالمی جنگ میں جرمنی میں ہونے والی تباہی جیسی ہے۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل نے غزہ میں ہونے والی تباہی پر رپورٹ جاری کردی جس کے مطابق اسرائیل نے غزہ پر 15 دسمبر تک 29 ہزار بم اور گولے گرائے، غزہ کے 70 فیصد مکانات پوری طرح تباہ ہو گئے ہیں۔ امریکی اخبار کے مطابق اسرائیل نے غزہ پر جو بم گرائے گئے ہیں وہ بنکر بسٹر قسم کے ہیں جنھیں امریکا نے افغانستان اور شام میں کھلی فضاؤں اور غیر شہری علاقوں میں استعمال کیا تھا۔ امریکی اخبار وال اسٹریٹ جرنل کے مطابق غزہ کے اسپتال بمباری کے بعد زیادہ تر بند ہیں، جبکہ صرف 8 اسپتال ہی مریضوں کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے، لیموں کے درخت، زیتون کے باغات اور دیگر فصل ختم ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ غزہ میں دو تہائی سے زیادہ اسکولوں کو نقصان پہنچا ہے۔ اسرائیلی بربریت کا شکار قحط زدہ فلسطین میں بیماریاں پھوٹ پڑیں رپورٹ میں بتایا گیا کہ اسرائیل نے کہا ہے کہ غزہ پر زمینی کارروائی کا مقصد حماس کے جنگجوؤں کو ختم کرنا ہے، تاہم اسرائیل کی یہ جارحیت اس کے برعکس ہے، اسرائیلی حملے میں اب تک شہید ہونے والوں میں زیادہ تر تعداد فلسطین کے عام شہریوں کی ہے اس میں بھی زیادہ تر تعداد خواتین اور بچوں کی ہے۔ غزہ میں صحت کے حکام کے مطابق اسرائیل کے بموں اور گولیوں سے 21 ہزار سے زیادہ فلسطینیوں شہید ہو چکے ہیں، ان میں زیادہ تر خواتین اور بچے ہیں، غزہ کی صورتحال انتہائی ابتر اور تباہ کن ہے۔ اس وقت اسرائیل کی جانب سے غزہ میں ہونے والی تباہی دوسری جنگ عظیم کے دوران جرمن شہروں پر اتحادیوں کی بمباری سے ملتی جلتی ہے، شکاگو یونیورسٹی کے ماہر سیاسیات اور فضائی بمباری کی تاریخ کے مصنف رابرٹ پیپ نے کہا کہ "بدترین بمباری کے بعد غزہ تاریخ کے اس شہر میں شامل ہو گیا جہاں سب سے زیادہ بمباری کی گئی"۔ یاد رہے کہ دوسری جنگ عظیم میں سب سے زیادہ بمباری جرمن کے شہر ڈریسڈن میں کی گئی تھی۔ سٹی یونیورسٹی آف نیویارک اور اور یگون سٹیٹ یونیورسٹی کے ریموٹ سینسنگ ماہرین کے سیٹلائٹ ڈیٹا کے تجزیے کے مطابق ڈریسڈن کے مقابلے میں شمالی غزہ کی 80 فیصد عمارتیں، جہاں بمباری سب سے زیادہ شدید رہی ہے، کو نقصان پہنچا یا تباہ ہو گیا ہے۔ اوہائیو کی کینٹ اسٹیٹ یونیورسٹی میں جغرافیہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ہی ین نے اندازہ لگایا کہ اسرائیل نے غزہ کی 20 فیصد زرعی زمین کو تباہ کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ غزہ میں موسم سرما کی گندم اب اُگتی ہوئی نظر نہیں آ رہی ہے۔ ورلڈ بینک کے ایک تجزیے سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ 12 دسمبر تک غزہ میں اسرائیلی جارحیت کی وجہ سے صحت کی 77 فیصد سہولیات، 72 فیصد میونسپل سروسز، عدالتیں اور لائبریریاں، 68 فیصد ٹیلی کمیونیکیشن انفراسٹرکچر اور 76 فیصد تجارتی سائٹس کو نقصان پہنچا ہے جبکہ نصف فیصد سے زیادہ سڑکیں تباہ ہو چکی ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق نیشنل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر کے امریکی دفتر کے جائزے سے پتا چلا ہے کہ اسرائیل نے 2 ماہ سے زائد دنوں میں غزہ پر 29 ہزار بم گرائے ہیں۔ امریکی سینٹرل کمانڈ کے مطابق اس کے مقابلے میں امریکی فوج نے 2004 سے 2010 تک عراق پر 3,678 گولہ بارود گرایا تھا۔ غزہ جنگ کے دوران امریکا کی طرف سے اسرائیل کو فراہم کیے گئے ہتھیاروں میں 2 ہزار پاؤنڈ کے 'بنکر بسٹر' بم بھی شامل ہیں جو غزہ کی پناہ گاہوں میں گھسنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

سعودی خاتون نے بڑا کارنامہ انجام دے دیا

ریاض، یکم جنوری (یو این آئی) سعودی عرب کی یاسمین نے آئس لینڈ میں 1400 کلومیٹر کا صبر آزما سفر سائیکل پر طے کر کے یہ کارنامہ انجام دینے والی پہلی عرب خاتون بن گئی ہیں۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق یاسمین ادریس آئس لینڈ کا مشکل سفر سائیکل پر کرنے کے لیے سال 2023 کے آغاز میں روانہ ہوئی تھیں اور انہوں نے 14 سو کلومیٹر کا صبر آزما سفر مکمل کر لیا ہے اور وہ یہ کارنامہ انجام دینے والی پہلی عرب خاتون بن گئی ہیں۔ یاسمین کے آئس لینڈ کے رنگ روڈ کا یہ سفر تاریخی تو رہا لیکن آسان ہرگز نہیں تھا کیونکہ اس پورے سفر کے دوران انہیں تیز ہواؤں کا سامنا کرنا پڑا لیکن انہوں نے ہمت ہارنے کے بجائے سرد ہواؤں کے تھپیڑے سہتے ہوئے آگے بڑھتی گئی۔ اس سفر میں یاسمین کا ساتھ ان کے قریبی 2 دوستوں نے بھی دیا جن میں سے ایک کیتھی ہینڈرک بھی ہیں جنہوں نے آنے والی دستاویزی فلم کے لیے بیانیہ بنانے میں مدد کی جبکہ دوسری میڈیسن ہولمین تھیں جو دستاویزی فلم کی مرکزی فلم ساز تھیں۔ سفر کے حوالے سے یاسمین ادریس کا کہنا ہے کہ ہم تینوں ایک جیسی چیز سے گزر رہے تھے۔ تاہم وہ گاڑی میں سوار تھیں اور میں سائیکل پر تھی لیکن جب خواتین اکٹھے ہو کر ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں تو اس تجربے کو دیکھ کر اچھا محسوس ہوتا ہے۔ یاسمین ادریس جنہوں نے اپنے اس شوق کے لیے پائیدار فٹ ویئر کمپنی کے سربراہ کا عہدہ چھوڑا نے مزید کہا کہ روزمرہ کی زندگی کی ذمہ داریوں سے خود کو الگ کر کے اور خاندان اور دوستوں سے منقطع ہو کر بائیک پر یہ سفر اپنی ذات کی تلاش کا سفر تھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ سعودی خواتین کی نمائندگی کرنے پر فخر محسوس کرتی ہیں اور مجھے ایسا نہیں لگتا کہ میں پہلی خاتون ہوں۔ یہاں بہت سی زبردست سعودی خواتین ہیں جنہوں نے میرے لیے راہ ہموار کی ہے، جنہوں نے حیرت انگیز کام کیے ہیں۔ واضح رہے کہ یاسمین ادریس کے اس تاریخی سفر کو دستاویزی فلم "تھریش ہولڈ" میں فلمایا گیا ہے جو اس سال 2024 میں ریلیز کی جائے گی۔

انسانی معاشرے کے لئے بڑا بحران

اسرائیل کے ہاتھوں بے گناہ عوام کا قتل، قتل عام ہے: ایرانی صدر کا نئے سال پر پیغام

صیہونی مجرموں کو اپنے وحشیانہ جرم کا سخت تاوان ادا کرنا ہوگا: صدر مملکت رئیسی

تہران (ایجنسی) اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے، نئے عیسوی سال 2024 کے آغاز پر دنیا بھر کے عیسائی ملکوں کے سربراہوں اور عوام کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے پوری دنیا کے لئے امن و سلامتی سے سرشار نئے سال کی دعا کی ہے۔ صدر مملکت نے ان پیغامات میں کہا کہ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ اس وقت انسانی سماج کے لئے ایک بڑا بحران، غزہ میں غاصب صیہونی حکومت کے ہاتھوں غزہ کے بے گناہ عوام کا قتل عام ہے۔ امید ہے کہ سن دو ہزار چوبیس میں عالمی رہنماؤں کی مشترکہ کاوشوں سے ہم بشریت کے خلاف اس قتل عام کو فوری طور پر روکنے، دنیا سے ظلم و جور کے خاتمے اور عالمی امن کے قیام کے لئے عالمی اداروں کی جانب سے فوری اقدام کا مشاہدہ کریں گے۔ واضح رہے کہ آج پیر یکم جنوری، سال دو ہزار چوبیس کے آغاز کا پہلا دن ہے۔ حضرت عیسی علیہ السلام ایک عظیم پیغمبر ہیں کہ جن کو قرآن میں بہت احترام کے ساتھ یاد کیا گیا ہے قرآن کریم نے متعدد آیات میں حضرت عیسی مسیح علیہ السلام کو متعارف کراتے ہوئے ان کے مقام و منزلت کو ایک اولوالعزم پیغمبر کی حیثیت سے بیان کیا ہے۔

اسلامی جمہوریہ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے شہید سید رضی موسوی کے گھر میں اس شہید کے اہل خانہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس صیہونی وحشیانہ جرم کا سخت جواب دیا جائے گا اور صیہونی مجرمون کو اپنے اس وحشیانہ جرم کا سخت تاوان ادا کرنا ہوگا۔ ایران کے صدر سید ابراہیم رئیسی نے شام میں صیہونی جارحیت میں سپاہ پاسداران کے کمانڈر اور فوجی مشیر سید رضی موسوی کی شہادت کو علاقے میں فلسطین کی تحریک استقامت کے مقابلے میں غاصب صیہونی حکومت کی بے بسی و ناتوانی اور بوکھلاہٹ کا نتیجہ قرار دیا اور تاکید کی کہ اس صیہونی وحشیانہ جرم کا سخت جواب دیا جائے گا اور صیہونی مجرموں کو اپنے اس وحشیانہ جرم کا سخت تاوان ادا کرنا ہوگا۔

ایران اور برطانیہ کے وزرائے خارجہ کی ٹیلی فونی گفتگو، غزہ کی تازہ صورتحال پر تبادلہ خیال

تہران (ایجنسی) اس ٹیلیفونی گفتگو میں ایران کے وزیر خارجہ حسین امیر عبداللہیان نے امید ظاہر کی کہ برطانیہ، علاقے کے مسائل اور دو طرفہ تعلقات کے سلسلے میں تعمیری اور حقیقت پسندانہ رویہ اختیار کر کے تعلقات کے ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کرے گا۔ ایران کے وزیر خارجہ نے گذشتہ ستاسی دنوں کے دوران بے گناہ فلسطینی عام شہریوں کے خلاف وحشیانہ صیہونی جارحیت کے بارے میں کہ جس میں صرف غزہ میں اکیس ہزار سے زائد عام شہری شہید ہو چکے ہیں، بعض مغربی ملکوں کی خاموشی کی مذمت کی اور کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران فلسطین کی اسلامی مزاحمتی تحریک حماس کو صیہونی نسل پرستی اور اس کے غاصبانہ قبضے کے خلاف ایک آزادی کی تحریک سمجھتا ہے۔ حسین امیر عبداللہیان نے کہا کہ غاصب صیہونی حکومت کو اس بات کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے کہ وہ غزہ میں عام شہریوں، عورتوں اور بچوں کا خون بہائے اور فلسطینیوں کی نسل کشی کرے۔

امریکی ہتھیاروں کے لیے شکریہ نیتن یاہو کا جنگ جاری رکھنے کا اعلان

واشنگٹن، 31 دسمبر (اے یو ایس) وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ غزہ میں حماس کے خلاف اسرائیل کی جنگ مزید کئی مہینوں تک جاری رہے گی۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے امریکہ کی جانب سے مزید ہنگامی ہتھیاروں کی منظوری اور غزہ میں فوری جنگ بندی کے لیے اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل کی قراردادوں کو روکے جانے پر بائیڈن انتظامیہ کی مسلسل حمایت کا شکریہ بھی ادا کیا۔ اسرائیل کا موقف ہے اب جنگ کے خاتمے کا مطلب حماس کی فتح ہے۔ اسرائیل کے اس موقف کی امریکہ بھی حمایت کرتا ہے تاہم اس کے ساتھ ساتھ تل ابیب پر زور بھی دیتا ہے کہ وہ فلسطینی شہریوں کو نقصان سے بچانے کے لیے مزید اقدامات کرے۔ اسرائیلی جنگی طیاروں نے سنیچر کو النصیرات اور البریج کے پناہ گزین کیمپوں کو نشانہ بنایا ہے جبکہ زمینی افواج جنوبی شہر خان یونس میں کارروائی کر رہی ہے۔ غزہ میں وزارت صحت نے سنیچر کو کہا ہے سات اکتوبر کو اسرائیل پر حماس کے حملے کے بعد سے اسرائیلی فضائی اور زمینی کارروائیوں میں غزہ میں اب تک 21 ہزار 600 فلسطینی ہلاک ہو چکے ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 165 فلسطینی مارے گئے۔ وزارت صحت کا کہنا ہے کہ غزہ میں ہلاک ہونے والوں میں تقریباً 70 فیصد خواتین اور بچے شامل ہیں۔ سنیچر ہی کو فوج کی جانب سے مزید دو ہلاکتوں کی تصدیق کے بعد غزہ کی جنگ میں ہلاک ہونے والے اسرائیلی فوجیوں کی تعداد 170 ہو گئی ہے۔ جنگ نے غزہ کی 23 لاکھ شہریوں میں سے تقریباً 85 فیصد آبادی کو بے گھر کر دیا ہے۔ لوگوں کی بڑی تعداد کو اسرائیل کی جانب سے قرار دیے گئے محفوظ علاقوں میں پناہ لینے کے لیے بھیجا جا رہا ہے تاہم اس کے باوجود اسرائیل فوج نے ان محفوظ علاقوں پر بھی بمباری کی ہے۔ رواں ہفتے اسرائیلی فورسز کی جانب سے زمینی کارروائیوں میں توسیع کے ساتھ ہی دسیوں ہزاروں مزید فلسطینی غزہ کے پر ہجوم شہر رفح کی جانب منتقل ہو رہے ہیں۔ رفح کے مضافات میں اقوام متحدہ کے گوداموں کے ساتھ ہزاروں عارضی خیمے لگنا شروع ہو گئے ہیں۔ بے گھر افراد رفح میں پیدل، ٹرکوں اور گدھا گاڑیوں پر پہنچے ہیں۔ جن لوگوں کو پناہ گاہوں میں جگہ نہیں ملی انہوں نے سڑکوں کے کنارے خیمے نصب کر لیے ہیں۔ ایک بے گھر خاتون نور داہر نے بتایا کہ ہمارے پاس پانی نہیں ہے۔ نہ ہی ہمارے پاس خوراک موجود ہے۔ بچے جب صبح اٹھتے ہیں تو کھانا مانگتے ہیں اور پانی پینا چاہتے ہیں۔ ہمیں ان کے لیے پانی ڈھونڈنے میں ایک گھنٹہ لگا۔ ان کے لیے آٹا نہیں لا سکتے۔ یہاں تک کہ جب ہم انہیں بیت الخلا لے جا رہے تھے تو ہمیں ایک گھنٹہ پیدل چلنا پڑا۔ النصیرات کیمپ کے رہائشی مصطفی ابو واوی نے بتایا کہ ان کے رشتہ دار کے گھر پر حملہ ہوا ہے۔

تائیوان سے چین کا دوبارہ اتحاد ناگزیر ہے: چینی صدر

بیجنگ (ایجنسی) چینی صدر شی جن پنگ نے سال نو کے اپنے خطاب میں کہا کہ مادر وطن یقیناً دوبارہ متحد ہو کر رہے گی۔ انہوں نے چین کی معاشی ترقی کی رفتار بڑھانے کے لیے نئی صنعتوں میں مزید سرمایہ کاری کا بھی وعدہ کیا۔ ان کے ان تبصروں سے تائیوان کے ساتھ کشیدگی میں مزید اضافے کا امکان ہے، جسے بیجنگ چین کا اپنا ہی ایک صوبہ مانتا ہے۔ خود مختار جزیرے تائیوان میں 13 جنوری کو صدارتی انتخابات بھی ہونے والے ہیں۔ چینی صدر شی جن پنگ نے قوم کے نام ٹیلی وژن پر براہ راست نشر ہونے والے اپنے خطاب میں کہا کہ مادر وطن کو یقیناً دوبارہ متحد کر لیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا آبنائے (تائیوان) کے دونوں اطراف کے ہم وطنوں کو قومی تجدید کی شان میں حصہ لینے کے لیے مشترکہ مقاصد کا پابند ہونا چاہیے۔ ان کے ان بیانات کو ایک ایسے اشارے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ بیجنگ تائیوان پر اپنا سیاسی اور عسکری دباؤ جاری رکھے گا۔ شی جن پنگ اس سے پہلے کہہ چکے ہیں کہ اگر ضرورت پڑی تو چین تائیوان کو بزور طاقت دوبارہ ضم کرنے کے لیے تیار ہے۔ واضح رہے کہ حالیہ مہینوں میں جزیرے تائیوان کے آس پاس چینی جنگی جہاز اور فوجی طیارے تعینات کیے جاتے رہے ہیں، جبکہ تائی پے چین کی جانب سے فضائی حدود کی خلاف ورزیوں کی بھی بات کرتا رہا ہے۔ تائیوان میں صدارتی مہم کے دوران بہت سے اہم موضوعات کی طرح چین کے ساتھ تعلقات بھی ایک اہم معاملہ ہے۔ فی الحال صدارتی انتخابات کی دوڑ میں جزیرے کے نائب صدر ولیم لائی کو سبقت حاصل ہے۔ جزیرے کی حکمران ڈیموکریٹک پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے ولیم لائی کو چین ایک علیحدگی پسند رہنما کے طور پر دیکھتا ہے اور بیجنگ ان پر اور تائیوان کی سبکدوش ہونے والی صدر سائی انگ وین پر، جزیرے پر حملہ کرنے کے لیے چین کو اکسانے کی کوشش کرنے کا الزام لگاتا ہے۔ تائیوان کے رہنما چین پر انتخابی مداخلت اور غلط معلومات پھیلانے کا الزام لگا چکے ہیں۔ بیجنگ ان کے دعووں کو مسترد کرتا ہے۔ شی جن پنگ نے اپنی تقریر کے دوران چینی معیشت کو بہتر بنانے کا عہد بھی کیا اور کہا کہ سن 2023 کے دوران کاروباری حالات زیادہ مضبوط اور متحرک

ہوئے ہیں۔ چینی رہنما نے معیشت سے متعلق کافی مثبت لہجہ اختیار کیا، جبکہ اعداد و شمار سے صاف ظاہر ہے کہ کووڈ 19 کی پابندیوں کے بعد سے معیشت کی بحالی کا عمل رک سا گیا ہے۔ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ چین میں نوجوانوں میں ریکارڈ بے روزگاری پائی جاتی ہے اور ریئل اسٹیٹ کے اہم شعبے میں قرضوں کے مسلسل بحران کے سبب معاشی بحالی کا عمل رک گیا ہے۔ لیکن شی جن پنگ نے کہا کہ معیشت نے وبائی امراض کے طوفان کو سنبھال لیا ہے انہوں نے اعلی معیار کی ترقی اور الیکٹرک گاڑیوں، لیتھیم بیٹریوں اور سولر پینلز جیسی ابھرتی ہوئی صنعتوں کے فروغ کو بھی سراہا۔ تاہم انہوں نے یہ بات بھی تسلیم کی کہ ہر کوئی فائدہ نہیں اٹھا پا رہا ہے کیونکہ کچھ کمپنیاں آپریٹنگ دباؤ کا سامنا کر رہی ہیں جبکہ کچھ لوگوں کو روزگار جیسے مسائل اور مشکل زندگی کے حالات کا بھی سامنا ہے۔ انہوں نے چینی عوام سے کہا کہ یہ تمام چیزیں مجھے بہت پریشان کرتی ہیں۔ ہمارا مقصد بہت ہی بلند ہے، پھر بھی یہ بہت آسان بھی ہے۔ آخر کار اس کا مقصد لوگوں کو بہتر زندگی گزارنے میں مدد کرنا ہے۔ سالوں سے کافی کم ہے۔ بیجنگ نے اگلے سال کے لیے بھی اسی طرح کی معاشی ترقی کی پیش گوئی کی ہے۔ چینی صدر نے کہا کہ 2024 میں، ہمیں ...... اقتصادی بحالی کے مثبت رجحان کو مضبوط اور بڑھانے کی ضرورت ہے اور طویل مدتی اقتصادی ترقی حاصل کرنا ہوگی۔ اس سے قبل دسمبر کے اوائل میں اعلی چینی رہنماؤں نے سن 2024 کے لیے اپنے اقتصادی منصوبے پیش کیے تھے، جس میں دنیا کی دوسری سب سے بڑی معیشت میں ترقی کی حوصلہ افزائی کے لیے مزید اقدامات کرنے کا عہد کیا گیا تھا۔

عالمی عدالت کی غزہ میں نسل کشی کا الزام عاید کرنے کی دھمکی، اسرائیل کو تشویش لاحق

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی سکیورٹی اسٹیبلشمنٹ اور اٹارنی جنرل کے دفتر نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ دی ہیگ میں بین الاقوامی عدالت انصاف اسرائیل پر غزہ کی پٹی میں نسل کشی کا الزام عائد کر سکتی ہے۔ یہ تشویش ایک ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب غزہ میں تین ماہ کے دوران اسرائیل نے بے دریغ اور اندھا دھند بمباری کر کے ہزاروں عام شہریوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہے۔ اسرائیلی اٹارنی جنرل کے دفتر نے جنوبی افریقہ کی درخواست پر ان کے ملک پر غزہ میں نسل کشی کا الزام لگانے کے عالمی عدالت انصاف کے امکان پر اپنی تشویش کا اظہار کیا۔ اسرائیلی اخبار "ہارٹز" کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی فوج اور اٹارنی جنرل کے دفتر نے پہلے ہی شکایت سے نمٹنے کے لیے تیاری شروع کر دی ہے، جبکہ پیر کو وزارت خارجہ میں ایک سماعت ہونے کا امکان ہے۔ دریں اثنا ایک سینئر قانونی ماہر نے چیف آف سٹاف سمیت فوجی اہلکاروں کو بین الاقوامی محکمہ انصاف کے ایک عدالتی حکم جاری کرنے کے خطرے سے خبردار کیا جس میں اسرائیل سے جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ ہیگ میں قائم عدالت انصاف نے گذشتہ جمعہ کو کہا کہ جنوبی افریقہ نے اسرائیل کے خلاف غزہ کی پٹی میں "نسل کشی" کا الزام لگاتے ہوئے اسرائیلی لیڈر شپ کے خلاف مقدمہ دائر کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ غزہ کی پٹی میں تقریباً 3 ماہ قبل جنگ کے آغاز سے اب تک ہلاکتوں کی تعداد 21 ہزار سے تجاوز کر گئی ہے جب کہ زخمیوں کی تعداد 56 ہزار 451 ہو گئی ہے۔ گذشتہ سات اکتوبر 2023ء کو اسرائیل کی طرف سے مسلط کردہ سخت محاصرے کی وجہ سے پینے کے پانی کی قلت اور صحت کی سہولیات کا شدید فقدان ہے جب کہ انسانی صورت حال ابتر ہو چکی ہے۔ اگر بین الاقوامی عدالت انصاف اسرائیل پر جنگی جرائم یا انسانیت کے خلاف جرائم کا الزام عائد کرتی ہے تو یہ لازمی فیصلہ نہیں ہوگا، لیکن اس سے اسرائیل کو سخت اخلاقی دھچکا لگے گا۔ دنیا بھر میں اس وقت اسرائیل کے خلاف غزہ میں جنگ جرائم کے الزامات عاید کیے جا رہے ہیں اور غزہ میں اسرائیلی فوج کی کارروائیوں کی مذمت میں اضافہ ہوا ہے۔

سال نو پر روسی اور یوکرینی حملوں میں متعدد افراد ہلاک

ماسکو (ایجنسی) صدر وولودیمیر زیلنسکی نے نئے سال کے موقع پر اپنے خطاب میں یوکرین کی مضبوط فوجی صلاحیتوں کے ذریعے روس کو اپنے غضب کا نشانہ بنانے اور شکست سے ہمکنار کرنے کا عزم دہرایا۔ نئے سال کے آغاز پر پیر کے روز روس اور یوکرین نے ایک دوسرے کے شہری علاقوں کو نشانہ بنایا جس میں کم از کم پانچ افراد ہلاک ہو گئے۔ دونوں ملکوں نے اس کے لیے ایک دوسرے کو مورد الزام ٹھہرایا۔ یہ حملے یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی کی جانب سے نئے سال کے خطاب کے چند گھنٹے بعد ہوئے، جس میں انہوں نے یوکرین کی مضبوط فوجی صلاحیتوں کے ذریعے روس کو اپنے غضب کا نشانہ بنانے کا عزم دہرایا تھا۔ یوکرین کے مشرقی خطے میں روس کے تعینات کردہ ایک اہلکار کے مطابق کییف کی جانب سے گولہ باری میں چار لوگوں کی موت ہو گئی۔ ڈونیسک خطے میں روس کے ذریعہ تعینات کردہ سربراہ ڈینس پوشیلین نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹیلی گرام پر لکھا کہ یوکرینی فورسز کی جانب سے کی جانے والی "بھاری گولہ باری" میں چودہ افراد زخمی بھی ہوئے۔ دریں اثنا یوکرین کے حکام نے کہا کہ روس کے جنوب میں اوڈیسا پر فضائی حملے میں کم از کم ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ اوڈیشا خطے کے گورنر اولیہ کیپر نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹیلی گرام پر بتایا کہ روسی ڈرون حملے کے بعد کچھ رہائشی علاقوں میں آگ لگنے اور ملبہ گرنے کی وجہ سے متعدد افراد زخمی ہو گئے۔ کیپر نے مزید بتایا کہ یوکرین کا فضائی دفاعی نظام روسی ڈرون حملے کو ناکام بنانے میں مصروف ہے۔ یوکرین کی فضائیہ نے بتایا کہ روس کے فضائی حملوں میں میکولائیو اور ڈنیپرو کے علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ جب کہ لوویف کے گورنر میکسم کوزیٹسکی نے کہا کہ ان کا فضائی دفاعی نظام مغربی شہر لوویف پر روسی ڈرون حملوں کو ناکام بنانے میں مصروف ہے۔ یوکرین اور روس کے مابین تشدد میں اضافہ کے درمیان صدر زیلنسکی نے سن 2024 میں روسی فورسز کو یوکرین کے "غضب" کا نشانہ بنانے کا عزم ظاہر کیا۔ نئے سال کے موقع پر ٹیلی وژن پر اپنے خطاب میں صدر زیلنسکی نے کہا کہ "اگلے سال دشمن ہماری گھریلو صلاحیتوں کا قہر محسوس کرے گا"۔ زیلنسکی نے بتایا کہ مغربی شراکت داروں نے انہیں کم از کم ایک ملین اضافی ڈرونز کے ساتھ ہی ایف سولہ جنگی طیارے بھی دینے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دشمن کتنے ہی راکٹ داغے، خواہ کتنی ہی گولہ باری اور بڑے پیمانے پر بے رحمانہ حملے کرے اور یوکرین کو توڑنے، ڈرانے، گرانے اور مشکلات سے دوچار کرنے کی کوشش کرے، ہم بہر حال فتح مند ہوں گے"۔ اس کے برخلاف روسی صدر ولادیمیر پوتن نے اپنے خطاب میں یوکرین کی ناکامی یا وہاں ماسکو کے "خصوصی فوجی آپریشن" کا حوالہ نہیں دیا لیکن کہا کہ روس "کبھی پیچھے نہیں ہٹے گا"۔ روس یوکرین تنازعے میں تازہ ترین شدت کے دوران جمعے کے روز ماسکو نے یوکرین کے شہروں کو نشانہ بنانے والے میزائل اور ڈرونز داغے جن میں کم از کم 39 افراد ہلاک ہو گئے۔ کییف نے بھی جوابی کارروائی کرتے ہوئے ایک روز بعد روس کے جنوبی شہر بیلگورو روڈ پر میزائلوں اور ڈرونز سے حملہ کیا جس میں 24 لوگوں کی موت ہو گئی اور 100 سے زائد افراد زخمی ہوئے۔

52 سال حکومت کرنے کے بعد ڈنمارک کی ملکہ مارگریتھ دوم کا اقتدار چھوڑنے کا اعلان

کوپن ہیگن، یکم جنوری (یو این آئی) ڈنمارک کی ملکہ مارگریتھ دوم نے اقتدار چھوڑنے کا اعلان کر دیا۔ برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے مطابق مارگریتھ نے نئے سال کی تقریب سے خطاب کے دوران اقتدار سے دستبرداری کا اعلان کیا۔ ملکہ مارگریتھ نے اپنے خطاب میں کہا کہ 14 جنوری کو اقتدار اپنے بیٹے شہزادہ فیڈرک کو سونپ دوں گی۔ اقتدار چھوڑنے کا یہ فیصلہ 2023 کے اوائل میں کمر کی ہونے والی سرجری کے بعد کر لیا تھا۔

طوفان الاقصی نے صیہونی حکومت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا: ترکی الفیصل

استنبول (ایجنسی) سعودی عرب کے سابق انٹلی جنس سربراہ ترکی الفیصل نے بھی کہا ہے کہ طوفان الاقصی کارروائی نے دنیا میں صیہونی حکومت کی ساکھ کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ انہوں نے الاخباریہ چینل کے ساتھ گفتگو میں کہا کہ تحریک حماس نے صیہونی حکومت پر حملہ کر کے جو کارنامہ انجام دیا ہے اور جس روش سے اس نے غزہ کے اطراف میں اس حکومت کی محکم بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے اس کے بہت عظیم نتائج سامنے آئے ہیں۔ اس سعودی عہدیدار نے مزید کہا کہ طوفان الاقصی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فلسطین کا مسئلہ زندہ ہے اور جیسا کہ گذشتہ برسوں کے دوران یہ دعوی کیا جا رہا تھا کہ فلسطین کو بھلا دیا گیا ہے اور اب اس کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے۔ فلسطین اور فلسطینی امنگیں زندہ و پائندہ ہیں۔

وزیر دفاع اور وزیر اعلیٰ نے سموید گروکلم گرلز سینک اسکول کا کیا افتتاح

وزیر اعلیٰ جس طرح سے اتر پردیش کے حکمرانی کے نظام کو چلا رہے ہیں، اس سے لوگوں کے ذہنوں میں سلامتی، خوشحالی اور فخر کا احساس پیدا ہوا ہے

لکھنؤ: 01 جنوری۔ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ اور اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے آج متھرا ضلع کے ورنداون میں واقع وتسالیہ گاؤں میں نئے تعمیر شدہ سموید گروکلم گرلز سینک اسکول کا افتتاح کیا۔ انہوں نے اسکول کے احاطے میں ماں سرسوتی کی مورتی کے سامنے دیپ روشن کیا۔ انہوں نے نو تعمیر شدہ سکول کا معائنہ کیا، وہاں موجود لڑکیوں سے بات کی اور سب کو آشیرواد دیا۔ اس کے بعد مرکزی وزیر دفاع اور وزیر اعلیٰ نے وتسلیہ گرام میں منعقد کئے جانے والے تین روزہ ششٹھی پورتی مہوتسو میں حصہ لیتے ہوئے سادھوی رتمبھارا جی کو ان کی 60ویں سالگرہ کے موقع پر مبارکباد دی اور مبارکباد دی۔ اس موقع پر منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ آج یہاں آنے کے بعد عقیدت کا احساس مزید مضبوط ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی زندگی میں حاصل کرنے کے لیے کچھ نہیں بچا جن کی روحانی مشق رادھا ہے، جن کی زندگی میں سب کچھ رادھا ہے۔ ہماری محترم دیدی ماں کا پورا روپ رادھا ہے والا ہو گیا ہے۔ مرکزی وزیر دفاع نے یوم ششٹھی پورتی کے موقع پر قابل احترام دیدی سادھوی رتمبھارا جی کو نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھگوان یوگیشور شری کرشنا کی لیلا بھومی میں خدمت کے بہت سے کام انجام دے رہی ہیں، جو کہ قوم کی تعمیر میں ان کا منفرد تعاون ہے۔ آج کی مصروف زندگی میں معاشرے کی بہتری کے لیے کام کرنے والے بچ کو

چلانا اپنے آپ میں بڑی بات ہے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ دیدی ماں نے سماج کو اپنا خاندان تسلیم کر لیا ہے۔ اس سے ان کی قوم سے وفاداری ظاہر ہوتی ہے۔ اس کے گرو یگ پورش پرمانند جی مہاراج نے اسے سماجی ہم آہنگی پیدا کرنے کا کام سونپا ہے، اور وہ اس میں کامیاب بھی ہوں گی۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ ملک کے باباؤں اور مہارشوں نے نہ صرف ہندوستان کی سرحدوں پر رہنے والے لوگوں کو اپنا خاندان سمجھا بلکہ انہوں نے اپنے اور دوسروں کے درمیان وسودھائیو کٹمبکم کے ذریعے فرق کو بھی ختم کیا۔ دنیا کے کسی ملک نے ایسا پیغام نہیں دیا۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ آج اتر پردیش کا ماحول بدل گیا ہے۔ یہ تبدیلی اس لیے آئی ہے کہ ریاست کی باگ ڈور ایک صاحب کے ہاتھ میں ہے۔ مرکزی وزیر دفاع نے اس تبدیلی کے لیے وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ جس طرح سے اتر پردیش کے نظم و نسق کو چلا رہے ہیں اس سے لوگوں کے ذہنوں میں سلامتی کے ساتھ ساتھ خوشحالی اور فخر کا احساس پیدا ہوا ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ سنتوں کے ذہنوں میں یہ احساس پیدا ہوا ہے کہ جب تک حکمرانی ایک صاحب کے ہاتھ میں رہے گی، ریاست کی ہمہ گیر ترقی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ ویسے بھی جس زمین پر کانہا بستا ہے اس کی ترقی کو کوئی نہیں روک سکتا۔ بھگوان شری کرشن کا نام عقیدت کے ساتھ لیتے ہوئے مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ جن کے نام میں دلکش ہے اور جہاں رادھا بھا اتنا نمایاں ہے کہ ایک رکشہ والا بھی کہتا ہے رادھے رادھے راستہ صاف کرو، اس زمین پر آ کر پوجا کرو۔ وہ بھی۔ روم پرجوش ہو جاتا ہے۔ یہ اسی سرزمین کا اثر ہے کہ جب پردیسی یہاں درشن کے لیے آتے ہیں تو یہاں کی عقیدت اور سکون میں مگن ہو جاتے ہیں اور پھر یہاں کے رہنے والے بن جاتے ہیں۔ رادھا کرشن کی سرزمین پر عقیدت کے ساتھ سکون ملا ہوا ہے۔ رادھا اور کرشن یہاں کے ماحول کے ہر ذرے میں موجود ہیں۔ پہلے آمد و رفت کے ذرائع نہیں تھے، پھر اولیاء کرام غیر قابل رسائی راستوں سے باہر کے ملکوں کا سفر کرتے تھے اور کردار سازی کا

درس دیتے تھے۔ ہندوستان کے اس پیغام اور وسودھائیو کٹمبکم کا پیغام دینے کے لیے سنتوں نے کئی ممالک کا دورہ کیا۔ شکاگو میں منعقدہ عالمی مذہبی کانفرنس کا حوالہ دیتے ہوئے مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ سوامی وویکانند جی وہاں ہندوستانی سنتوں کے لباس یعنی بھگوا لباس میں گئے تھے، جب کہ دوسرے ممالک کے لوگ سوٹ اور ٹائی پہن کر وہاں بیٹھے تھے۔ سبھی حیرت سے سوامی وویکانند کو دیکھ رہے تھے۔ ایک صاحب نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ جب اس نے ایسے پروگرام میں آنا تھا تو مناسب لباس پہن کر آنا چاہیے تھا۔ سوامی وویکانند جی نے اس وقت اس کا کوئی جواب نہیں دیا لیکن جب وہ بولنے کے لیے کھڑے ہوئے تو انہوں نے کہا، آپ کے ملک میں سلائی والا آدمی بناتا ہے، لیکن ہمارے ملک میں کردار آدمی کو بناتا ہے۔ مرکزی وزیر دفاع نے کہا کہ آج انہوں نے وتسالیہ گاؤں میں ملک کے پہلے لڑکیوں کے ملٹری اسکول کا افتتاح کیا ہے، جب کہ اس مقدس سرزمین پر اس کا افتتاح کسی سنت سے ہونا چاہیے

تھا۔ انہیں خوشی ہے کہ گورکشپیٹھادھیشور، جو ایک عظیم سنت بھی ہیں، بھی افتتاح کے موقع پر موجود تھے۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی نے سادھوی رتمبھارا جی کو ان کے یوم پیدائش ششٹی پورتی مہوتسو پر دلی مبارکباد اور نیک خواہشات دیتے ہوئے کہا کہ آج عیسائی دور کا پہلا دن ہے۔ سادھوی رتمبھرا جی اور ان کے قابل احترام گرو دیو نے قوم اور سماج کے لیے لگن کے ساتھ جو کام کیا وہ سنت سماج کے لیے ایک مثالی مثال ہے۔ ورنداون بہاری لال کی محبت میں اس وتسلیہ دھام میں، ہم سب کو اس مہم کی مجسم شکل دیکھنے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جسے آدھی آبادی کو بااختیار بنانے کے لیے چلایا جانا چاہیے۔ انہوں نے سادھوی رتمبھارا جی کو وتسالیہ گرام کے قیام اور بہتر آپریشن کے لیے مبارکباد دی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ملک کی نصف آبادی طویل عرصے سے قدامت پسندانہ خیالات اور برے طرز عمل کا شکار ہے۔ معاشرے کو قدامت پسندانہ ذہنیت سے اوپر اٹھنا ہوگا۔ پچھلے سال وتسالیہ گرام کے قیام کی سلور جوبلی منائی گئی تھی۔ آج وتسالیہ گاؤں میں لڑکیوں کے لیے سینک اسکول کا افتتاح کیا گیا ہے۔ اس کا افتتاح مرکزی وزیر دفاع کے آشیرواد اور قابل احترام سنت مہامنڈلیشور سوامی پرمانند گری جی مہاراج کی موجودگی میں ہوا۔ یہ مشن پاور کی ایک شاندار مثال ہے۔ اگر معاشرے کو مضبوط اور قابل بنانا ہے تو خواتین کی طاقت ہونی چاہیے۔

مایاوتی نے نئے سال کی مبارکباد کے ساتھ بھاجپا-کانگریس پر کیا حملہ

لکھنؤ: یکم جنوری (پی این ایس) بہوجن سماج پارٹی کی قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مایاوتی نے کہا کہ اگر لوگوں کے پاس خرچ کرنے کے لیے جیب میں پیسہ نہیں ہے تو پھر ملک کی ترقی پر گھمنڈ کرنے کا کیا فائدہ۔ بے روزگاروں کی فوج کے ساتھ ترقی یافتہ ہندوستان کیسے ممکن ہے؟ مرکزی حکومت ہو یا ریاستی حکومتیں، دونوں ہی مہنگائی، غربت، بے روزگاری اور پسماندگی جیسے بنیادی مسائل پر توجہ نہیں دے رہے ہیں۔ لوگوں کی توجہ ہٹانے کے لیے وہ گارنٹی بانٹنے میں مصروف ہیں جس کا حل کم اور وہم زیادہ ہے۔ پیر کو بی ایس پی سپریمو نے ملک اور ریاست کے لوگوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا کہ عزت کی روزی روٹی کے لیے حکومت کو صرف روزگار کی گارنٹی کو یقینی بنانا ہوگا۔ حکومت صرف تنگ سیاسی مفاد کی سیاست کر رہی ہے جس سے چھٹکارا حاصل کیے بغیر حقیقی قومی مفاد کیسے ممکن ہے؟ انہوں نے کہا کہ اس انتخابی سال میں ملک کے لوگوں کو اس کے بارے میں سنجیدہ ہونا چاہیے، ورنہ بی جے پی کی سنگھ کی خوشامد والی پالیسیاں اور ان کی تنگ قوم پرستی ملک کے بہوجنوں کے ریزرویشن کو غیر فعال اور بے اثر کر دے گی۔ نیز، ذات پات پر مبنی مردم شماری وغیرہ میں غلطیوں کو درست کرنے کی کوششوں کی مخالفت ان کی ترقی نہیں ہونے دے گی۔ پہلے کانگریس اور اب بی جے پی کی ذات پرستی، متکبر اور غیر شامل حکومت کے برے اثرات سے غریبوں کی ترقی میں مسلسل رکاوٹیں پڑ رہی ہیں۔ اس لیے اب بی ایس پی کی عوام نواز حکومت ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ کیا یوپی میں کسی حکومت کا کرائم کنٹرول، امن و امان اور عوامی فلاح و بہبود اور ترقی کے معاملات میں بی ایس پی حکومت سے بہتر ریکارڈ ہے؟ یہ ایک ایسا عمل ہے جسے زندگی کے تمام شعبوں کے لوگوں نے دیکھا اور محسوس کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری جماعتوں کی حکومتوں کے دعوے زیادہ لغو ہیں۔ نئے سال 2024 کے لیے ملک اور دنیا بھر میں رہنے والے ہندوستانی بھائیوں اور بہنوں اور ان کے خاندانوں کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد۔ دعا ہے کہ یہ سال آپ سب کے لیے عزت نفس کے ساتھ خوشی، امن، سلامتی اور کامیابیاں لے کر آئے، تاکہ معاشی عدم مساوات اور دیگر عدم مساوات وغیرہ سے آزاد لوگوں کی زندگیاں خوشگوار ہو جائیں۔

دیپک چورسیا۔ سبھاش چندرا کے خلاف سماجوادیوں نے دی درخواست

لکھنؤ: یکم جنوری (یو این آئی) سماجوادی پارٹی کے ایک نمائندہ وفد نے پیر کو راجدھانی لکھنؤ پولیس کمشنر سے ملاقات کر کے سماج وادی پارٹی کے خلاف ٹی وی ڈیبیٹ میں قابل اعتراض زبان استعمال کرنے پر ذی۔ نیوز کے اینکر دیپک چورسیا اور ایسل گروپ کے چیئرمین سبھاش چندرا کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کے لئے درخواست دیا۔ سماج وادی پارٹی کے نمائندہ وفد میں سابق ایم پی اروند کمار سنگھ، ایم ایل اے و سابق وزیر رویداس مہروترا، ایم ایل اے ارمان خان، سماج وادی پسماندہ سیل کے ریاستی صدر ڈاکٹر راج پال کشیپ، ضلع صدر جے سنگھ جینت، مہانگر صدر سشیل دکشت شامل رہے۔ سماج وادی پارٹی دفتر انچارج اروند کمار سنگھ نے پولیس کو دیے گئے تحریر میں کہا کہ 30 دسمبر کو ذی۔ نیوز کے اینکر دیپک چورسیا نے ذی۔ نیوز پر ایک ڈیبیٹ کیا جس میں دیپک نے سماج وادیوں کے لئے قابل اعتراض و ناشائستہ الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ دیپک چورسیا و ایسل گروپ کے چیئرمین سبھاش چندرا کے ذریعہ جان بوجھ کر سماج وادی پارٹی پر قابل اعتراض تبصرہ کر کے مذہبی منافرت، پھیلانے اور سماج کو تقسیم کرنے کا کام کیا گیا ہے۔ دیپک چورسیا نے 2024 کے آئندہ لوک سبھا انتخابات میں ایک خاص سیاسی پارٹی کو فائدہ پہنچانے کے ارادے سے ایسا کیا ہے۔ سماج وادی پارٹی سے سبھی مذاہب کے کروڑوں لوگوں جڑے ہیں دیپک چورسیا اینکر و ایسل گروپ کے چیئرمین سبھاش چندرا کے اس حرکت سے سماج واد کو ماننے والے کروڑوں لوگوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ سماج وادی پارٹی کا نمائندہ وفد ان دونوں کے خلاف ایف آئی آر درج کر کے کاروائی کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔

یوپی جوڑو یاترا کا تیرہواں دن

لکھنؤ، 01 جنوری 2024۔ آج یوپی جوڑو یاترا کے تیرہویں دن ریاستی کانگریس صدر، سابق وزیر شری اجے رائے جی، ضلع کانگریس کمیٹی شاہجہاں پور میں راجیو بھون، شہید پارک کے قریب ٹاؤن ہال، شاہجہاں پور ضلع میں پیش آنے والے خوفناک واقعے میں بی جے پی کے تین رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔ 02 نومبر کو IIT BHU کے ایک طالب علم کے ساتھ۔ جب یہ ہوا تو صحافی بھائیوں سے خطاب کیا۔ صحافیوں سے خطاب کرتے ہوئے شری رائے نے کہا کہ 03 نومبر کو میں نے بی جے پی کے لوگوں کی شمولیت کی بات کی تھی۔ اس وجہ سے میرے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی۔ واقعے کی سی سی ٹی وی فوٹیج 05 نومبر کو حاصل کی گئی تھی۔ ملزمان کو بی جے پی نے 5 نومبر کو ہی مدھیہ پردیش میں انتخابی مہم کے لیے بھیجا تھا۔ اس کے علاوہ 8 نومبر کو متاثرہ نے ملزم کی شناخت کر لی تھی لیکن تقریباً دو ماہ بعد 30 دسمبر کو تینوں ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا۔ ریاستی کانگریس صدر شری اجے رائے نے کہا کہ شناخت کے دو ماہ بعد گرفتاری کیوں ہوئی؟ کیا پانچ ریاستوں میں انتخابات کی وجہ سے گرفتاری میں تاخیر ہوئی؟ اگر طلبہ اور کانگریس صدر کا اتنا دباؤ نہ ہوتا تو شاید ملزم بچ جاتے۔ ریاستی ترجمان منیش ہندوی نے کہا کہ جب آج ریاستی صدر کی بات سچ ثابت ہو گئی ہے تو کیا یوگی حکومت ایف آئی آر واپس لے کر ان سے معافی مانگے گی؟ پریس کانفرنس میں ریاستی صدر کے ساتھ ریاستی ترجمان منیش ہندوی، ریاستی نائب صدر مسٹر ڈشواو جے سنگھ، خزانچی مسٹر شیو پانڈے، تنظیم کے جنرل سکریٹری مسٹر انل یادو، ریاستی سکریٹری انوپ ورما، سہارنپور ضلع صدر مسٹر جنیش گپتا بھی موجود تھے۔ سٹی صدر مسٹر پون سنگھ، میڈیا کوآرڈینیٹر مسٹر فرقان احمد موجود تھے۔

آئی آئی ٹی بی ایچ یو: چیت گنج کے نکٹیا دیکھ کر آئے تھے بی ایچ یو...

وارانسی: یکم جنوری (پی این ایس) آئی آئی ٹی بی ایچ یو کی طالبہ کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کرنے سے پہلے یکم نومبر کی رات، ملزم کنال پانڈے اپنے دوستوں ابھیشیک چوہان عرف آنند اور سکشم پٹیل کے ساتھ بائک پر چیت گنج کے نکٹیا میلہ دیکھنے گئے تھے۔ پولیس پوچھ گچھ کے دوران تینوں نے بتایا کہ انہوں نے شراب نوشی کی تھی۔ نکٹیا کو دیکھنے کے بعد تینوں سنگھ گیٹ سے بی ایچ یو کیمپس میں داخل ہوئے اور آئی آئی ٹی کی طرف چلے گئے۔ سنسان جگہ دیکھ کر تینوں نے بی ٹیک کی طالبہ کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی۔ پھر حیدرآباد گیٹ سے نکل کر بائی پاس کی طرف روانہ ہوئے۔ تینوں بائی پاس کی طرف آدھے گھنٹے تک کھڑے رہے۔ اس کے بعد کنال نے سکشم اور ابھیشیک کو ان کے گھر چھوڑ دیا۔

یوپی کے چیف سکریٹری درگا شنکر مشرا کی ملازمت میں توسیع

لکھنؤ: یکم جنوری (پی این ایس) اتر پردیش کے چیف سکریٹری درگا شنکر مشرا کی مدت ملازمت میں چھ ماہ کی توسیع کی گئی ہے۔ اس کی وجہ سے انہوں نے یوپی کے دوسرے سب سے طویل عرصے تک کام کرنے والے چیف سکریٹری کے طور پر ایک نیا ریکارڈ بنایا۔ انہوں نے ملک کے پہلے آئی اے ایس افسر بن کر تاریخ رقم کی ہے جس نے ریٹائرمنٹ کے بعد چیف سکریٹری (سی ایس) کی حیثیت سے تین مرتبہ توسیع حاصل کی ہے۔ مرکز کی منظوری کے بعد یوپی حکومت نے ریاستی چیف سکریٹری کے طور پر مشرا کو چھ ماہ کی توسیع دینے کے احکامات جاری کیے، جس عہدے پر وہ 31 دسمبر 2021 سے فائز تھے۔ انہیں 31 دسمبر 2022 تک ایک سال کی توسیع دی گئی۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری تقرری اور پرسنل دیویش چترویدی نے کہا، ہم نے موجودہ چیف سکریٹری کی میعاد کو چھ ماہ یعنی 30 جون 2024 تک بڑھانے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ اگر مشرا کو ایک اور توسیع نہیں ملتی ہے، تو ان کی میعاد ڈھائی سال ہوگی جب وہ چھ ماہ بعد عہدہ چھوڑیں گے، اس امکان کو کوئی بھی اس وقت رد نہیں کر سکتا۔ لیکن یہاں تک کہ 30 ماہ کی میعاد جس سے وہ پہلے ہی لطف اندوز ہو رہے ہیں وہ حالیہ دہائیوں میں کسی بھی دوسرے آئی اے ایس افسر کی سب سے طویل مدت ہوگی، سوائے شاید اتل کمار گپتا کے۔ ایک سینئر آئی اے ایس افسر نے کہا، مجھے یاد نہیں ہے کہ حالیہ دنوں میں کسی اور آئی اے ایس افسر کا چیف سکریٹری کے طور پر اتنا طویل عرصہ ہوا ہو۔ ان کے پیشرو آر کے۔ تیواری کا چیف سکریٹری کے طور پر بھی طویل دور تھا لیکن ان کی میعاد ڈی ایس کے مقابلے میں کم تھی۔ مشرا سے کم تھا۔ تیواری، 1985 بیچ کے آئی اے ایس افسر (اب ریٹائرڈ) کو 30 اگست 2019 کو چیف سکریٹری مقرر کیا گیا اور 30 دسمبر 2021 کو ڈی ایس سے عہدہ سنبھالا۔ مشرا نے بطور سی ایس اپنی 28 ماہ کی میعاد مکمل کرنے کے بعد ان کی جگہ لی تھی۔ اس سے پہلے، انوپ چندر پانڈے صرف 14 مہینے سی ایس کے عہدے پر تھے، راجیو کمار 12 مہینے، دونوں یوگی آدتیہ ناتھ حکومت میں تھے۔ راہل بھٹناگر، آلوک رنجن اور جاوید عثمانی، سبھی اکھلیش یادو حکومت میں سی ایس کے طور پر مقرر ہوئے تھے، ان کی میعاد بالترتیب نو ماہ، 13 ماہ اور 26 ماہ تھی۔ اسی حکومت کے تحت 16 جولائی 2016 کو سی ایس مقرر کیے گئے دیپک سنگھل کی میعاد بھی دو ماہ سے کم تھی۔ اکیلے اتل کمار گپتا، جنہیں مایاوتی حکومت میں سی ایس مقرر کیا گیا تھا، ان کی مدت کا رڈی ایس کے برابر تھی۔ مہرا جواب بھی اس عہدے پر فائز ہیں۔ 1974 بیچ کے آئی اے ایس افسر، گپتا نے 29 مئی 2008 سے 31 مارچ 2011 کے درمیان یوپی کے چیف سکریٹری کے طور پر خدمات انجام دیں، ان کی کل مدت تقریباً 34 ماہ تھی۔ ان کے جانشین انوپ کمار مشرا تقریباً 12 ماہ تک اس عہدے پر رہے۔ دیگر آئی اے ایس افسران بشمول وی کے متل، وی کے دیوان، بی این تیواری، پی کے مشرا، نیرا یادو، اکھنڈ پرتاپ سنگھ، جنہیں 2000 سے 2008 کے درمیان سی ایس مقرر کیا گیا تھا، کی مدت مختصر تھی۔ ایک اور آئی اے ایس افسر نے کہا، ڈی ایس مشرا نے تاریخ رقم کی جب وہ ریٹائرمنٹ کے بعد ایک سال کے لیے چیف سکریٹری مقرر ہونے والے پہلے آئی اے ایس افسر بنے۔ آئی اے ایس افسران کو عام طور پر ریٹائرمنٹ کے بعد صرف چھ ماہ کی توسیع دی جاتی ہے۔

منوج سنہا نے عیش باغ جنکشن کا کیا معائنہ

لکھنؤ۔ نارتھ ایسٹرن ریلوے کے پرنسپل چیف کمرشل منیجر منوج سنہا نے سینئر ڈویژنل کمرشل منیجر آشوتوش گپتا کے ساتھ عیش باغ جنکشن کا معائنہ کیا۔ یہاں امرت بھارت یوجنا کے تحت مسافروں کی سہولیات کے کاموں کا جائزہ لیا۔ پلیٹ فارم نمبر 1 اور 6 پر لفٹیں جلد مکمل کرنے کی ہدایت۔ اس کے علاوہ ریٹائرنگ روم، ویٹنگ روم، کیٹرنگ سٹال، ریزرویشن سینٹر، بکنگ آفس، سرکولیٹنگ ایریا، پارسل آفس اور سیکنڈ انٹری کا بھی معائنہ کیا گیا۔ اس دوران ڈویژنل کمرشل منیجر انوج کمار سنگھ، اسسٹنٹ کمرشل منیجر III مکیش کمار وغیرہ موجود تھے۔

36 ریلوے ملازمین کو جذباتی الوداع

لکھنؤ: پیر کو شمال مشرقی ریلوے لکھنؤ ڈویژن کے ڈویژنل ریلوے منیجر کے دفتر میں، ڈویژنل پرسنل آفیسر بسنت لال نے 36 ریلوے ملازمین کو ان کی ریٹائرمنٹ کے موقع پر جذباتی الوداع کیا۔ الوداعی بولی کے دوران، لیکویڈیشن کی رقم اور ریٹائرمنٹ سرٹیفکیٹ کا ایک فارم لیکویڈیشن ادائیگی کے طور پر دیا گیا۔ ریلوے کے تئیں ان کی لگن، وفاداری اور بے مثال تعاون کے لیے اظہار تشکر کیا گیا۔ انہوں نے ریٹائرڈ ریلوے ملازمین کی لمبی عمر کی خواہش کی۔

رضوان حیدر ریٹائرڈ ڈی ایس پی کو تمغہ

لکھنؤ۔ عنبر فاؤنڈیشن کی ٹیم نے شہر کے ایک بزرگ شہری جناب رضوان حیدر، ریٹائرڈ ڈی ایس پی، اتر پردیش سے ملاقات کی۔ پولیس ان کے اعزاز میں عیسیٰ روڈ پر واقع رہائش گاہ پر پہنچی۔ رضوان حیدر کو سرکاری ملازمت کے دوران صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی سے نوازا گیا۔ آج 90 سال کے ہونے کے باوجود ان میں زبردست جوش و خروش دیکھا گیا۔ رضوان حیدر صاحب نے اپنی ریٹائرمنٹ کے بعد لکھنؤ کی تاریخی جامع مسجد کی مرمت اور ناجائز تجاوزات کو ہٹانے میں اہم کردار ادا کیا اور اس تاریخی عمارت کی موجودہ شکل و صورت میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ انہوں نے اس مسجد میں واقع ملکہ جہاں امام باڑہ کو موجودہ شکل دینے میں بھی اہم کردار ادا کیا جسے جنگل میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔ آج ان کو ہماری طرف سے اس عظیم کارنامے پر نوازا گیا اور ان جیسے لوگوں کو عزت دینا اپنے آپ میں ایک اعزاز ہے۔ اس موقع پر علاقے کی مشہور شخصیات، ہیڈ آف یونٹی مشن کالج اور مذہبی رہنما مولانا کلب سبطین نوری صاحب، ڈاکٹر اقبال زیدی صاحب، سید حسن بکر صاحب، وقار حیدر صاحب، شکیل حسین صاحب، رفیق حسین صاحب، سماجی کارکن مسٹر محمد صہیب اور دیگر بھی موجود تھے۔ علی آغا صاحب، کوثر حسین صاحب اور علی حسن صاحب بھی موجود تھے۔

یوپی کے کئی اضلاع میں بارہویں تک کے اسکول تین تک بند

شدید سردی کی وجہ سے ڈی ایم نے جاری کیا حکم

لکھنؤ: یکم جنوری (پی این ایس) سخت سردی کے پیش نظر، ضلع مجسٹریٹ کرشنا کرونیش نے پیر سے 3 جنوری تک درجہ یکم سے 12ویں جماعت تک کے تمام سرکاری اور غیر سرکاری اسکولوں کو بند کر دیا ہے۔ حکام کو ہدایت دی گئی ہے کہ جو بھی اسکول کھلتا ہوا پایا گیا اس کے خلاف کارروائی کی جائے۔ برفیلی ہواؤں کی وجہ سے پوری ریاست جم کر سردی کی لپیٹ میں ہے۔ بیشتر اضلاع میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 13 ڈگری کے قریب ریکارڈ کیا گیا۔ محکمہ موسمیات کے مطابق شدید سردی آئندہ ایک ہفتے تک جاری رہے گی۔ صبح کے وقت دھند اور گہرے دھند کا امکان ہے۔ 3 سے 5 جنوری تک مشرقی اتر پردیش کے کئی علاقوں میں بوندا باندی اور بارش کے امکانات ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق مشرقی اتر پردیش میں ہلکی بارش سے سردی بڑھے گی۔ درجہ حرارت میں جزوی کمی کا امکان ہے۔ شدید دھند صبح کے وقت بھی جاری رہے گی۔ بہرائچ، لکھیم پور کھیری، سیتا پور، بارہ بنکی، سہارنپور، بریلی، پیلی بھیت میں سرد دن رہنے کا امکان ہے۔ مشرقی یوپی میں موسم سرما زوروں پر ہے۔ سخت سردی ہو رہی ہے۔ پہاڑوں سے آنے والی برفیلی ہواؤں کے باعث دن کا درجہ حرارت مسلسل تیسرے دن معمول سے پانچ ڈگری سینٹی گریڈ کم رہا۔ تاہم اتوار کو سورج کہرے کو توڑ کر کچھ دیر کے لیے باہر نکل آیا۔ جس کی وجہ سے گزشتہ 24 گھنٹوں میں دن کے درجہ حرارت میں 6.1 ڈگری سیلسیس کا اضافہ ہوا۔ اس کے باوجود اتوار کو دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت معمول سے 5 ڈگری سیلسیس کم رہا۔ اتوار کو دن کے دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 17 ڈگری سیلسیس رہا۔ اتوار کی رات کم سے کم درجہ حرارت 5.11 ڈگری سیلسیس رہا۔ یہ معمول سے تین ڈگری سیلسیس زیادہ ہے۔ دن اور رات کے درجہ حرارت میں تقریباً 5.5 ڈگری سیلسیس کا فرق تھا۔ شمالی ہمالیہ میں ویسٹرن ڈسٹربنس رکا ہوا ہے۔ موسمیات کے ماہر کے سی پانڈے نے کہا کہ ویسٹرن ڈسٹربنس شمالی ہمالیہ کے علاقے میں رکا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے سردی بڑھ رہی ہے۔ نئے سال کا آغاز بھی ٹھنڈی ہواؤں سے ہوگا۔ دن اور رات کا درجہ حرارت معمول سے کم رہے گا۔ رات کے وقت کم سے کم درجہ حرارت میں بھی کمی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ شدید سردی کے باوجود مشرقی یوپی میں سردی کا ایک دن بھی نہیں پڑا ہے۔ اس کی وجہ کم سے کم درجہ حرارت میں اضافہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سردیوں میں سردی کے دنوں کے لیے معیارات طے کیے جاتے ہیں۔ طے شدہ معیار کے مطابق دن کا درجہ حرارت معمول سے 5.4 ڈگری سیلسیس کم ہونا چاہیے۔ اس کے علاوہ کم سے کم درجہ حرارت بھی 10 ڈگری سیلسیس سے کم ہونا چاہیے۔

ایس جی پی جی آئی میں بنے گا روبوٹک سرجری سنٹر، انسٹی ٹیوٹ میں جلد ہی دوسرا روبوٹ خریدا جائے گا

لکھنؤ: یکم جنوری (پی این ایس) سنجے گاندھی پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، جس نے ریاست کے سرکاری سیکٹر کے اسپتالوں میں روبوٹک سرجری شروع کی ہے، جلد ہی ایک روبوٹک سرجری سینٹر قائم کرنے جا رہا ہے۔ اس وقت روبوٹک سرجری کی سہولت پانچ شعبوں میں دستیاب ہے۔ روبوٹک سرجری سال 2019 سے ایس جی پی جی آئی میں یورولوجی، سرجیکل گیسٹرو اینٹرولوجی، پیڈیاٹرک سرجری، سرجیکل گیسٹرو اینٹرولوجی اور کارڈیو ویسکولر اینڈ تھوراسک سرجری کے شعبوں میں کی جا رہی ہے۔ اس وقت یہاں ہر سال تقریباً چار سو روبوٹک سرجری ہو رہی ہیں۔ اس کو فروغ دینے کے لیے، ادارہ ایک جدید ترین روبوٹک سرجری سنٹر قائم کرنے جا رہا ہے جس میں روبوٹک سسٹم کے ساتھ تین وقف شدہ ماڈیولر آپریشن تھیٹرز ہیں۔

اودھ نامہ

عالمی نظام کا جھکاؤ

موجودہ عہد میں دنیا ایک نئے عالمی نظام کی جانب بڑھ رہی ہے جہاں امریکی بالادستی کا خاتمہ یقینی دکھائی دے رہا ہے۔ عالمی نظام روس اور چین کی طرف جھک رہا ہے۔ فلسطینی مزاحمت اس نئی صورت حال کا فائدہ اٹھا رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ روس، چین اور ایران کا مثلث مغربی ایشیا میں ایک نئے دور کا آغاز کرنے والا ہے۔ گزشتہ سو برسوں سے فلسطینی اپنے ساتھ ہوئی تاریخی ناانصافی کے خلاف برسر پیکار ہیں اور صیہونی مستقل ان کی نسل کشی کر رہے ہیں۔ قارئین خوب جانتے ہوں گے کہ 1917 میں اسرائیلی ریاست کے قیام کی حمایت کے اعلان کے ساتھ ہی صیہونی تنظیم ہگانہ نے فلسطین میں قتل عام کا بازار گرم کر دیا تھا۔ برطانوی-امریکی سامراج کی اخلاقی، سیاسی، فوجی اور معاشی طاقت کا ہاتھ اس کے سر پہ تھا۔ دوسری جانب فلسطینی اپنے وطن، اپنے گھر، اپنی زمین، اپنے باغات وغیرہ کی حفاظت کے لیے اکیلے تھے۔ امریکی سامراج کے تابعدار حکمراں عربوں پر حکومت کر رہے تھے۔ عرب حکمراں بزدلی، عیاشی اور بے حمیتی کا نمونہ بنے ہوئے تھے۔ فلسطینیوں پر ہو رہے مظالم سے ان کے دلوں میں آگ لگی ہوئی تھی وہ فلسطین کے جہاد میں شامل ہونا چاہتے تھے مگر اپنے استبدادی حکمرانوں کے سامنے مجبور تھے۔

مصر میں جمال عبدالناصر کے فوجی انقلاب کے بعد کئی عرب ملکوں میں انقلابی حکمران برسر اقتدار آئے اور کئی ملکوں میں شاہی نظام نافذ رہا۔ 1967 میں اسرائیل نے مصر، شام اور اردن کی مشترکہ فوج کو محض چھ دنوں میں دھول چٹا کر خطہ میں اپنی فوجی برتری قائم کرلی، لیکن 1973 میں مصر کی فوج نے اسرائیل کا یہ زعم توڑ دیا تھا، مگر امریکی سازش میں پھنس کر انور سادات نے جیتی ہوئی بازی شکست میں تبدیل کردی اور اسرائیل کی فوجی برتری کا یہ سکہ گزشتہ نومبر تک چلتا رہا۔ گزشتہ سال سات اکتوبر کو حماس نے اسرائیل کا یہ غرور، یہ زعم تہس نہس کر دیا جس کے بعد اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو نے حماس کے قبضہ والے غزہ پر وحشیانہ بمباری شروع کردی جو آج بھی جاری ہے۔ اب تک اکیس ہزار سے زیادہ فلسطینی شہید ہو چکے ہیں، جن میں نصف بچے اور عورتیں ہیں۔ بچوں کو نشانہ بنانا اسرائیل کے ذریعہ فلسطینیوں کی نسلی تطہیر کی سازش کا حصہ ہے۔ اسرائیل نے بھلے ہی غزہ کو ملبے کے ڈھیر میں بدل دیا ہے، اکیس ہزار فلسطینیوں کو شہید کردیا ہے، لیکن وہ فلسطینیوں کے جذبہ حریت اور جذبہ شہادت کو نہیں ختم کر سکا۔ یہی صیہونیوں کی سب سے بڑی شکست ہے۔

فلسطینیوں کے ساتھ یہ ناانصافی، بربریت اور نسل کشی کی اصل وجہ اسرائیل کی طاقت نہیں بلکہ امریکہ اور دیگر سامراجی ملکوں کی پشت پناہی ہے جو کھلی ہوئی ناانصافی ہے۔ کون کہتا ہے کہ اسرائیل کو اپنے تحفظ کا حق نہیں ہے لیکن یہ کہہ کر اس کو فلسطینیوں کی نسل کشی کی کھلی چھوٹ دے دی جائے یہ کہاں کا انصاف ہے۔ امریکہ اور یوروپ کی یہودی لابی، اسلاموفوبیا کی وجہ سے اسرائیل کی دیدہ دلیری اتنی بڑھ گئی ہے کہ وہ امریکہ کے صدر کی بھی نہیں سنتا۔ یہاں تک کہ اس کے مظالم اور نسل کشی کے خلاف آواز اٹھانے والے متحدہ اقوام کے سکریٹری جنرل گوتریس کو بھی نشانہ بنالیتا ہے اور اب تو وہ خود اس معاہدہ کو ہی مسترد کر رہا ہے جو اس نے اوسلو میں امریکی صدر کی موجودگی میں یاسر عرفات سے کیا تھا۔ اس معاہدہ کے تحت اسرائیل مقبوضہ فلسطینی علاقہ خالی کروے گا اور وہاں فلسطینی ریاست قائم ہو جائے گی۔ اس معاہدہ پر اس نے جزوی عمل تو کیا اور فلسطینی اتھارٹی نام سے فلسطین کا ایک انتظامی علاقہ وجود میں آیا، لیکن اس کی حیثیت اسرائیل میونسپلٹی سے زیادہ کی نہیں تھی۔

بقول ہندوستانی مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر "دنیا کے کسی ملک نے وہ اسلحہ نہیں بنایا ہے جو 35 کروڑ ہندوستانیوں کو مار سکے۔ لیکن ہم 35 کروڑ ہندستانیوں نے اپنے ملک کی آزادی کے لیے مر مٹنے کا تہیہ کرلیا ہے۔" فلسطینی مجاہدین آزادی پر بھی مولانا محمد علی جوہر کا یہ لافانی جملہ صادق آتا ہے۔ اسرائیل اور اس کے پشت پناہ امریکہ، برطانیہ ودیگر ممالک کے حکمرانوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ انصاف کے بنا امن نہیں قائم ہوسکتا۔ اسرائیل سو سال سے بھی زیادہ وقفہ سے فلسطینیوں پر مظالم کر رہا ہے، لیکن ان کے جذبہ حریت کو نہیں مٹا سکا ہے اور اگلے سو برسوں تک مٹا بھی نہیں سکتا۔ جب تک فلسطینی مزاحمت کا سلسلہ جاری رہے گا وہ نہ محفوظ رہے گا اور نہ ہی چین سے بیٹھ سکے گا۔ آج حالت یہ ہے کہ اسرائیل پر چوطرفہ حملے ہو رہے ہیں۔ اس کا اسلحہ خانہ اور خزانہ دونوں خالی ہو رہا ہے۔ اس کی تھو تھو ہو رہی ہے۔ خود امریکہ، برطانیہ اور دیگر ممالک کے سربراہ بھی اب اپنے رویہ پر نظر ثانی کے لیے مجبور ہو رہے ہیں، کیونکہ ان کے ملکوں کے عوام اسرائیل کے خلاف سڑکوں پر مظاہرے کر رہے ہیں جس سے ان سربراہوں کی سیاسی پوزیشن خراب ہو رہی ہے۔ فلسطینی کاز کو ایسی عالمی حمایت شاید ہی پہلے کبھی ملی ہو جیسی آج مل رہی ہے۔

اسرائیل کی بیجا حمایت امریکہ، برطانیہ اور سامراجی طاقتوں کو بھاری پڑ رہی ہے۔ امریکہ نے سعودی عرب اور اسرائیل کے مابین مفاہمت کرانے اور ابراہمی معاہدہ کا جو پانسہ پھینکا تھا، جس کا مقصد فلسطین کی جنگ آزادی اور فلسطینیوں کی مزاحمت کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دینا تھا، حماس اور فلسطینیوں نے ایک بڑی قربانی دے کر امریکی سامراج کی یہ سازش ناکام کردی ہے، اور فلسطینی مسئلہ کو مرکز ومحور بنا دیا ہے۔ امریکہ اب پھر دو ریاستی فارمولہ پر عمل کرنے کی بات کر رہا ہے، جبکہ اسرائیل سابقہ معاہدہ کے باوجود اب اسے مسترد کر رہا ہے۔ اب اگر ایران، روس اور چین مل کر اسرائیل پر یہ دباؤ بنا لے گئے جس کی بادل نخواستہ ہی سہی سعودی عرب سمیت سبھی عرب ملکوں کو حمایت کرنا ہی پڑے گی تو امریکہ کا مغربی ایشیا سے پتہ صاف ہونا یقینی ہے۔ اس لیے یہ امریکہ کے بھی مفاد میں ہے کہ وہ یہودی لابی کا خوف چھوڑ کر اسرائیل کو فلسطینی ریاست کے قیام کے لیے مجبور کرے۔ یہی مغربی ایشیا کے مسئلہ کا ایماندارانہ اور منصفانہ حل ہے۔ اور یہ اسرائیل کے مفاد میں بھی ہے۔ جنگ سے زیادہ امن تحفظ کی گارنٹی ہوتا ہے، اسرائیل جتنی جلد یہ سمجھ لے اتنا ہی سب کے لیے بہتر ہے۔

گزرے سال کی تلخ یادیں اور نئے سال سے توقعات

ڈاکٹر سیّد احمد قادری

ہر سال نیا سال آتا ہے گزر جاتا ہے اور اپنی تلخ وشیریں یادوں کا نقش چھوڑ جاتا ہے اور گزرے ہوئے سال میں کچھ ایسے واقعات، سانحات اور حادثات رونما ہوتے ہیں جو تاریخ کا حصہ بھی بن جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر 2002، 1992، 1947، 1962، 1964، 2014، وغیرہ کے ذکر سے ہی پوری تاریخ سامنے آجاتی ہے۔ ایسا ہی تاریخی سال 2023ء بھی نہ صرف اپنے ملک کے لئے بلکہ بیرون ممالک کے لئے بھی رہا۔

آج ہم نئے سال 2024ء میں داخل ہوئے ہیں اور ہر کی زبان پر یہ دعا ہے کہ یہ سال امن وامان کا سال ہو، غربت، بے روزگاری، بے ثباتی، بے پناہی، بے بسی، نفرت، تشدد، انتشار، خلفشار، تعصب وغیرہ سے ہم تمام لوگوں کو اللہ پاک محفوظ رکھے اور ہم جبر وظلم کی آندھی کے رخ پر امن وآشتی کے چراغ روشن کرنے میں کامیاب ہوں۔

لیکن یہ بھی اتفاق ہے کہ سال گزشتہ کے جانے سے قبل ہی ملک کے حکمراں نے کئی مثالیں دیتے ہوئے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ یہ سال شاندار سال رہا۔ جس کے جواب میں طنزیہ لہجے میں جواب دیا گیا کہ بے روزگاری بڑھی، کمائی گھٹی، روپے کی قدر میں کمی آئی، ایکسپورٹ کم ہوا، مہنگائی بڑھی، بھوکوں کی تعداد بڑھی اور ملک پر قرض کا بوجھ ناقابل برداشت حد تک بڑھا۔۔۔۔۔۔ پھر بھی ہمارے وزیر اعظم مودی اپنی "کامیابیوں" کے اعداد وشمار اپنے من کی بات میں بیان کرتے ہوئے بتا رہے ہیں 'شاندار سال' رہا۔ ایسے شاندار سال کے تصور پر بی ایس پی کی صدر مایاوتی نے ملک کی حکمراں جماعت بی جے پی کو آئینہ دکھاتے ہوئے کہا تھا کہ بی جے پی نے ابھی تک تبدیلی مذہب، لو جہاد، مدرسہ سروے اور ہیٹ اسپیچ جیسے لغو کاموں میں ہی وقت برباد کیا ہے۔

سال گزر جانے کے بعد اگر سال گزشتہ کا جائزہ لیا جائے تو ہمیں بہت زیادہ مایوسیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہ سوچتا ہوں کہ کاش سال گزشتہ بقول مودی شاندار ہوتا تو آج ہم یقینی طور پر اس سال میں رونما ہونے والے شاندار واقعات کا ذکر کرتے ہوئے خوش ہوتے، ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے، لیکن افسوس کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ ویسے ہمیں اس امر کا ضرور اعتراف کرنا چاہئے کہ قدرتی آفات کے آگے انسان بلاشبہ مجبور اور بے بس ہوتا ہے۔ مثلاً اچانک آنے والی آندھی، طوفان، سیلاب، زلزلہ وغیرہ، لیکن جب حالات، واقعات، حادثات اور سانحات دانستہ طور پیدا شدہ ہوں تو وہ بہت تکلیف دہ اور لائق مذمت ہوتے ہیں۔ جس کا سلسلہ مسلسل چل رہا ہے۔ راہل گاندھی ہوں، رویش کمار ہوں اور اب تو ان کے سُروں میں سُر ملانے والوں میں ورون گاندھی بھی شامل ہو گئے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ ملک کے سینکڑوں نہیں ہزاروں کی تعداد میں دانشوروں، ادبی، فلمی فنکاروں، سائنسدانوں، سابق افسران وسابق فوجیوں کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ اور غیر ممالک کے حقوق انسانی کے متحرک رضاکاروں کے ذریعہ ملک میں دانستہ طور پر اپنے سیاسی مفادات کے لئے ملک میں فرقہ وارانہ منافرت کا ماحول بنانے کے لئے ہندو مسلم کئے جانے، لوگوں کے درمیان خلیج پیدا کئے جانے، نفرت کی چنگاری کو ہوا دینے، عدم رواداری، تشدد اور خوف ودہشت کی فضا تیار کئے جانے کی دانستہ کوششوں کی مذمت کئے جانے کا سلسلہ جاری رہا۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں کہ ایسی دانستہ کوششوں کے باعث ایک طرف جہاں ملک کو سماجی ومعاشی طور پر زبردست نقصان پہنچ رہا ہے وہیں ایسے غیر آئینی اور غیر انسانی شعوری کوششوں سے ملک کی شبیہ بھی خراب ہو رہی ہے۔ اس لئے کہ ہمارا ملک پوری دنیا میں سب سے بڑے جمہوری ملک کے طور پر جانا جاتا ہے۔ صدیوں سے اس ملک میں مختلف مذاہب، زبان، رسم ورواج، ذات پات، رنگ ونسل کے لوگ مل جل کر رہتے آئے ہیں اور مشترکہ تہذیب وثقافت کے امین ہیں۔ لیکن افسوس کہ مٹھی بھر لوگوں کو ملک کی شاندار روایت سے صرف اس لئے چڑ ہے کہ اس روایت سے ان کے سیاسی مقاصد کے حصول میں رخنہ پڑتا ہے۔ ملک کے بنیادی مسائل پر برسر اقتدار حکومت سے اگر کوئی فرض شناس میڈیا سوالات کرتا ہے، تنقید کرتا، ایسے ناگفتہ بہ حالات کی مذمت کرتے ہوئے اپنے صحافتی فرائض نبھاتا، تو شاید ایسی بری حالت نہیں ہوتی۔ لیکن افسوس کہ ملک کا میڈیا، عام طور پر اپنے کروڑپتی مالکان کے ٹیونگ پر صحافت کی ساری اخلاقیات، صحافتی تقاضوں اور معیار کو درکنار کرتے ہوئے رقص کرتا نظر آتا ہے۔ جس کی مذمت کا سلسلہ پہلے ببانگ دہل کیا جاتا تھا اور اب دبی زبان سے ہوتی ہے۔ اس لئے کہ موجودہ حکومت کو سوال کرنے والا قطعی پسند نہیں ہے۔ سوال در سوال کرنے والے راہل گاندھی کو تو ہمیشہ کے لئے پارلیمنٹ سے ہی نکال باہر کیا گیا اگر عدالت کی مداخلت نہ ہوتی تو حکومت ایسے سوال کرنے والے سے ہمیشہ کے لئے نجات پا جاتی۔ ابھی ابھی پارلیمانی سیشن میں لوک سبھا اور راجیہ سبھا سے پارلیمنٹ میں ہونے والی بھاری چوک پر سوال کرنے اور وزیر اعظم ووزیر داخلہ کے بیان کا مطالبہ کرنے پر جس طرح ممبران کو معطل کیا گیا۔ ایسا دنیا کے کسی جمہوری ملک میں ایسی مثال اب تک دیکھنے کو نہیں ملی۔ اپنے سیاسی مفادات اور اقتدار پر برقرار رہنے کے لئے ملک کے اقلیتوں کے ساتھ طرح طرح کے غیر آئینی اور غیر انسانی سلوک کا سلسلہ سال گزشتہ بھی پوری شدت سے جاری رہا۔ موجودہ حکومت کا مسئلہ یہ بھی ہے کہ اس ملک پر تقریباً ہزار سال تک مسلمانوں کی حکومت رہی لیکن ان پورے ادوار میں مسلم حکمرانوں کا دانستہ طور پر ایسا کوئی کردار وعمل نہیں رہا جسے مذہب کی بنیاد پر دشمنی قرار دیا جائے۔ اس لئے اب کہا جا رہا ہے ملک کی جو تاریخ لکھی گئی ہے وہ غلط لکھی گئی ہے اس لئے اب نئی تاریخ لکھنے کی ضرورت ہے۔ اب تک کتنی تاریخیں بدل بھی دی گئی ہیں اور تبدیل شدہ تواریخ کو بچوں کے نصاب میں شامل بھی کرلیا گیا ہے۔ مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان نے اپنے ایک بیان میں فرمایا ہے کہ 'ہندوستان میں تاریخ غلط لکھی گئی ہے لیکن اب حکومت ہند پوری طاقت کے ساتھ نئی اور درست تاریخ لکھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہندوستان کا سب سے بڑا سرمایہ اس کی تاریخ اور تعلیم ہے۔' وزیر تعلیم کے اس بے تکے بیان کے جواب میں ریاست بہار کے سابق وزیر تعلیم اور موجودہ وزیر مالیات وجئے چودھری نے بی جے پی کو آئینہ دکھاتے ہوئے کہا تھا کہ 'دراصل تاریخ میں کوئی کردار نہ ہونے کی وجہ سے بی جے پی کے لوگ اب بے چینی محسوس کر رہے ہیں۔ بی جے پی ملک کی تاریخ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنا چاہتی ہے۔ یہ گندی ذہنیت کی علامت ہے، اب تاریخ کو دوبارہ لکھنے سے سچ کیسے بدلے گا۔' مسلمانوں کے نام کو ہر ممکن طور پر مٹانے کی پوری کوشش جاری ہے۔ ملک کی تاریخی وثقافتی وراثت کو مٹا کر ملک کی شاندار پہچان کو ختم کر دینے کی یہ مذموم کوشش ہے۔ جہالت اور نفرت کی انتہا یہ ہے کہ ملک کے فرقہ پرستوں کو علامہ اقبال کی اسی ملک کے لئے کہی گئی دعائیہ نظمیں بھی ناقابل برداشت ہیں۔ گزشتہ سال نے ملک میں یہ افسوسناک منظر بھی دیکھا کہ اسکول میں 'سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا' یا 'لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری' جیسے ترانے گائے جانے پر اعتراض کیا گیا اور اسکول کے اساتذہ کو اتنے "بڑے جرم" کے ارتکاب کی سزا بھی دی گئی۔ اب تو مسلمانوں کے قاتلوں اور زانیوں کو بھی سنسکاری اور معزز بتاتے ہوئے انھیں عمر قید سے چھڑا کر جو پیغام دیا جا رہا ہے اس سے ملک کے مسلمان خوف ودہشت میں تو مبتلا ہو گئے ہی لیکن اس پیغام سے بیرون ممالک میں کیا امیج بنے گا؟ کاش کہ اس پہلو پر لمحے بھر کے لئے بھی سوچا گیا ہوتا۔ گجرات کے سانحہ کو دنیا نے دیکھا اور عالمی سطح پر مذمت کی گئی لیکن اس کی سچائی بتانے والی معروف سماجی کارکن تیستا سیتلواڑ اور سابق آئی پی ایس افسر آر جی سری کمار وغیرہ کو حوالات میں بھیجے جانے کی بے رحم حقیقت کا بھی گواہ بنا تھا۔ کرناٹک کے اسمبلی انتخاب میں حجاب پر ہنگامہ کھڑا کر کے منافرت کی زبردست کوشش کی گئی۔ انتہا تو یہ ہے کہ کرناٹک میں بی جے پی نے ریاست کے ماحول کو پوری طرح فرقہ وارانہ رنگ دینے کے لئے ریاستی صدر نلن کمار کٹیل نے کارکنوں کو سڑک، سیوریج جیسے مسائل کے بجائے لو جہاد پر زور دینے کی تلقین کی تھی تاکہ ریاست میں اشتعال پھیلے اور انتخاب میں کامیابی ملے۔ لیکن یہاں اس سال بی جے پی کو شرمناک شکست ملی۔ سال گزشتہ میں کانگریس نے بے روزگاری، معیشت کی تباہی، بدعنوانی، صنعتکاروں کے بینکوں کے ہزاروں لاکھوں کروڑ روپے کی معافی وغیرہ جیسے بڑے اور اہم مسئلے پر ایشو بنا کر راجستھان، چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش اسمبلی انتخاب میں اتری لیکن ان ریاستوں میں اسے شکست ملی جو کہ ناقابل یقین ہے۔ بعد میں ان یہ عقدہ کھلا کہ یہ کامیابی دراصل رائے دہندگان کے ووٹوں کو ای وی ایم کی کاریگری نے بدل ڈالا۔ اس کے بڑی تعداد میں ثبوت اکٹھا کرنے کے بعد الیکشن کمیشن کو انصاف کے لئے دیا گیا، لیکن افسوس کہ الیکشن کمیشن بھی اس وقت ملک کے میڈیا کی طرح اپنے وقار کو کھو چکا ہے۔ اس کے خلاف پورے ملک میں مظاہرے ہو رہے ہیں اور ای وی ایم کے بجائے بیلٹ پیپر سے انتخاب کرائے جانے کا مطالبہ شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس لئے کہ اب ظاہر ہو چکا ہے کہ اتنی شدت سے عوامی مخالفت کے باوجود بی جے پی کیونکر کامیاب ہو رہی ہے۔ دراصل بی جے پی کی کامیابی کا راز ای وی ایم میں پوشیدہ ہے۔ اس سال کے ابتدا میں ہی ملک کا پارلیمانی انتخاب ہونے والا ہے اس لئے ای وی ایم ہٹاؤ، دیش اور دیش کا آئین بچاؤ کے نعرے ہر چہار جانب سے سننے کو مل رہے ہیں۔ ملک میں مذہبی فرقہ واریت کو عام انتخابات میں کامیابی کا ضامن سمجھتے ہوئے اس نئے سال کے ماہ جنوری کی 22 تاریخ کو بابری مسجد کو منہدم کر اس پر آدھے ادھورے رام مندر کی تعمیر کے افتتاح کو جو رنگ دیا جا رہا ہے اس سے پورے ملک میں پولارائزیشن کی فضا بن سکتی ہے، جو موجودہ حکومت کی منشا ہے۔ حالانکہ اس افتتاح پر ایودھیا کے سنتوں اور رشیوں کا احتجاج ہے کہ رام مندر کو سیاسی مفادات کے حصول کا ذریعہ نہ بنایا جائے اور اس کا افتتاح مندر کی مکمل تعمیر کے بعد وزیر اعظم کے بجائے یہاں کے رشی منی کریں۔ لیکن طاقت کے آگے ان بیچارے رشی منیوں کی کون سنتا ہے۔ رام مندر افتتاح اس وقت کئی طرح سے تنازعہ کے گھیرے میں ہے۔ بابری مسجد انہدام سے لے کر رام مندر کے لئے راستے ہموار کرنے والے لال کرشن اڈوانی اور دیگر رہنماؤں کو رسمی طور پر دعوت نامہ تو دیا گیا ہے لیکن یہ بھی کہا گیا ہے کہ انھیں رام مندر افتتاح کے موقع پر آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دراصل ان لوگوں کے پہنچنے سے وزیر اعظم کو پس پشت جانے کا خطرہ ہے جو وہ کسی قیمت پر بھی نہیں چاہتے۔ سال گزشتہ میں بابری مسجد ہی کی طرح متھرا اور کاشی کی تاریخی مساجد اور عیدگاہ پر بھی قبضہ کئے جانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس غاصبانہ کوشش سے بھی فرقہ واریت کے زہریلے ماحول کا ماحول تیار ہوگا، جو آر ایس ایس اور بی جے پی کو سیاسی طور پر فائدہ پہنچائے گا۔

ملک کے مسلمانوں کے ساتھ آئے دن ہونے والے سلوک اور ان کے مذہبی وتاریخی عبادتگاہوں کے ساتھ مسلسل ایسے ہی غیر منصفانہ، ظالمانہ اور غیر آئینی حرکتوں نیز مسلمانوں کی بے اعتنائی اور بے وقعتی کو دیکھتے ہوئے چند روز قبل شرومنی اکالی دل کے سربراہ سکھ بیر سنگھ بادل نے کہا ہے کہ ہندوستان میں مسلمان سیاسی طور پر تنزلی کا شکار ہیں۔ قومی سطح پر ان کا کوئی متحد پلیٹ فارم نہیں ہے جس کی وجہ کر ملک کی سیاست میں ان کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ رہی سہی کسر بی جے پی کی حکومت نے نکال کر ان کی سیاسی وقعت کو صفر کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک کی پندرہ ریاستوں کی وزارتوں میں ایک بھی مسلمان شامل نہیں ہے۔ ملک میں اٹھارہ فی صد مسلمانوں کی آبادی ہے اور سکھ صرف دو فی صد ہیں پھر بھی سکھوں کی اپنی قیادت ہے لیکن مسلمانوں کی اپنی کوئی قیادت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے یہ پورا بیان ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے شرمناک اور افسوسناک ہی نہیں بلکہ تازیانہ ہے اور سال گزشتہ کا نچوڑ ہے۔ کچھ اسی طرح کا بیان جاتے ہوئے سال میں جن سوراج کے رہنما پرشانت کشور نے جو بہار کے لوگوں کو سیاسی طور پر جگانے کے لئے مختلف علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں، اپنے دورہ کے دوران انھوں نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملک میں مسلمان سب سے بڑی اقلیت ہے جو کہ 18 فی صد ہے لیکن افسوس کہ ان کے اندر قیادت کا فقدان ہے۔ ملک کے مسلمان کبھی لالو کو، کبھی ملائم کو کبھی مایاوتی کو کبھی ممتا کو اپنا رہنما مان لیتے ہیں جو کبھی کان کے خواہ نہیں ہوئے۔ مسلمانوں کی بے وقعتی اور بے اثر ہونے کا رونا ہم اکثر روتے رہتے ہیں، لیکن غیر مسلموں نے جس طرح ہمیں آئینہ دکھایا ہے، وہ بے حس مسلمانوں کے لئے کچھ بھی نہیں لیکن حساس مسلمانوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

☆☆☆☆

رابطہ: 8969648799

خدا کرے نیا سال سب کو راس آئے

2023 الوداع......نیا سال نئی امیدیں ☆ راہل کی یاترا......رام مندر کا افتتاح

رشید الدین

قدرت نے انسان میں ایسا وصف دیا ہے کہ وہ بڑی سے بڑی پریشانی اور سانحہ سے ابھر سکتا ہے۔ پُرامید ہونا یا پھر آشا وادی ہونا غموں اور دکھ سے نجات کا اہم ذریعہ ہے۔ اگر انسان میں پُرامید ہونے کی صلاحیت نہ ہو تو ناامیدی اور مایوسی اس کا مقدر بن جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماہرین نے امید کو آدھی زندگی اور مایوسی کو آدھی موت قرار دیا ہے۔ کامیاب انسان وہی ہے جو تلخیوں کو بھلا کر کامیابی کی امید سے استقامت کے ساتھ جم جائے اور ایسے پر امید افراد کے قدم کامیابی چوم لیتی ہے۔ سال 2023 ہم سے جدا ہو رہا ہے اور 2024 کا ہم استقبال کر رہے ہیں۔ جب بھی نیا سال دستک دیتا ہے تو ہر شخص اپنے سارے دکھ درد، رنج والم بھلا کر استقبال کرتا ہے۔ اس امید کے ساتھ کہ نیا سال خوشحالی اور خوشخبری کی نوید ثابت ہوگا۔ انسانی فطرت کے عین مطابق ہم بھی سال 2024ء کا استقبال کرتے ہیں۔ خدا کرے نیا سال ملک میں نفرت اور عداوت کا خاتمہ کرتے ہوئے محبت، بھائی چارہ، ترقی اور خوشحالی کا ضامن بنے۔ یوں تو 2023 نہتے فلسطینیوں پر اسرائیلی بمباری اور ہزاروں افراد کے جاں بحق ہونے کی خونی داستان کے ساتھ رخصت ہو رہا ہے۔ امید کی جاسکتی ہے کہ 2024 فلسطینیوں کے لئے حقیقی آزادی کا پیام لائے گا۔ ہندوستان میں سیاسی اعتبار سے 2023 تبدیلیوں کا سال رہا۔ کئی ریاستوں میں اقتدار تبدیل ہوگیا۔ کانگریس اور بی جے پی کے لئے 2023 خوشی اور غم کے ملے جلے جذبات کے ساتھ رخصت ہو رہا ہے۔ کانگریس کو اروناچل پردیش، کرناٹک اور تلنگانہ میں کامیابی ملی لیکن راجستھان اور چھتیس گڑھ میں اقتدار ہاتھ سے نکل گیا۔ بی جے پی کو کرناٹک سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن مدھیہ پردیش کو بچاتے ہوئے دو ریاستوں چھتیس گڑھ اور راجستھان تحفہ میں ملے۔ تلنگانہ کے قیام کے بعد سے 20 سال تک اقتدار کا خواب دیکھنے والے کے سی آر کو 10 سال میں عوام نے گھر اور فارم ہاؤز واپس بھیج کر کانگریس کو حکمرانی کا موقع دیا۔ ریاستوں کی سطح پر نشیب وفراز سے ہٹ کر مسلمانوں کے حالات کا جائزہ لیں تو ملک میں جارحانہ فرقہ پرستی کے رجحان میں کوئی کمی نہیں آئی۔ ماب لنچنگ اور اسلام اور مسلمانوں سے نفرت کے واقعات کا سلسلہ جاری ہے۔ نریندر مودی گزشتہ برسوں کی طرح جملہ بازی سے عوام کو ہتھیلی میں جنت دکھاتے رہے اور بی جے پی زیر اقتدار ریاستوں میں مسلمانوں کے خلاف بلڈوزر چلائے گئے اور مسلمانوں کو نشانہ بنانے کیلئے قانون سازی کی گئی۔ 2023ء میں سیکولر اپوزیشن پارٹیوں نے انڈیا الائنس کے نام پر اتحاد کی پیشرفت کی ہے۔ ان کا اصل امتحان 2024ء میں ہوگا۔ 2023ء میں غربت، بیروزگاری اور بیماری جیسے مسائل بدستور برقرار ہے اور عام آدمی کی زندگی میں کوئی تبدیلی اور خوشحالی نہیں آئی۔ کیا 2024 تبدیلی کا سال ہوگا؟ سیاسی، سماجی اور معاشی سطح پر حالات کیا بدل جائیں گے؟ کیا مایوسی، پرامیدی میں تبدیل ہوگی؟ قومی اور ریاستی سطح پر کیا انقلاب آئے گا؟ اس پر ہر شہری کی نظر ہے۔ 2024 میں لوک سبھا کے عام انتخابات ہوں گے۔ نریندر مودی اور بی جے پی کے ساتھ کانگریس اپوزیشن کی قسمت کا فیصلہ ہوگا۔ کیا مودی کی اقتدار کے لئے ہیٹ ٹرک ہوگی یا 10 سال بعد اقتدار کانگریس کے حصہ میں آئے گا۔ 2024 کے آغاز کے ساتھ ہی بی جے پی اور کانگریس کی انتخابی مہم کا آغاز ہوگا۔ راہول گاندھی ملک میں دوسرے مرحلہ کی پد یاترا کا 14 جنوری سے آغاز کریں گے جبکہ 22 جنوری کو ایودھیا میں رام مندر کا افتتاح ہوگا۔ ظاہر ہے کہ بی جے پی کے پاس رام مندر کے علاوہ کوئی جذباتی مسئلہ نہیں جس کے ذریعہ ہندوؤں کے ووٹ متحد کئے جاسکیں۔ کیا راہول گاندھی کی "بھارت نیائے یاترا" ملک میں فرقہ پرستی کے سیلاب کو روک پائے گی؟ ویسے بھی عام آدمی مودی اور ان کی حکومت سے مایوس دکھائی دے رہا ہے۔ ظاہر ہے کہ پیٹ اور جیب خالی ہوں تو فرقہ پرستی سے بھوک کو مٹایا نہیں جاسکتا۔ ملک میں نریندر مودی کا جادو ٹوٹنے لگا ہے اور ان کی جملہ بازی کا اثر زوال پذیر ہے۔ 2014 اور پھر 2019 میں کمزور کانگریس اور منتشر اپوزیشن کا مودی نے بھرپور فائدہ اٹھایا۔ الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں کے ذریعہ مختلف ریاستوں میں کامیابی کا بی جے پی پر الزام ہے۔ ظاہر ہے کہ 2024 عام چناؤ میں الیکٹرانک ووٹنگ مشین رہیں گے۔ مشینوں میں امکانی الٹ پھیر اور ٹیمپرنگ کو روکنے میں اپوزیشن کس حد کامیاب رہے گا۔ کانگریس اور دوسری سیکولر پارٹیوں کے لئے نریندر مودی کو اقتدار سے بیدخل کرنے کا یہ آخری موقع ہے۔ اپوزیشن میں پھوٹ کی سازش کے باوجود ابھی تک اتحاد قائم ہے۔ 2024ء میں ملک کو بی جے پی اور سنگھ پریوار کی نفرت کی سیاست سے نجات مل سکتی ہے اور عوام کے اچھے دنوں کا حقیقی معنوں میں آغاز ہوگا۔

ملک میں عام چناؤ اپریل یا مئی میں منعقد ہوسکتے ہیں اور اقتدار کی دوڑ میں شامل اہم پارٹیوں نے انتخابی مہم کی تیاریاں شروع کردی ہیں۔ کنیا کماری سے کشمیر تک بھارت جوڑو یاترا کی کامیابی نے راہول گاندھی کو دوسرے مرحلہ کی یاترا کے آغاز کا حوصلہ دیا ہے۔ یوں کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ بھارت جوڑو یاترا نے نہ صرف کانگریس کو مضبوط کیا بلکہ راہول گاندھی کی صلاحیتوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

> بی جے پی اور سنگھ پریوار کو امید تھی کہ مسلمان مندر کی تعمیر کے خلاف جذباتی ردعمل دیں گے جس سے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوگی۔ جب کبھی فرقہ وارانہ تناؤ پیدا ہوتا ہے، راست فائدہ بی جے پی کو ہوا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے بابری مسجد کی اراضی رام مندر کو حوالے کرنے کے بعد سے ہی مسلمانوں نے غیر معمولی صبر وتحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جارحانہ فرقہ پرست طاقتوں کو کوئی موقع نہیں دیا۔

بھارت جوڑو یاترا کے دوران راست طور پر عوامی مسائل کا سامنا کرنے والے راہول گاندھی سیاست کے ایندھن میں تپ کر کندن بن چکے ہیں۔ یاترا کے بعد نا تجربہ کاری کے الزامات بند ہو چکے ہیں۔ 7 ستمبر 2022ء سے 30 جنوری 2023ء تک 150 دن میں راہول گاندھی نے 4000 کیلو میٹر کا احاطہ کیا۔ 12 ریاستوں اور 2 مرکزی زیر انتظام علاقوں میں راہول گاندھی نے عوام سے ملاقات کی۔ کرناٹک اور تلنگانہ کی کامیابی کو بھارت جوڑو یاترا کی کامیابی سے مربوط کیا جا رہا ہے۔ مدھیہ پردیش، راجستھان اور چھتیس گڑھ کے نتائج نے کانگریس کو مایوس کردیا کیونکہ کانگریس کو چھتیس گڑھ اور مدھیہ پردیش میں کامیابی کا یقین تھا۔ لوک سبھا چناؤ کی تیاری کے طور پر راہول گاندھی نے 14 جنوری تا 28 مارچ منی پور تا ممبئی بھارت نیائے یاترا کا فیصلہ کیا ہے۔ 65 دن میں 14 ریاستوں کے 85 اضلاع میں 6200 کیلو میٹر کا احاطہ کیا جائے گا۔ راہول گاندھی کی یاترا کانگریس کو لوک سبھا چناؤ میں کس قدر فائدہ پہنچائے گی، اس کا اندازہ قبل از وقت ہوگا۔ دوسری طرف بی جے پی کی انتخابی مہم 22 جنوری سے شروع ہوگی جس دن ایودھیا میں رام مندر کا افتتاح عمل میں آئے گا۔ بی جے پی رام مندر کے سہارے تیسری مرتبہ اقتدار کا خواب دیکھ رہی ہے۔ ملک بھر سے ہندو تنظیموں کے قائدین کو ایودھیا مدعو کیا گیا ہے تاکہ ہندوؤں کی طاقت کا مظاہرہ ہو۔ بی جے پی نے رام مندر کے افتتاح کو لوک سبھا چناؤ سے محض اس لئے جوڑنا چاہا تاکہ مسلمانوں کے جذباتی ری ایکشن کا فائدہ اٹھایا جائے۔ رام مندر کے افتتاح کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی گئی لیکن مسلمانوں نے کامیاب حکمت عملی کے ذریعہ سنگھ پریوار کے منصوبے کو ناکام بنادیا۔ مسلمانوں کی مذہبی قیادت نے خاص طور پر مومنانہ فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے افتتاح کے مسئلہ کو نظر انداز کردیا جس کے نتیجہ میں جذباتی مسئلہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔ بی جے پی اور سنگھ پریوار کو امید تھی کہ مسلمان مندر کی تعمیر کے خلاف جذباتی ردعمل دیں گے جس سے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوگی۔ جب کبھی فرقہ وارانہ تناؤ پیدا ہوتا ہے، راست فائدہ بی جے پی کو ہوا۔ سپریم کورٹ کی جانب سے بابری مسجد کی اراضی رام مندر کو حوالے کرنے کے بعد سے ہی مسلمانوں نے غیر معمولی صبر وتحمل اور بردباری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جارحانہ فرقہ پرست طاقتوں کو کوئی موقع نہیں دیا۔ بی جے پی کو اس بات کی تشویش لاحق ہے کہ رام مندر کے افتتاح کے باوجود ہندو متحد نہ ہوں تو پھر الیکشن کا کیا ہوگا۔ لوک سبھا چناؤ سے عین قبل انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ نے منی لانڈرنگ کیس میں پرینکا گاندھی کو ملوث کیا ہے۔ اراضی فروخت کے ایک معاملہ میں رابرٹ وڈرا کے ساتھ پرینکا گاندھی کا نام ایف آئی آر میں درج کیا گیا۔ یہ پہلا موقع ہے جب کسی تحقیقاتی ایجنسی نے پرینکا گاندھی کو نشانہ بنایا ہو۔ الیکشن قریب آتے ہی انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ، سی بی آئی اور انکم ٹیکس متحرک ہوجاتے ہیں۔ یہ تینوں ادارے بی جے پی کے اسٹار کمپینر کی طرح ہیں جو مخالفین کو گھیرنے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ کی کارروائی دراصل پرینکا گاندھی سے بی جے پی کو خوف کا نتیجہ ہے۔ پرینکا گاندھی کے وارانسی میں نریندر مودی کے خلاف مقابلہ کی اطلاعات کے ساتھ ہی انفورسمنٹ ڈائرکٹوریٹ کی یہ کارروائی سیاسی انتقام دکھائی دے رہی ہے تاکہ کانگریس کیڈر کے حوصلے پست کئے جائیں۔ نئے سال کی آمد پر شاعر نے کچھ یوں دعا کی ہے۔

نہ کوئی رنج کا لمحہ کسی کے پاس آئے
خدا کرے نیا سال سب کو راس آئے

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55بی۔وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

یہودی دوست

عارف نقوی (برلن)

میری والدہ کے خالو نیاز الدین (نیازو) ہندوستان سے یورپ کو چیتوں اور شیروں کی سپلائی کرتے تھے۔ بہت بڑا کاروبار تھا۔ لیکن ساری دولت انگریزوں کی دوستی، ان کے ساتھ شراب خوری، تاش کے جُوے اور میموں کے ساتھ سیر تفریح میں اڑادی۔ کلکتے میں الیٹ روڈ نامی مشہور سڑک پر بنگلہ نمبر ۵۱ یا ۵۳ میں رہتے تھے۔ گھر میں بھی ایک کمسن شیر پال رکھا اور دمے کا شکار ہو کر سب کچھ گنوا دیا تھا۔ آخر میں ڈاکٹروں کے مشورے سے کلکتہ چھوڑ کر بہار کے ایک خوبصورت صاف ستھرے شہر مدھوپور میں بس گئے تھے۔ میں اکثر اپنی والدہ کے ساتھ کلکتے اور پھر مدھوپور جا کر ان کی خالہ اور خالو کے ساتھ ٹھہرتا تھا اور وہاں کے خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ ان کے پاس ایک بڑا سا کالا کتا بھی تھا جس کی بھوں بھوں دور تک سنائی دیتی تھی۔ مدھوپور میں ان کے بنگلے سے ملے ہوئے ایک صاف ستھرے پھولوں کی کیاریوں سے آراستہ بنگلہ میں ایک موٹی تازی پہلوان نما مگر خوبصورت یہودی خاتون رہتی تھیں۔ جنہیں سب لوگ صرف میم صاحب کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔

میری والدہ کے خالو نیاز الدین (نیازو) ہندوستان سے یورپ کو چیتوں اور شیروں کی سپلائی کرتے تھے۔ بہت بڑا کاروبار تھا۔ لیکن ساری دولت انگریزوں کی دوستی، ان کے ساتھ شراب خوری، تاش کے جوے اور میموں کے ساتھ سیر تفریح میں اڑادی۔ کلکتے میں الیٹ روڈ نامی مشہور سڑک پر بنگلہ نمبر ۵۱ یا ۵۳ میں رہتے تھے۔ گھر میں بھی ایک کمسن شیر پال رکھا اور دمے کا شکار ہو کر سب کچھ گنوا دیا تھا۔ آخر میں ڈاکٹروں کے مشورے سے کلکتہ چھوڑ کر بہار کے ایک خوبصورت صاف ستھرے شہر مدھوپور میں بس گئے تھے۔ میں اکثر اپنی والدہ کے ساتھ کلکتے اور پھر مدھوپور جا کر ان کی خالہ اور خالو کے ساتھ ٹھہرتا تھا اور وہاں کے خوبصورت مناظر سے لطف اندوز ہوتا تھا۔ ان کے پاس ایک بڑا سا کالا کتا بھی تھا جس کی بھوں بھوں دور تک سنائی دیتی تھی۔ مدھوپور میں ان کے بنگلے سے ملے ہوئے ایک صاف ستھرے پھولوں کی کیاریوں سے آراستہ بنگلہ میں ایک موٹی تازی پہلوان نما مگر خوبصورت یہودی خاتون رہتی تھیں۔ جنہیں سب لوگ صرف میم صاحب کہہ کر مخاطب کرتے تھے۔

میری والدہ کی خالہ شاہجہاں بیگم، جن کا تعلق نواب ڈھاکہ فیملی سے رہا تھا اور تھیں تو خوبصورت لیکن ناٹے قد کی، ہمیشہ اکیاب (برما) سے اپنی خاندانی جائداد کو پھر سے پانے کے خواب دیکھا کرتی تھیں۔ جس پر دوسری جنگ عظیم کے دوران جاپانیوں نے قبضہ کر لیا تھا۔ اب جاپان کی ہار کے بعد پھر سے ملنے کی امید ہو گئی تھی۔ کہتی تھیں" میری جائداد مل گئی تو تمہیں شہزادہ بنا دوں گی۔ حالانکہ ان کا خوبصورت بیٹا مراد (مراد ماموں) موجود تھا، جو بچپن میں ہی ایک خوبصورت دوشیزہ کے عشق میں مبتلا ہو گیا تھا۔"

ان کی پڑوسن یہودی خاتون نہایت نیک، ملنسار اور سلیقہ مند تھیں۔ میں ان کے گھر میں کھیلتے ہوئے چیزوں کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔ وہ بے چاری بغیر کچھ کہے انھیں پھر سے سجانے لگتی تھیں۔ ہم ہاتھ سے کھانا کھانے کے عادی تھے، لیکن اگر وہ ہمیں اپنے گھر پر دعوت دیتیں تو کانٹے چھری سے کھانا پڑتا۔ مجھے چھری اور کانٹا ٹھیک سے پکڑنے میں مشکل ہوتی۔ لیکن وہ کبھی یہ محسوس نہیں ہونے دیتی تھیں کہ ہم پھوہڑ ہیں یا ہمارا تعلق دوسرے مذہب سے ہے۔ حالانکہ اس وقت میں یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ یہودی کون ہوتا ہے، کیا ہوتا ہے، کس لئے ہوتا ہے اور کیوں ہوتا ہے۔ نیازو نانا کے انتقال کے بعد سے میری والدہ کی خالہ کلکتہ واپس چلی گئیں، مجھے نہیں معلوم کہ ان کی پڑوسی یہودن کہاں گئیں۔ لیکن آج بھی کبھی کبھی ان کی یاد آجاتی ہے۔

وقت تیزی سے گزرتا گیا۔ ۱۹۵۹ء میں میں ایم اے کر کے دہلی آگیا اور صحافتی زندگی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اس زمانے میں دوسری جنگ عظیم کی ہولناکیاں اور تباہکاریاں کھل کر سامنے آئیں۔ فلسطین میں عربوں کے بے دخل کئے جانے اور ان پر مصائب کی داستانیں بھی۔ لیکن سب سے زیادہ متاثر ہمیں یہودیوں کے خلاف ہٹلری جرمنی کے مظالم، آشوتس کی داستانیں اور Nakt unter Wolfen*(Nacked among the wolves)* ناول کے مظالم اور اس ننھے یہودی بچے کی داستان نے کیا۔ جس کا ترجمہ رضیہ سجاد ظہیر نے 'پھول اور سوم' کے عنوان سے کیا ہے۔ اس بچے کو اس کا باپ وائمر میں بوخین والڈ کے کنسنٹریشن کیمپ میں نازیوں سے چھپا کر ایک سوٹ کیس میں لایا تھا اور قیدیوں نے اپنی جانوں پر کھیل کر اس کی حفاظت کی تھی۔ چنانچہ میں نے دہلی کی پروگریسیو رائٹرس ایسوسی ایشن کی طرف سے شنکر مارکیٹ میں ۱۲ر سے ۱۸ر نومبر ۱۹۶۱ء تک ایک نمائش فرقہ واریت، نسلی امتیاز، فسطائیت اور جنگ کے خلاف منعقد کی۔

دسمبر ۱۹۵۹ء میں دہلی کے مشہور پرگتی میدان میں ایک عالمی زرعی میلہ منعقد کیا گیا۔ اس میں جی ڈی آر کا بھی ایک بہت بڑا پویلین تھا۔ جس کا ڈپٹی ڈائریکٹر گولڈسٹائن نامی ایک زرعی سائنسداں تھا، جو یہودی تھا۔ ایک دن جی ڈی آر پویلین کے نوجوان اسمارٹ انگریزی ترجمان زلبر اسٹائن نے پیش کش کی کہ میں پویلین کے لئے ہندوستانی میں ترجمانی کروں۔ معاوضہ میں تین سو روپے ملیں گے۔ زلبر اسٹائن بھی یہودی تھا۔ میں نے اپنے اڈیٹر سے مشورہ کیا۔ بنے بھائی (سجاد ظہیر) نے کہا: "بھئی ہم تمہیں صرف ڈیڑھ سو روپے ماہوار تنخواہ دیتے ہیں۔ جو بہت کم ہے۔ دلی میں خرچہ چلانا آسان نہیں ہے۔ اس لئے اگر تم کہیں سے فاضل کچھ کما سکتے ہو تو مجھے خوشی ہوگی۔" چنانچہ میں نے وہ پیش کش قبول کر لی۔

نومبر ۱۹۶۱ء میں برلن آنے کے بعد پہلے میں نے لائپزگ کے ہرڈر انسٹی ٹیوٹ میں جرمن زبان سیکھی پھر برلن آکر ہمبولٹ یونیورسٹی جوائن کی۔ زلبر اسٹائن بھی اسی انسٹی ٹیوٹ میں ریسرچ کر رہا تھا۔ میں روز خالی وقت میں قریب کے ایک ریسٹوراں میں جا کر کافی پیتا تھا۔ اور وہاں بیٹھ کر اپنے مضامین لکھا کرتا تھا۔

ایک دن ایک گول مٹول جرمن نوجوان میرے پاس آیا: "یہ کونسی زبان ہے جس میں آپ لکھتے ہیں؟"

میں نے اسے بتایا کہ یہ اردو زبان ہے۔ اس کے سوالات بھی بڑھتے جاتے تھے اور اپنی زبان وادب کی خوبصورتی اور اہمیت کے بیان میں میرے الفاظ اور خوشی بھی۔ رفتہ رفتہ وہ میرا دوست بن گیا۔ اس نے میری نظم "شاعر" کا جرمن زبان میں ترجمہ کیا اور میں نے اس دن اس کی کافی اور کیک کا لسابل ادا کیا۔ پھر ایک دن اس نے فرمائش کی کہ میں اسے کسی ہندوستانی کہانی کے بارے میں بتاؤں کسی پبلشر نے اس سے ایک ناولٹ لکھنے کے لئے کہا تھا۔ جس کا پس منظر ہندوستانی ہو۔ میں نے اسے ایک کہانی 'حرام زادے اور حلال زادے' سنا دی جو میں نے بچپن میں سنی تھی۔ دوسرے دن وہ اپنا ناولٹ لیکر آ گیا اور مجھے سنانے لگا۔

کلیمنٹ گٹار بہت اچھا بجاتا تھا۔ اس کی بیوی بھی گٹار بجاتی تھی۔ کچھ عرصہ اس نے میری بیٹی کو بھی گٹار بجانا سکھایا۔ اس نے مجھے بتایا کہ اس کا باپ یہودی تھا۔ جرمن نازیوں نے اسے پکڑ کر کنسنٹریشن کیمپ میں ہلاک کر دیا تھا۔ اس کی ماں کو اب نازی اتیاچار سہنے کی وجہ سے پنشن ملتی ہے۔ کلیمنٹ میں انسانیت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ دنیا میں امن وامان چاہتا تھا۔ یہاں تک کہ فلسطینیوں کے حقوق کا بھی طرفدار تھا۔ کچھ عرصے کے بعد اس نے ایک جرمن خاتون ہلگا سے شادی کر لی، جو فرانسیسی گیتوں شانسون کی ماہر تھی۔ مجھے بہت مانتی تھی۔ ہمارے ہندوستانی جلسوں میں بغیر کوئی معاوضہ لئے گاتی تھی۔

گرمیوں کی ایک خوشگوار رات تھی، غالباً میری شادی کی رات یا اس کے بعد کی رات۔ میرے پاس فون آیا۔ کلیمنٹ ورو بلوسکی بول رہا تھا: "عارف، تمہارے نام کے کیا مطلب ہیں؟" اس نے پوچھا۔ میں نے اسے مطلب سمجھائے۔ کہنے لگا۔ "میں باپ بن گیا ہوں۔ بیٹا ہوا ہے۔ میں نے اسے یہی نام دیا ہے۔ عارف! امید ہے تمہیں اعتراض نہ ہوگا۔" مجھے کیا اعتراض ہوتا۔ لیکن میں نے اسے بتایا کہ اردو میں اور بھی بہت سے اچھے نام ہیں۔ لیکن اسے نہ جانے کیوں لفظ "عارف" ہی پسند تھا۔ چند سال بعد مصر اور اسرائیل کے درمیان لڑائی شروع ہو گئی۔ اس کے بعض یہودی دوستوں نے دھیان دلایا کہ اس کے بیٹے کا نام 'عربی' ہے۔ لیکن اس نے جواب دیا: "نہیں یہ ہندوستانی نام ہے۔ اردو زبان کا لفظ ہے۔ عربی میں Aref لکھتے ہیں، اردو میں Arif ہے۔"

یہ وہ زمانہ تھا جب فلسطین اور اسرائیل ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں مسلمان اور یہودی ایک دوسرے کو شک و شبہ کی نظروں سے اپنا دشمن سمجھ رہے تھے۔ مسلمان خاص طور سے کیونکہ فلسطینیوں کو بے گھر اور بے سہارا کر دیا گیا تھا اور بڑی طاقتیں ان کے خلاف اسرائیل کی امداد کر رہی تھیں۔ اور یہودی اس لئے کہ وہ یورپ سے مارے پٹے اس خطے میں پہنچے تھے جہاں اب وہ چین سے سانس لینا چاہتے تھے اور اسے اپنا مسکن سمجھنے لگے تھے اور فلسطینیوں کو اپنی راہ میں روڑا اور غاصب سمجھتے تھے۔ بدقسمتی سے یہودیوں کے ساتھ جو ظلم اور جس بربریت کا بھیانک مظاہرہ یورپ میں نازیوں نے کیا تھا اس کے تاوان کے طور پر یہ علاقہ تو انھیں دے دیا گیا تھا لیکن کبھی اس مسئلہ کا مستقل حل نکالنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ حالانکہ ایک بچہ بھی سوچ سکتا ہے کہ جب آپ کسی کا گھر زبردستی خالی کرا کر دوسرے کے حوالے کر دیں گے یا آپ کسی کو مجبور کر دیں گے کہ وہ اپنے ہی گھر میں دوسرے کا نوکر بن کر رہے تو اس کا انجام کیا ہوگا۔ بجائے اس کے کہ آپ کسی ایک فریق کی بیچ بچاؤ مدد کریں اس گھر کو ہی نفرت کے شعلوں سے جھلسا دیں گے۔ پھر نفرت کے انگارے، گالم گلوج، مار دھاڑ اور جھگڑے فساد اور دہشت پسندیاں روزمرہ کا معمول ہو جائیں گی۔

لیکن مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی تھی کہ اس ماحول میں بھی گولڈسٹائن، زلبر اسٹائن اور کلیمنٹ ورو بلوسکی جیسے لوگ تھے جو انسانیت، انصاف اور امن پسندی کی باتیں کرتے تھے۔ کلیمنٹ نے تو اپنے بیٹے کا نام تک ایک عربی لفظ سے رکھا تھا۔ اکثر مجھے اس بات پر حیرت ہوتی تھی۔ لیکن اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے یہودی باپ کو نازیوں نے دوسری جنگ عظیم کے زمانے میں پکڑ کر کنسنٹریشن کیمپ میں ڈال دیا تھا۔ وہاں اسے بدترین ایذائیں دی گئی تھیں اور قتل کر دیا گیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ نسلی امتیاز، رنگ و مذہب کے بیچ نفرت اور توسیع پسندی وجنگ کی ذہنیت کے انسانیت کے لئے کتنے خطرناک اور مہلک نتائج ہوتے ہیں۔ اسی لئے اس نے میری جو نظم جرمن زبان میں ترجمے کے لئے منتخب کی تھی وہ امن عالم کے بارے میں ہے۔ جس کے ایک بند میں میں نے لکھا ہے:

سوچتا ہوں یہ میرے خواب کہاں جائیں گے
آہ کیا جنگ کے شعلوں میں جھلس جائیں گے
قہر کے ابر اٹھیں گے تو برس جائیں گے؟

"چھڑ گئی جنگ تو آکاش کے تاروں کی قسم
میکدہ ساز نگاہوں کے اشاروں کی قسم
رقص کرتی ہوئی پایل کی صداؤں کی قسم
مسکراتے ہوئے پھولوں کو نہ چھوئے گا کوئی
جگمگاتے ہوئے تاروں کو نہ دیکھے گا کوئی
کیف ومستی کے ترنم نہ بکھیرے گا کوئی
سوچتا ہوں دل بسمل کی تسلّی کے لئے
اپنے تابندہ تخیل کی تجلّی کے لئے
کتنے سوئے ہوئے لوگوں کو جگانا ہوگا
یعنی انسان کو انسان بنانا ہوگا

ایک بار کلیمنٹ، اس کی موجودہ اور سابقہ بیوی اور اس کے بعض دوستوں نے برلن میں برٹولٹ بریشت نامی مشہور ڈرامہ نگار کے ناٹک گھر برلنر انسامبل میں ایک سنگیت کی شام رکھی جس میں مجھ سے بھی دو گیت ترنم سے پیش کرنے کے لئے کہا۔ میں نے اپنا لکھا ایک گیت "درد کی ہے سوغات" اور کرشن چندر کے لکھے ہوئے ڈرامے سرائے کے باہر کا گیت جسے وشوامتر عادل نے لکھا ہے:

"میں ہوں ایک بھکاری میرا جیون ہے کشکول
چھلی چھلی دھرتی پر میں پھرتا ہوں آوارہ
نہ میں کسی کا پریمی ہوں، نہ کوئی میرا پیارا۔۔۔"

گا کر پیش کیا۔ جس کے لئے کلیمنٹ نے گٹار بجا کر ساتھ دیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے ہلگا سے بھی طلاق لے لی اور ایک دوسری لڑکی سے شادی کر لی۔ اور ایک دن بتایا کہ اسے اپنی سب بیویوں کے ساتھ مغربی برلن جانے کی اجازت مل گئی ہے۔ وہ ہجرت کر رہا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جی ڈی آر کے عام شہریوں کو مغربی جرمنی یا مغربی برلن جانے کی اجازت نہیں ملتی تھی۔ مجھے یہ معلوم کر کے بھی حیرت تھی کہ وہ اس وقت اپنی سب بیویوں کے ساتھ (سابقہ اور موجودہ) ایک ہی فلیٹ میں رہتا تھا۔ وہ بھی بہت مل جل کر ہنسی خوشی آپس میں گزر کرتی تھیں اور ایک ساتھ پروگرام پیش کرتی تھیں۔

بہرحال ایک دن وہ پورا گروپ مغربی برلن جا چکا تھا۔ وہاں اس نے ایک ریسٹوراں کھول لیا تھا اور چند میوزیکل پروگرام بھی پیش کئے تھے۔ لیکن اب اس کی کوئی خبر نہیں۔ آج بھی وہ امن اور انسانیت کا پجاری ہے یا وقت کے ساتھ بہہ گیا ہے؟ کچھ نہیں معلوم۔

اب جبکہ میں غازہ میں بمباری، اور فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے بیچ خون خرابہ اور نفرت و وحشت دیکھ رہا ہوں اور روز سیکڑوں فلسطینی بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے مارے جانے کی خبریں آرہی ہیں، تو مجھے کلیمنٹ ورو بلوسکی اور اس کی بیویوں کے امن کے گیت یاد آرہے ہیں۔ جو خاموش ہیں۔ میری نظریں انہیں تلاش کر رہی ہیں اور کان انہیں سننے کے لئے بے چین ہیں۔

☆☆☆☆

ایک دلچسپ سوانحی صنف خاکہ: معنی ومفہوم

ڈاکٹر منظر کمال (لکچرار)

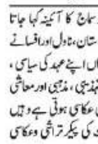

ادب کو سماج کا آئینہ کہا جاتا ہے۔ داستان، ناول اور افسانے میں جہاں اپنے عہد کی سیاسی، سماجی، تہذیبی، مذہبی اور معاشی اقدار کی عکاسی ہوتی ہے وہیں شخصیت کی پیکر تراشی وعکاسی بھی کی جاتی ہے۔ داستان کا ہیرو شجاعت وجواں مردی کا پتلا ہوتا ہے۔ ایک طرف وہ ملائکہ کی تمام صفات سے آراستہ و پیراستہ ہوتا ہے لیکن انسانی صفات سے یکسر عاری۔ اس کے برعکس ناول اور افسانے کے کردار انسانی معاشرے سے حقیقی اور جیتے جاگتے ہوتے ہیں۔ یہ ہمارے ماحول کی پیداوار ہیں اس لیے یہ حقیقی زندگی کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس لیے ناول اور افسانے میں حقیقی دنیا آباد ہے۔

خاکہ بھی ایک ایسی ہی غیر افسانوی نثری صنف ہے۔ جس کے موضوع اور مواد کا منبع وسرچشمہ انسانی ذات ہے۔ خاکے میں انسان کے ظاہری وباطنی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ خاکہ نویس انسان کو گوشت پوست سے بنا انسان ہی گردانتا ہے، فرشتہ نہیں، کیوں کہ وہ خیر وشر کا پتلا ہے۔ اس لیے اسے جوں کا توں پیش کرنا خاکہ نویس کا ادبی فریضہ ہے۔ اسے مثالی وغیر معمولی یا غیر مثالی ومعمولی بنا کر پیش کرنا خلاف ادب ہے۔

خاکہ کا معنی ومفہوم:

خاکہ نگاری یا مرقع کشی درحقیقت فن مصوری کی ایک اصطلاح ہے۔ مصوری میں لکیروں کے ذریعے کھینچے گئے خاکوں کو اسکیچ کہا جاتا ہے۔ خاکہ محض باہری ڈھانچہ ہوتا ہے۔ جس میں رنگ وروپ اور خدوخال کی تفصیل نہیں ہوتی بلکہ تصویر شدہ شخص یا منظر کے ہیولہ یا ڈھانچہ کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ خاکہ کو مختصر لفظوں میں کچھ یوں کہا جا سکتا ہے کہ ادب میں جب کم سے کم الفاظ میں فنکارانہ طریقے سے کسی چیز، شخص یا منظر کی عکاسی کی جانے لگی تو تصویر کشی کے وزن پر اس کا نام انگریزی میں SKETCH یا LIFE SKETCH رکھا گیا اور مغرب کے اثرات کے سبب اردو میں تحریر کی جانے والی اس نثری صنف کو خاکہ کہا گیا ہے۔

اردو ادب میں خاکے کا وجود انگریزی ادب کا رہین منت ہے۔ جہاں WRITING کی روایت اب خاصی پرانی ہو چکی ہے۔ لہٰذا اس اصطلاح کی تلاش، تعریف، دائرکار اور ارتقا پر گفتگو کرنے کے لیے بھی انگریزی ادب سے رجوع کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے

Encyclopedia-Britanica

میں خاکہ کی اصطلاح پر یوں اظہار خیال کیا گیا ہے۔

Literary sketch short prose narrative, often an entertaining account of some aspect of a culture written by someone within that culture for readers outside of it-e.g an anecdoted of a traveller in india published in an english magezine. Relaxed and informal in style, the sketch is less dramatic and more analytic and descriptive than the tale the short story. A writer of a sketch maintains a chatty familiar tone, understanding his major points suggesting, rather than stating conclusion.One common variation of the sketch is the character sketch, a form of casual biography usually consisting of a series of anecdotes about a real or imaginary person.(1)

قاموس برطانیکا کے اس اقتباس میں ادبی خاکہ کو ایک مختصر کہانی قرار دیا گیا ہے۔ جس میں کسی تہذیب کا دلچسپ اور دلکش انداز میں ذکر کیا گیا ہو، جس کا تعلق اس تہذیب سے نہ ہو۔ بطور مثال اس میں ہندوستان میں ایک سیاح کی ایک حکایت بیان کی گئی ہے، جو انگریزی رسالے میں شائع ہوئی تھی۔ آگے بیان کرتے ہوئے تحریر کیا گیا ہے کہ اس کا اسلوب بے تکلفانہ ہوتا ہے، جو ڈرامائی کم اور تجزیاتی وتوضیحی زیادہ ہوتی۔ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خاکہ نگار کا انداز گھریلو اور عام فہم ہوتا ہے۔ جس میں اہم پہلوؤں کو خاکہ نگار ایک مشورے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ادبی خاکہ کی ایک قسم کرداری خاکہ کی بھی بتائی گئی ہے۔ جو بے ضابطہ سوانح کی شکل میں ہوتی ہے۔ جس میں حکایت ولطائف سے مملو واقعات کی ترتیب وتنظیم ہوتی ہے اور جس کا تعلق حقیقی یا خیالی شخصیت سے ہوتا ہے۔

اسی انسائیکلوپیڈیا برطانیکا کی تیسویں جلد میں Character sketch عنوان کے تحت جو کچھ صراحت موجود ہے وہ بھی خاکہ نگاری کی وضاحت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ مثلاً:

The short life however is a genuine current in the mainstream of biographical literature is represented in many agescultures).2(

یعنی کہ تاہم مختصر زندگی سوانحی ادب کے مرکزی دھارے میں ایک حقیقی دھارا ہے اور کئی عمروں اور تہذیبوں میں اس کی نمائندگی کی جاتی ہے۔

اسی طرح ڈکنس نے اپنی تصنیف SKETCHES BY BOZ میں خاکے کی تعریف و توضیح ان الفاظ میں کی ہے:

A brief story,play or essay not as fully developed as the typical .examples of these generous Among the commonest types are a short.the character sketch description of an intresting sketch composed for apersonality a simple play let satrizing,review A.some topical trend or event group of short pieces by dicker (3)."are collected under the title

ان باتوں سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ خاکہ کا مترادف Sketch ہے اور اب زیادہ تر یہی رائج بھی ہے۔ ڈکنس نے خاکے کی اصطلاح کو وسیع تر مفہوم میں استعمال کیا ہے اور درحقیقت انگریزی میں اسکیچ لفظ اسی مفہوم میں مستعمل ہے۔ اس کے برعکس اردو میں خاکے کی اصطلاح صرف کرداری خاکہ یعنی Sketch Character کے لیے مخصوص ہو گئی۔ اس کا سبب شاید یہ ہے کہ خاکے کی دیگر صورتیں اردو میں شاذ ونادر ہی ملتی ہیں۔

ہندی کی ایک ادبی انسائیکلوپیڈیا میں خاکہ کی جو تعریف بیان کی گئی ہے اس کا اردو ترجمہ کچھ یوں ہے:

خاکہ کسی شخص، چیز، واقعہ یا تاثر کی کم سے کم الفاظ میں صاف، دلکش اور جاندار تصویر کشی ہے۔"(4)

اردو کے ناقدین نے خاکہ کی طرف بھی اپنی توجہ مبذول فرمائی ہے اور اپنے اپنے زاویہ اور نقطہ نظر سے خاکہ کا مفہوم اور تعریف وتوضیح بیان کی ہیں۔ بعض ناقدین نے بجا طور پر انگریزی ادب کے زیر اثر پروان چڑھنے والی صنف قرار دیا ہے اور اس لحاظ سے اس کی تعریف بھی بیان کی ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں محمد حسین رقمطراز ہیں کہ:

خاکہ صفحہ قرطاس پر نوک قلم سے بنائی ہوئی ایک شبیہ ہے، یہ بے جان ساکت اور گم سم نہیں ہوتی۔ یہ بولتی ہوئی متحرک پر کیف تصویر ہوتی ہے۔ ایک مصور یا بت تراش کے لیے یہ بھی ممکن ہے کہ اس پیکر میں کسی دل پذیر تیور کی جھلک بھی دے دے مگر ایسی تصویر میں بنانا مصور، بت تراش یا فوٹو گرافر کے بس سے باہر ہے۔ جسے دیکھ کر ہم فرد کی سیرت اور انفرادیت کا بھی اندازہ کریں۔"(5)

اسی طرح اردو ناقد یحییٰ امجد نے اپنے ایک طویل مضمون "اردو میں خاکہ نگاری" میں خاکہ کی تعریف یوں بیان کی ہے:

خاکہ میں تو کسی شخصیت کو جیسی وہ ہوتی ہے من وعن ویسا ہی پیش کر دیا جاتا ہے۔ اسے اچھا یا برا کچھ اور ثابت کرنے کی کوشش نہیں جاتی۔ اس کی زندگی کے مختلف واقعات کا علمی بصیرت سے انتخاب کر کے پوری فنی مہارت سے ان کی ترتیب قائم کی جاتی ہے اور یوں زندہ شخصیت سامنے آجاتی ہے۔ اچھے خاکہ نگار کا نقطہ نظر ہمدردانہ ضرور ہوتا ہے لیکن وہ حتی الوسع غیر جانب دار رہتا ہے۔(6)

اردو کے مشہور ومعروف محقق اور ناقد ڈاکٹر خلیق انجم نے اس صنف پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

خاکہ نگاری ایک مشکل اور نازک فن ہے۔ اسے اگر نثر میں غزل کا فن کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ جس طرح غزل میں محدود الفاظ میں طویل مطالب بیان کرنے پڑتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح خاکے میں بھی مختصر الفاظ میں پوری شخصیت پر روشنی ڈالنی پڑتی ہے۔ کسی نے ایک سنگ تراش سے پوچھا کہ تم ایک پتھر سے خوبصورت مورتی کس طرح تراش لیتے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ مورتی تو خود اس پتھر میں موجود تھی، میں نے تو صرف زائد حصے کو علاحدہ کیا ہے۔ بالکل یہی کام خاکہ نگار کا ہوتا ہے۔ وہ سوانح عمری سے زائد حصے کو الگ کر دیتا ہے کہ شخصیت اپنے اصلی اپنے روپ میں ہمارے سامنے آجاتی ہے۔(7)

چنانچہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح اصناف سخن میں اردو شاعری کی آبرو یعنی غزل کے فن کو بہت ہی مشکل، دشوار اور پیچیدہ سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح نثر میں فن خاکہ نگاری بھی بہت دشوار اور پیچیدہ ہے۔ اس ضمن میں پروفیسر شار احمد فاروقی قلم بند کرتے ہیں کہ:

اچھا خاکہ وہ ہے جس میں کسی انسان کے کردار اور افکار دونوں کی جھلک ہو۔ خاکہ پڑھنے کے بعد اس کی صورت، سیرت، مزاج، اس کے ذہن کی افتاد، اس کا زاویہ فکر، اس کی خوبیاں اور خامیاں سب نظروں کے سامنے آجائیں۔ شاعری میں مبالغہ ہو سکتا ہے۔ نثر میں عبارت آرائی اور تخیل کی آمیزش ہو سکتی ہے۔ لیکن خاکہ ایک ایسی صنف ہے جس میں اگر رعایت ہو یا مبالغہ اور مدح سرائی ہو تو پھر خاکہ نہیں رہتا۔"(8)

ظاہر ہے کہ خاکہ کو صرف خاکہ ہونا چاہیے۔ اس کی بنیاد نہ صرف خوبیوں پر ہو اور نہ صرف خامیوں پر۔ بلکہ ان دونوں کے مجموعہ پر ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ کردار وافکار، ذہنی افتاد طبع اور زاویہ نظر کا عکس وغیرہ بھی لازم ہے۔ غرض کہ خاکہ نہ صرف خاکہ اڑانے کا نام ہے اور نہ ہی توصیف نامہ ہے۔ اس کا مقصد صرف شخصیت کو اصل سے قریب اور جیتا جاگتا پیش کرنا ہے۔ جذباتیت اور عصبیت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ ان سے یہ جس قدر پاک ہو خاکہ اتنا ہی کامیاب اور حقیقی ہوگا۔ اس ضمن میں پروفیسر شمیم حنفی کے خاکہ نگاری سے متعلق خیالات کو قلم بند کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرتب کردہ خاکوں کے انتخاب "آزادی کے بعد دہلی میں اردو خاکہ" کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں کہ:

خاکہ نگاری تاریخ اور تخیل سے یکساں تعلق رکھتی ہے۔ لکھنے والا جب کسی شخص کو موضوع بناتا ہے تو واقعات، سوانح اور خارجی مشاہدات کے ساتھ ساتھ قیاسیات سے بھی مدد لیتا ہے۔ اس لیے خاکہ ایک جیتی جاگتی شخصیت کی تصویر ہوتے ہوئے بھی افسانے جیسی دلکشی اور دلچسپی کا سامان رکھتا ہے اور پڑھنے والا اسے گویا بہ یک وقت واقعہ کے طور پر بھی پڑھتا ہے اور کہانی کے طور پر بھی۔ چنانچہ ایک کامیاب خاکہ نویس جو اس صنف کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہو، ہماری فکر اور ہمارے احساسات دونوں سے رشتہ قائم کرتا ہے۔ اس صنف کے مطالبات فکری بھی ہوتے ہیں اور تخلیقی بھی۔"(9)

مذکورہ تعریف پر اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خاکہ نگاری کا رشتہ نہ صرف سوانح سے ملتا ہے بلکہ تاریخ سے بھی قریب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ خاکہ نگاری میں قصہ پن نہیں ہوتا لیکن واقعات کی ترتیب وتنظیم اس طریقے سے کی جاتی ہے کہ ہر واقعہ مربوط ہو کر ایک قصہ کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور قاری نہ صرف شخصیت سے متعارف ہوتا ہے بلکہ قصہ پن کے احساس سے محظوظ بھی ہوتا ہے۔ اس طرح ذہنی وفکری سطح پر اس کا رشتہ خاکے کی شخصیت سے استوار ہو جاتا ہے۔ اس ضمن میں خاکہ نگاری سے متعلق ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی کے خیالات رقم کرنا بجا معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

"خاکہ نگاری مفصل سوانح سے گریز کا دوسرا نام ہے۔ اس میں یہ پہلو بھی پوشیدہ ہے کہ لکھنے والا چند لمحوں کی روشنی میں اپنے موضوع کو اس طرح پیش کرنا چاہتا ہے کہ خاکے کے خدو خال مرتب تو ہو جائیں مگر فرصت کے اوقات میں ان خاکوں میں رنگ بھر کے سوانح نگاری کا ڈھانچہ بھی تیار کر سکیں۔ خاکہ نگاری میں اختصار کے باوجود شخصیت کے نقوش اجاگر ہو جاتے ہیں اور وسیع پس منظر کی وہ حدود متعین ہو جاتی ہیں جس میں مصنف اپنے کردار کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔"(10)

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خاکہ نگاری مختصر سوانح کا دوسرا نام ہے۔ یہ ایک ایسا فن ہے جو مختلف رنگوں کے ساتھ مرکب عکس پیش کرتا ہے۔ یہاں ظہیر صاحب صرف ایجاز واختصار کو ہی خاکہ اور سوانح کے مابین حد فاصل قرار دیتے ہیں لیکن صرف طوالت یا اختصار کی بنیاد پر ان اصناف میں امتیاز کرنا درست معلوم نہیں ہوتا۔ علاوہ دیگر خاکہ نگاری نقطہ نظر اور مقصد کے لحاظ سے بھی جداگانہ ہوتی ہے۔ اس ضمن میں آمنہ صدیقی رقمطراز ہیں کہ:

سوانح نگاری کی بہت سی صورتیں ہیں انہیں میں سے ایک شخصی خاکہ ہے۔ یہ دراصل مضمون نگاری کی ایک قسم ہے۔ جس میں کسی شخصیت کے نقوش کو اجاگر کیا جاتا ہے۔ جن کے امتزاج سے کسی کردار کی تشکیل ہوتی ہے۔ شخصی خاکہ کسی فرد کی مکمل داستان حیات نہیں ہوتا بلکہ فرد کی نمایاں خصوصیات کا عکس ہوتا ہے۔ اس میں تفصیل سے زیادہ اجمال اور توضیح سے زیادہ ابہام ہوتا ہے اور ایسے اشارے کیے جاتے ہیں کہ پڑھنے والا موضوع کے ہر پہلو سے واقف ہو جاتا ہے۔" (11)

یہاں آمنہ صدیقی نے خاکہ کو سوانح نگاری ہی کی ایک صورت قرار دیا ہے۔ یہ بات بھی قابل قبول نہیں ہے۔ کیوں کہ خاکہ نگاری اور سوانح نگاری دونوں جدا جدا اصناف ہیں۔ دونوں کے شرائط ولوازمات ایک دوسرے سے کافی حد تک جدا ہیں۔ دونوں کے اصول وشرائط اور لوازمات ایک دوسرے سے کافی حد تک جدا ہیں۔ انہوں نے بھی خاکہ میں فرد کی نمایاں خصوصیات، اجمال وابہام اور اشارے وکنایے پر زور دیا ہے۔ جو کہ ایک کامیاب خاکہ کے لیے لازمی جزو کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بالا سطور میں خاکے کے معنی ومفہوم اور انگریزی اور اردو ناقدین کی مختلف تعریفات اور ان کے تجزیے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ خاکے کی کوئی ایسی جامع وکامل تعریف موجود نہیں ہے، جو خاکے کے تمام فنی اور ادبی پہلوؤں کی نشاندہی کر سکے۔ البتہ کچھ تعریفات میں ان پہلوؤں کی جانب اشارے کیے گئے ہیں جو ایک کامیاب اور مکمل خاکے کے لیے ضروری ہیں۔ مذکورہ تعریفات کی روشنی میں مختصر جملوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ خاکہ نگاری شخصیت کے ساتھ وابستگی اور تعلقات کا ایسا اظہار ہے جس میں معروضیت کے ساتھ شخصیت کا نفسیاتی مطالعہ بھی ہوتا کہ جیتی جاگتی اور حقیقی تصویر پیش کی جا سکے۔ خاکہ میں شخصیات کی تصویر میں اس طرح براہ راست کھینچی جاتی ہیں کہ ان کے ظاہر وباطن دونوں قاری کے سامنے عیاں ہو جاتے ہیں اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے قاری نہ صرف ان قلمی چہرہ سے آشنا ہے بلکہ خود شخصیت سے بخوبی واقف ہے۔ خاکہ میں اپنی بات کو ایجاز واختصار میں بیان کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے اشاروں وکنایوں سے کام لیا جاتا ہے۔ سب سے اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ کسی شخصیت کو بڑھا چڑھا کر یا اصل سے گھٹا کر پیش نہ کیا جائے۔ کیوں کہ اس میں عقیدت وعصبیت اور مبالغہ کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ اس میں ذاتی واقفیت، بے باکی، غیر جانبداری، سچائی ودیانت داری اور ہمدردی کا ہونا اشد ضروری ہے تبھی صحیح معنوں میں خاکہ نگاری کا حق ادا ہو سکے گا۔

حواشی:

۱۔ رابرٹ پی گیون، انسائکلو پیڈیا برطانی کا، جلد ۷، ص:۳۹۸
۲۔ ایضاً، جلد-۳۰، ص:۱۸۸۴
۳۔ چارلس ڈکنس، Sketch by Boz، ص:۳۳
۴۔ بھاگیندر دھرورما، ہندی ساہتیہ کوش، ص:۹۱
۵۔ محمد حسین، خاکہ نگاری مشمولہ نگار، کراچی، جون ۱۹۹۵ء، ص:۴۲
۶۔ فرمان فتحپوری (مرتب)، اردو نثر کا فنی ارتقا، ص:۳۶۴
۷۔ خلیق انجم، عبدالحق کی خاکہ نگاری مشمولہ فن اور تنقید، ص:۳۷۰
۸۔ شار احمد فاروقی، دید و دریافت، ص:۱۸
۹۔ شمیم حنفی (مرتب)، آزادی کے بعد دہلی میں اردو خاکہ، ص:۹
۱۰۔ ظہیر احمد صدیقی۔ خواجہ احمد فاروقی، کتاب نما (خصوصی شمارہ)، ص:۳۴
۱۱۔ آمنہ صدیقی نئی قدریں، ص:۱۵

☆☆☆☆

اتراکھنڈ میں اب باہری لوگوں کا زمین خریدنا دشوار

نئے سال میں وزیر اعلیٰ پشکر دھامی کا اعلان، کہ پیشگی حکم تک ضلع مجسٹریٹس اتراکھنڈ سے باہر کے اشخاص کو زراعت اور باغبانی کے مقصد سے زمین خریدنے کی اجازت نہیں دیں گے

اتراکھنڈ میں اراضی قانون کو لے کر کچھ دنوں قبل خوب ہنگامہ ہوا تھا۔ اراضی قانون کی مخالفت میں دہرادون سمیت کئی ضلعوں میں مقامی لوگوں اور کئی سماجی خدمت گار تنظیموں نے ریلی نکالی تھی۔ اب وزیر اعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے نئے سال پر اراضی قانون کو لے کر ایک بڑا فیصلہ لیا ہے۔ دھامی نے باہری لوگوں کے اتراکھنڈ میں زمین خریدنے پر روک لگا دی ہے۔ دھامی نے حکم دیا ہے کہ پیشگی حکم (ایڈوانس آرڈر) تک ضلع مجسٹریٹ اتراکھنڈ سے باہر کے اشخاص کو زراعت و باغبانی کے مقصد سے زمین خریدنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ یعنی ریاست میں باہری اشخاص کے زراعت و باغبانی کے مقصد سے زمین خریدنے پر عبوری روک لگا دی گئی ہے۔ حالانکہ اس سے قبل بھی وزیر اعلیٰ اتراکھنڈ میں زمین خریداری سے قبل خریدار کے بیک گراؤنڈ کی تصدیق کے بعد ہی اس کی اجازت دینے کا راستہ ضروری کیا تھا۔

وزیر اعلیٰ دھامی نے وزیر اعلیٰ رہائش پر اراضی قانون کو

لے کر افسران کے ساتھ ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ کی۔ میٹنگ میں وزیر اعلیٰ نے افسران کو سخت ہدایت دی کہ اراضی قانون کے لیے بنائی گئی کمیٹی کے ذریعہ بڑے پیمانے پر عوامی سماعت کی جائے اور مختلف شعبوں سے جڑے لوگوں اور ماہرین کی رائے لی جائے۔ اراضی قانون کے لیے سنٹرلائزڈ نظام کے لیے گڑھوال اور کماؤں کمشنر کو بھی شامل کیا جائے۔ اتر پردیش زمینداری اور اراضی نظام ایکٹ 1950 کی دفعہ 154 میں سال 2004 میں کی گئی ترمیم کے مطابق ایسے اشخاص جو اتراکھنڈ ریاست میں 12 ستمبر 2003 سے قبل غیر منقولہ ملکیت کے ہولڈر نہیں ہیں، انھیں زراعت و باغبانی کے مقصد سے زمین خریدنے کی ضلع مجسٹریٹ کے ذریعہ اجازت فراہم کیے جانے کی سہولت ہے۔ وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ریاستی مفاد اور مفاد عامہ میں یہ فیصلہ لیا گیا ہے کہ اراضی قانون کمیٹی کی رپورٹ پیش کیے جانے تک یا پیشگی احکام تک ضلع مجسٹریٹ اتراکھنڈ ریاست سے باہر کے لوگوں کو زراعت و باغبانی کے مقصد سے زمین خریدنے کی اجازت کی تجویز میں آخری فیصلہ نہیں لیں گے۔ وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی کہ کمیٹی کے ذریعہ ماہرین اور مختلف شعبوں سے جڑے لوگوں کے مشوروں کی بنیاد پر تیزی سے ڈرافٹ بنایا جائے۔ تب تک ریاست میں باہری اشخاص کے زراعت و باغبانی کے مقصد سے زمین خریدنے پر روک لگا دی گئی ہے۔

اردو ادیبوں کا ساہتیہ اکیڈمی (اردو) پر بدعنوانی کا الزام

انعام کے فیصلہ کی افادیت کے تعلق سے ادبی معاشرہ نے شدید بے اطمینانی کا اظہار کیا

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) ساہتیہ اکیڈمی آئین کے تحت وجود میں آیا ایک باوقار ادارہ ہے جس کا بنیادی مقصد ہندوستانی ادب کو فروغ دینا ہے اس کے کچھ قاعدے قوانین ہیں جس کی

پاسداری سب پر لازم ہے واضح ہو کہ ساہتیہ اکاڈمی کے آئین میں اردو کو دیگر زبانوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں اور یہ ہر سال چار انعامات: ترجمہ ایوارڈ، بچوں کے ادب کا ایوارڈ، یووا پرسکار اور مرکزی ساہتیہ اکیڈمی سالانہ ایوارڈ کے علاوہ اکیڈمی کے متعدد دیگر پروگرام دیگر زبانوں کی طرح اردو کے لیے بھی مختص ہیں۔ اکیڈمی ہر سال اردو کی کسی بھی ایک کتاب (نظم یا نثر) کو اس کی فنی اور ادبی خصوصیات کی بنا پر مرکزی انعام سے نوازتی ہے جو ہندوستانی ادب میں اردو کی نمائندگی کرتی ہے۔ انعام پانے والی کتاب کا فیصلہ تین افراد پر مشتمل ایک جیوری کرتی ہے۔ یہ تینوں ادب کی جانی مانی اور مسلمہ ادبی حیثیت کی مالک شخصیتیں ہوتی ہیں کیونکہ ان کا فیصلہ اردو ادبی معاشرہ کا فیصلہ گردانا جاتا ہے۔ آج یہاں جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں الزام لگایا گیا ہے کہ 2023 کے سالانہ انعام کے سلسلے میں اس کی پاسداری نہیں کی گئی۔ اس سال کا انعام بہترین اردو فکشن کو دیا گیا۔ جیوری میں شامل تین افراد میں سے کرشن کمار طور کی حیثیت اردو معاشرے میں بطور شاعر مسلم ہے۔ باقی دو اراکین کی ادبی حیثیت سے اردو معاشرہ ناواقف ہے۔ چنانچہ انعام کے فیصلہ کی افادیت کے تعلق سے ادبی معاشرہ نے شدید بے اطمینانی کا اظہار کیا ہے۔

ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ وضاحت کے لیے یہی بات جب ساہتیہ اکاڈمی کے اردو کنوینر سے پوچھی گئی تو انہوں نے غیر معتدل رویہ اختیار کرتے ہوئے سائل کو جواب دینے کی بجائے یہ کہا: "اردو اس ملک کی بڑی زبان ہے۔ یہاں ادبی حیثیت والے صرف دس بیس لوگ ہی نہیں ہزاروں ہیں۔ کیا ضروری ہے کہ جنھیں آپ جانتے ہیں وہی ادبی حیثیت کے مالک ہیں۔" پریس ریلیز میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ کنوینر کے جواب سے اردو معاشرہ میں غم و غصہ پھوٹ پڑا، کیونکہ جو شخص ایک صاف شفاف اور جمہوری اصول پر کیے گئے سوال کا جواب نہیں دے سکتا وہ اردو کی نمائندگی کا حق کیسے ادا کر سکتا ہے؟ ایک جمہوری اصولوں پر قائم ادارے میں اس زبان و ادب کی نمائندگی کی ذمہ داری ایک ایسے شخص کو کیسے دی جا سکتی ہے جو اپنے ہی ادارے کے جمہوری اصولوں کی قدر نہیں کر سکتا؟ ساہتیہ اکیڈمی کے اردو ایوارڈ کے خلاف اس احتجاج میں شامل کچھ اہم ناموں میں خالد جاوید (فکشن نگار، جے سی بی پرائز انعام یافتہ، نئی دہلی)، ابرار مجیب (فکشن نگار، جمشید پور)، قمر صدیقی (شاعر، مدیر اردو چینل، ممبئی)، بکرم نیاز (افسانہ نگار، صحافی اور ویکیپیڈیا کریٹر، حیدرآباد)، رفیق راز (شاعر، سری نگر)، مقصود حسن (آئی پی ایس، کولکاتا)، ارشد عبدالحمید (شاعر، راجستھان)، ظہیر انور (ڈرامہ نگار، کولکاتا)، نجمہ رحمانی (صدر شعبہ اردو، دہلی یونیورسٹی)، نگار عظیم (افسانہ نگار، نئی دہلی) اور خورشید اکرم (سابق مدیر آجکل اردو) وغیرہ شامل ہیں۔

حکومت منریگا ادائیگیوں کیلئے آدھار کو لازمی قرار دینا بند کرے: کانگریس

نئی دہلی، یکم جنوری (یو این آئی) کانگریس نے کہا ہے کہ مودی حکومت کو منریگا کارکنوں اور دیگر محروم طبقات کو ان کے سماجی بہبود کے فوائد اور زیر التواء تنخواہوں کی ادائیگیوں سے محروم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی، خاص طور پر آدھار کو ہتھیار بنانا بند کر دینا چاہیے اور شفافیت کو بہتر بنانے کے لیے اوپن مسٹر رول اور سوشل آڈٹ کو نافذ کرنا چاہیے کانگریس کے جنرل سکریٹری اور محکمہ مواصلات کے سربراہ جے رام رمیش نے پیر کو یہاں کہا کہ مہاتما گاندھی نیشنل رورل ایمپلائمنٹ گارنٹی ایکٹ (منریگا) کے تحت کل 25.69 کروڑ منریگا ورکر ہیں۔ ان میں سے 14.33 کروڑ کارکنوں کو فعال سمجھا جاتا ہے۔ دسمبر 2023 تک، کل رجسٹرڈ کارکنوں میں سے 1.8 کروڑ آدھار پر مبنی ادائیگیاں لینے کے قابل نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں کارکنوں کے مسائل سے آگاہ کرنے کے باوجود مودی حکومت نے ٹیکنالوجی کے ساتھ اپنے تباہ کن تجربات جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مسٹر رمیش نے کہا

کہ یہ وزیر اعظم کا نئے سال میں دیا گیا ایک ظالمانہ تحفہ ہے جس سے کروڑوں غریب ترین ہندوستانیوں کو بنیادی آمدنی سے بھی محروم رکھا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپریل 2022 سے 7.6 کروڑ رجسٹرڈ کارکنوں کو فارغ کیا گیا ہے۔ رواں مالی سال کے نو مہینوں میں 1.9 کروڑ رجسٹرڈ ورکرس کو فارغ کیا گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مودی حکومت کی جلد بازی کی وجہ سے بڑی تعداد میں منریگا کارکنوں کے نام غلط طریقے سے ہٹا دیے گئے ہیں۔

'ہم نے عوامی بہبود کا راستہ چنا، ہمیں جیل جانا پڑے گا'، کیجریوال

قومی ایگزیکٹو اور 12 ویں قومی کونسل کی میٹنگ، ملک میں پہلی بار عوام کو 'عآپ' کی شکل میں ایک صحیح متبادل ملا ہے

نئی دہلی۔ (ایجنسی) عام آدمی پارٹی کے قومی کنوینر اور دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال نے اتوار کو پارٹی کی قومی ایگزیکٹو اور 12 ویں قومی کونسل کی میٹنگ کی صدارت کی۔ ورچوئل میڈیم کے ذریعے ہونے والی دونوں میٹنگوں میں ملک بھر سے پارٹی عہدیداروں نے شرکت کی، جب کہ پنجاب کے وزیر اعلی بھگونت مان اور نیشنل آرگنائزیشن کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر سندیپ پاٹھک خود موجود رہے۔ اس دوران عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ عام آدمی پارٹی کو پچھلے 12 سالوں میں بے مثال کامیابی ملی ہے۔ ہم نے وہ کام کر دکھایا جو دوسری جماعتیں 75 سال میں بھی نہیں کر سکیں۔ پنجاب میں عآپ کی حکومت نے پچھلے دو سالوں میں جو کام کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر مکمل ریاستوں میں ہماری حکومت ہو تو ہم بہت تیزی سے کام کر سکتے ہیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ عآپ نے صرف 10 سالوں میں قومی سیاست میں بہت متاثر کن اثر ڈالا ہے۔ ملک میں پہلی بار اپوزیشن جماعتیں اسکولوں اور ہسپتالوں کی بات کرنے پر مجبور ہوئی ہیں۔ اب ان لوگوں نے ہمارا لفظ "گارنٹی" اور ہمارا منشور بھی چرا لیا ہے۔ اب یہ لوگ "مودی کی گارنٹی" اور "کانگریس کی گارنٹی" بھی کہنے لگے ہیں۔ ان لوگوں نے عوام کو گارنٹی دی لیکن

کسی نے پوری نہیں کی کیونکہ ان کی نیتیں ٹھیک نہیں جب کہ ہم اپنی تمام ضمانتیں پوری کر رہے ہیں۔ اس دوران انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہمارے پانچ رہنما جو جیل میں ہیں ہمارے ہیرو ہیں اور ہمیں ان پر بہت فخر ہے۔ اگر آپ بچوں کو اچھی تعلیم دینے اور غریبوں کا مفت علاج کرنے کی بات کرتے ہیں تو آپ کو جیل جانا پڑے گا اور ہمیں اس کے لیے تیار رہنا ہوگا۔

انہوں نے کہا کہ ملک میں پہلی بار لوگوں کو ان جماعتوں کا مناسب متبادل ملا اور لوگ کام کی سیاست کو پسند کرنے لگے۔ پچھلے 75 سالوں سے ان دونوں پارٹیوں نے یکے بعد دیگرے پنجاب پر حکومت کی اور ریاست کو ایسا بنا دیا کہ نوجوان، تاجر، عوام اور کسان سب ناخوش تھے۔ پنجاب میں دو سال کے اندر جو کام ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اگر مکمل ریاستوں میں ہماری حکومت ہو تو عام آدمی پارٹی کتنی تیزی سے کام کر سکتی ہے۔ آج پنجاب کے کئی علاقوں میں اس سے زیادہ کام ہوا ہے جتنا ہم نے 8-9 سالوں میں دہلی میں کیا تھا۔

اس موقع پر آپ کے کنوینر اروند کیجریوال نے کہا کہ عام آدمی پارٹی پورے ملک میں اپنی تنظیم بنائے گی۔ کیونکہ مضبوط تنظیم کے بغیر الیکشن نہیں جیتا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ AAP ہندوستان اتحاد کا حصہ ہے۔ ہمیں جو بھی سیٹیں ملیں گی ہم ان کا بھرپور مقابلہ کریں گے اور تمام سیٹیں جیتیں گے۔ AAP حکومت بنانے کے ارادے کے ساتھ اگلے سال ہونے والے ہریانہ اسمبلی انتخابات پوری طاقت کے ساتھ لڑے گی۔ AAP کے وہ پانچ لیڈر جو آج جیل میں ہیں ہمارے ہیرو ہیں اور ہمیں ان سب پر بہت فخر ہے۔ قابل ذکر ہے کہ عام آدمی پارٹی کی "میں بھی کیجریوال" دستخطی مہم ہفتہ کو ختم ہوگئی۔ یہ مہم 1 دسمبر سے 30 دسمبر 2023 تک جاری رہی۔ عام آدمی پارٹی کے تنظیمی جنرل سکریٹری اور راجیہ سبھا کے رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر سندیپ پاٹھک نے گھر گھر مہم کی کامیابی اور 4 جنوری سے شروع ہونے والی "میں بھی کیجریوال" عوامی ڈائیلاگ مہم کی تربیت کے سلسلے میں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک میٹنگ بلائی تھی۔ ڈاکٹر سندیپ پاٹھک نے کہا کہ ہمارے لیڈروں نے دہلی میں گھر گھر جا کر لوگوں کو مودی حکومت کی آمریت سے واقف کروایا۔ ہم نے دہلی کے لوگوں کو بتایا کہ کس طرح مودی حکومت عام آدمی پارٹی اور دہلی کے وزیر اعلی اروند کیجریوال کو ختم کرنے کی سازش کر رہی ہے۔ ہم نے لوگوں سے کہا کہ آج جو بھی مودی سرکار سے سوال پوچھتا ہے یا تو اسے معطل یا سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جاتا ہے؟ کیجریوال جی کو گرفتار کر کے بی جے پی پارٹی کو توڑنا چاہتی ہے۔ میں بی جے پی کو بتانا چاہتا ہوں کہ نہ ہم پہلے کبھی جھکے ہیں اور نہ ہی آئندہ کبھی جھکیں گے۔ اگر ہمارے تمام لیڈروں کو جیل کی سلاخوں کے پیچھے ڈال دیا جائے تب بھی ہم ایمانداری اور سچائی کی جنگ لڑتے رہیں گے۔ میں تو: کیجریوال کی دستخطی مہم کا آج پوری دہلی میں چرچا ہے۔

بنگال میں بی جے پی کا 35 سیٹوں پر نہیں بلکہ 25 سیٹوں پر جیت کا ہدف: دلیپ گھوش

کلکتہ یکم جنوری (یو این آئی) ایک طرف جہاں ترنمول کانگریس اندرونی گروپ بندی کی شکار ہے وہیں بنگال بی جے پی میں بھی اندرونی اختلاف کھل کر سامنے آنے لگے ہیں۔ ایک طرف جہاں ریاستی صدر سوکانت مجمدار اور شوبھندو ادھیکاری نے بنگال میں لوک سبھا کی 35 سیٹیں جیتنے کا ہدف مقرر کیا ہے وہیں سابق ریاستی صدر دلیپ گھوش بنگال میں 25 سیٹوں پر جیتنے کی بات کر رہے ہیں۔ نئے سال کے پہلی صبح میں سیر و تفریح کے دوران میڈیا اہلکاروں سے بات کرتے ہوئے دلیپ گھوش نے کہا کہ ہم نے بنگال میں 25 سیٹوں پر جیتنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ گزشتہ سال پارٹی کو بنگال میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ نیا سال پارٹی کیلئے بہتر ہوگا اور ہم اپنی سیٹوں کی تعداد کو 18 سے 25 تک کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔ خیال رہے کہ گزشتہ ہفتے دلیپ گھوش اور بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا نے کلکتہ دورے کے دوران پارٹی لیڈروں کے ساتھ میٹنگ میں تنظیمی صلاحیت کو بہتر کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ بنگال سے 35 سیٹوں پر کامیابی حاصل کرنی ہے۔ اس کے بعد سے ہی بنگال بی جے پی کے لیڈران 35 سیٹوں پر جیت کے دعویٰ کر رہے ہیں۔ خیال رہے کہ دلیپ گھوش سے متعلق دعویٰ کیا جا رہا تھا کہ انہیں اس مرتبہ مدنی پور کے بجائے ڈائمنڈ ہاربر سے امیدوار بنایا جائے گا۔ مگر پارٹی کے اس تجویز وہ متفق نہیں ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس طرح کا بیان دے کر پارٹی کو پیغام دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔

نئے سال پر دہلی پولیس کی سختی، 495 ڈرائیورس پر کیس درج، 347 کے لائسنس ضبط

پوری دنیا میں نئے سال کا جشن منایا جا رہا ہے۔ 31 دسمبر کی شب خاص طور پر ہر جگہ جشن کا انتظام کیا گیا تھا۔ ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں بھی سبھی ریستوراں اور کلب ہاؤس فل رہے۔ اس دوران بڑی تعداد میں دہلی کی سڑکوں پر بائک اور کار کے ساتھ ہنگامہ کرنے کا معاملہ بھی سامنے آیا۔ لیکن ان لوگوں کے خلاف دہلی پولیس نے سخت کارروائی کی۔ نئے سال سے قبل کی شام راجدھانی کی سیکورٹی کو یقینی بنانے کے لیے دہلی پولیس نے دیر رات خاص آپریشن چلایا۔ اس کے تحت دہلی ٹریفک پولیس نے ٹریفک اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بڑے پیمانے پر کارروائی کی۔ نصف شب کو سینکڑوں جرائم پیشوں کو پولیس نے پکڑا بھی۔ خبر رساں ایجنسی اے این آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق پولیس نے شراب کے نشہ میں گاڑی چلانے کے الزام میں 495 لوگوں پر کیس درج کیا۔ اس کے علاوہ 132 لوگوں کو سڑک کے غلط سائیڈ پر گاڑی چلاتے ہوئے پکڑا گیا۔ پولیس نے لاپروائی کے ساتھ ڈرائیونگ کرنے والے لوگوں کو بھی نشانے پر لیا۔ 47 ڈرائیور ایسے تھے جنھوں نے لاپروائی سے گاڑی چلاتے ہوئے نہ صرف خود کو بلکہ سڑک پر گزر رہے لوگوں کو بھی خطرے میں ڈالنے کا کام کیا۔ ان سبھی کو پولیس نے حراست میں لے کر مقدمہ درج کر لیا ہے۔ ایک رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دہلی ٹریفک پولیس نے ٹریفک اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والے مجموعی طور پر 347 افراد کے لائسنس ضبط کر لیے ہیں۔ سڑک پر ماڈیفائیڈ شیشے لگے ہوئے کار لے کر گھومنے والے لوگوں پر بھی پولیس کی کارروائی ہوئی ہے۔ اتنا ہی نہیں، ٹنٹیڈ گلاس والی 117 گاڑیوں پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے۔ غلط طریقے سے پارکنگ کے 3452 واقعات سامنے آئے ہیں۔ ایسا کرنے والے لوگوں پر جرمانہ عائد کیا گیا ہے اور کچھ کی تو پولیس نے گاڑیاں ہی اٹھا لی ہیں۔ ٹریفک میں رخنہ اندازی پیدا کرنے یا پارکنگ اصولوں کی خلاف ورزی کرنے کے لیے مجموعی طور پر 613 گاڑیوں کو اٹھایا گیا ہے۔ پولیس نے الگ الگ اصولوں کی خلاف ورزی کے لیے 566 ای-رکشہ ڈرائیورس کے خلاف بھی کارروائی کی۔

سی ایم موہن کے لئے نئی مصیبت، وزیر کیلاش وجے ورگیہ کے خلاف احتجاج شروع

اندور ضلع کی دیپالپور تحصیل میں اتوار کو شہری انتظامیہ کے وزیر کیلاش وجے ورگیہ کا پتلا جلایا گیا۔ دیپالپور میں کچھ لوگ جمع ہوئے اور کیلاش وجے ورگیہ کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے چوراہے پر ان کا پتلا جلایا۔ درحقیقت، دیپالپور تحصیل میں، بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ایم ایل اے منوج پٹیل کے حامیوں نے شہری انتظامیہ کے وزیر کیلاش وجے ورگیہ کا پتلا جلایا۔ اس سے ایک دن پہلے کیلاش وجے ورگیہ اندور میں بی جے پی کے دفتر میں کارکنوں سے ملنے آئے تھے، جہاں تمام نو اسمبلیوں کے ایم ایل اے اور کارکنان بھی موجود تھے۔ اسی میٹنگ میں، کیلاش وجے ورگیہ نے دیر سے آنے پر منوج پٹیل پر تنقید کی۔ انہوں نے

کہا، "منوج جی آئیں۔ یہ بڑی بات ہے کہ منوج جی جیسے لوگ جیت گئے ہیں۔ یہ غور کرنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ کارکنوں میں کتنی طاقت ہے۔" کیلاش وجے ورگیہ کے ایم ایل اے منوج پٹیل کے بارے میں کہنے کے بعد دیپالپور میں پٹیل کے حامی ناراض ہوگئے۔

اس کے بعد اتوار کو پٹیل کے حامیوں نے بی جے پی کے دفتر کے سامنے کیلاش وجے ورگیہ کا پتلا جلایا۔ کارکنوں نے کہا کہ کیلاش وجے ورگیہ نے جو کچھ بھی کہا ہے وہ منوج پٹیل کی توہین ہے۔ اسے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ تاہم، کیلاش وجے ورگیہ کے حامیوں کا کہنا ہے کہ ان کے بیان کو کچھ اور ہی سمجھا جا رہا ہے، جب کہ انہوں نے کہا کہ یہ دیکھنا باقی ہے کہ بی جے پی میں کارکنوں کی کتنی طاقت ہے۔ یہاں چھوٹے سے چھوٹے کارکن کو بھی پارٹی میں پوری عزت دی جاتی ہے۔ منوج پٹیل کی بات کریں تو انہیں بی جے پی میں شیوراج سنگھ چوہان کا حامی سمجھا جاتا ہے۔

ٹی ایم سی یوم تاسیس: ایک بار پھر ابھیشیک بنرجی کو لے کر پارٹی میں بیان بازی جاری

کلکتہ یکم جنوری (یو این آئی) ترنمول کانگریس کے یوم تاسیس کے موقع پر ایک بار پھر پارٹی میں سینئر اور نوجوان لیڈروں کے درمیان تکرار شروع ہوگئی ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر اور ریاستی صدر سبرتو بخشی کے بیان پر پارٹی ترجمان کنال گھوش نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ پارٹی کے ریاستی صدر سبرتو بخشی نے جنرل سکریٹری ابھیشیک بنرجی سے متعلق جو بھی کہا ہے کہ وہ کسی بھی درجے میں مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے جن الفاظ کا استعمال کیا ہے وہ بنرجی کیلئے توہین آمیز ہے۔ حال ہی میں سبرتو بخشی شمالی 24 پرگنہ کے بارک پور سے ممبر پارلیمنٹ ارجن سنگھ اور ممبر اسمبلی سومناتھ شیام کے درمیان جاری تنازعات کو حل کرنے کی کوشش کی تھی۔ وہ خود نیہاٹی جا کر دونوں لیڈروں سے براہ راست بات کرنے کی کوشش کی۔ انہوں نے راستے میں ارجن سنگھ اپنی کار میں بیٹھا کر نیہاٹی لے کر گئے مگر اس میٹنگ میں سومناتھ شیام نہیں آئے۔ ایک گھنٹے انتظار کے بعد بخشی اور ارجن سنگھ واپس آگئے۔ ابھیشیک بنرجی کے قریبی لیڈروں نے سبرتو بخشی پر سوال اٹھایا اور کہا کہ وہ پارٹی کے معاملات کو سنبھالنے میں ناکام ثابت ہو رہے ہیں۔

سبرتو بخشی نے ترنمول کانگریس کے یوم تاسیس کے موقع پر منعقد پروگرام میں کہا کہ ابھیشیک بنرجی قومی سطح پر پارٹی کے جنرل سکریٹری ہیں۔ اگر وہ لوک سبھا انتخابات لڑتے ہیں تو ان کی کامیابی یقینی ہے۔ مگر وہ انتخابات لڑتے ہیں تو انہیں ممتا بنرجی کی قیادت میں انتخاب لڑنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ یہ اشارہ دے رہے ہیں کہ ابھیشیک میدان چھوڑنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ میدان میں ہیں تو فرار کی راہ اختیار نہیں کر سکتے ہیں۔ کنال گھوش نے پارٹی کے ریاستی صدر سبرتو بخشی کے اسی بیان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ میں ریاستی صدر کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن انہوں نے ابھیشیک بنرجی کیلئے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اس پر ہمارا اعتراض ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابھیشیک بنرجی ابھی بھی میدان میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تاثر غلط ہے کہ ابھیشیک بنرجی فرار ہونا چاہتے ہیں اس طرح کے بے تکے بیانات سے ابھیشیک کی شبیہ کو داغدار کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ ترنمول کانگریس کیلئے اچھی علامت نہیں ہے۔

دراصل درگا پوجا کے بعد ابھیشیک بنرجی پارٹی پروگراموں میں زیادہ سرگرم نہیں ہیں۔ ترنمول کانگریس کے لیڈروں کا دعویٰ ہے کہ ابھیشیک بنرجی پارٹی سرگرمیوں سے دوری بنائی ہے۔ اس دوران کنال گھوش، برتیا باسو، پارتھا بھومک، تاپس رائے جیسے ترنمول کانگریس لیڈروں نے ابھیشیک کو راضی کرنے کے لیے ان کے کالی گھاٹ دفتر میں میٹنگ کی۔ ان لیڈروں نے ابھیشیک بنرجی کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ تاہم ابھیشیک بنرجی نے ان لیڈروں کو واضح طور پر کہا کہ وہ خود کو ڈائمنڈ ہاربر تک محدود رکھیں گے۔ وہ پارٹی کی تنظیمی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیں گے۔ ذرائع کے مطابق ابھیشیک بنرجی نے پارٹی سے ناراض ہیں انہیں جارحانہ تحریک کی راہ سے ہٹا دیا گیا۔ اس کے علاوہ وہ ریاستی افسران کے ایک گروپ سے ناراض ہیں۔ ان افسران سے بنرجی کی شکایت ہے کہ وہ کام نہیں کرتے ہیں اس کی وجہ سے عوام میں ممتا بنرجی کی شبیہ کو نقصان پہنچا ہے۔ گزشتہ دو مہینوں سے ترنمول کانگریس میں بزرگ اور نوجوان لیڈروں کو لے کر بحث جاری ہے۔ ابھیشیک بنرجی پارٹی نوجوان لیڈروں کو آگے لینا چاہتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سینئر لیڈروں کو ریٹائرڈ کرنے کے حق میں ہے۔ تاہم ممتا بنرجی نے ریٹائرڈمنٹ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ سیاست میں ریٹائرڈ کی کوئی عمر نہیں ہے۔

ہٹ اینڈ رن قانون کے خلاف ہڑتال، ٹرانسپورٹ کا نظام متاثر

بھوپال، یکم جنوری (یو این آئی) سڑک حادثات (ہٹ اینڈ رن) میں ڈرائیوروں کی ذمہ داری طے کرنے کے قانون کے خلاف مدھیہ پردیش میں آج ٹرک، ٹینکر، بس اور ٹیکسی ڈرائیوروں کی ہڑتال کی وجہ سے سڑک ٹرانسپورٹ کا نظام متاثر ہوا۔ ریاست کے بڑے اور تجارتی شہر اندور کے علاوہ دارالحکومت بھوپال، جبل پور اور ان کے آس پاس کے اضلاع میں ہڑتال کی وجہ سے بس، ٹرک، ٹینکر اور ٹیکسی خدمات متاثر ہوئی ہیں۔ بھوپال کے آس پاس کے اضلاع جیسے سیہور، دیواس، شاجاپور، نرمداپورم وغیرہ میں بسوں کے آپریشن کے ساتھ ہی مقامی ٹرانسپورٹ سسٹم بھی متاثر ہوا ہے۔ گوالیار اور آس پاس کے اضلاع میں بس اور ٹرک خدمات بھی بند ہیں۔

کانگریس ٹرانسپورٹ سیل کے ایک عہدیدار جسبیر سنگھ کھنوجا نے یو این آئی ورتا کو بتایا کہ آل انڈیا بس، ٹرک اور ٹینکر آپریٹرز کانگریس اور دیگر تنظیموں کی کال پر بس، ٹرک، ٹینکر اور ٹیکسی ڈرائیوروں نے آج ملک بھر میں ہڑتال شروع کر دی ہے۔ مدھیہ پردیش میں۔۔ ان کا دعویٰ ہے کہ اس کی وجہ سے سڑک سفر سے متعلق خدمات بری طرح متاثر ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہڑتال غیر معینہ مدت کی ہے اور مرکزی حکومت کو اس سلسلے میں توجہ دینی چاہئے۔ مسٹر کھنوجا نے کہا کہ ٹرانسپورٹ کے کاروبار کو پہلے ہی ڈرائیوروں کی پریشانی کا سامنا ہے۔ اب نئے مجوزہ قانون کے تحت سڑک حادثے کی صورت میں ڈرائیور کو خود زخمی شخص یا افراد کو اسپتال لے کر پولیس کو اطلاع دینا ہوگی۔ اس کے ساتھ اگر ڈرائیور قصوروار پایا گیا تو اسے سات سے دس سال قید کی سزا سنائی جائے گی۔ اس کے ساتھ اسے پانچ سے دس لاکھ روپے تک کا جرمانہ بھی ادا کرنا ہوگا۔ مسٹر کھنوجا نے کہا کہ ان کے ملک میں اگر ڈرائیور سڑک حادثہ کے بعد وہاں رک جاتا ہے تو بھیڑ اسے پکڑ کر مار دیتی ہے۔ یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر سڑک پر حادثات ہوتے ہیں تو ڈرائیور کے پاس بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ تاہم بعد میں ڈرائیور نے خود پولیس کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ لیکن وہ صرف ہجوم سے بچنے کے لیے بھاگتا ہے۔ مسٹر کھنوجا کا کہنا ہے کہ اس مجوزہ قانون کو یکم اپریل سے ملک میں لاگو کرنے کا منصوبہ ہے۔

جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام دینی تعلیمی بورڈ کی میٹنگ

دیوبند: یکم جنوری (ایچ ایف خان): دینی تعلیمی بورڈ جمعیۃ علماء ہند کے زیر اہتمام ایک اہم میٹنگ کا انعقاد اسٹیٹ ہائیوے پر واقع ممتاز دینی درسگاہ دارالعلوم زکریا دیوبند میں کیا گیا جس میں دیوبند واطراف کے ذمہ داران کے علاوہ ائمہ اور متولیان مساجد نے شرکت کی۔ میٹنگ کی صدارت ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے کی جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے جمعیۃ علماء ہند کے جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے شرکت کی۔ اس موقع پر مکتبی نظام کو لیکر غور وفکر کیا گیا اور جمعیۃ علماء ہند کی ٹیم نے حاضرین کو مکاتب کے نظام کو پروجیکٹ کے ذریعہ سمجھاتے ہوئے مکاتب کی اہمیت وافادیت اور ضرورت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر متعدد مکاتب کے سربراہ اور دارالعلوم زکریا دیوبند کے مہتمم مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے امت کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے نونہالان امت کے مستقبل کو بچانے کی تدابیر پیش کی اور حاضرین مجلس کو حالات سے روبرو کراتے ہوئے تعلیم اور مکاتب کی اہمیت کو بیان کیا اور علاقہ کے تمام ذمہ داران، ائمہ اور ذمہ داران مدارس سے اپیل کی وہ مکاتب کے قیام کے ساتھ ساتھ اس کے نظام کو مستحکم بنانے کی کوشش کریں۔ مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے کہا کہ ہندوستان بھر میں مدارس ومکاتب کا جال پھیلا ہوا ہے۔ مشرقی ہندوستان ہو یا مغربی، ہر خطے میں مسلمان بچوں کی زبانوں سے (قال اللہ وقال الرسول) کے نغمے بلند ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ ہندوستان کی سرزمین پر برسوں سے جاری وساری ہے۔ یہ اسی مدارس ومکاتب کا فیضان ہے کہ آج ہم آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں، اگر علماء مدارس نے اپنی درسگاہوں سے نکل کر رسم شبیری نہ ادا کی ہوتی تو ہندوستان کا حال کچھ اور ہوتا۔ دینی مدرسوں کے علماء وفضلا نے نہ صرف ہندوستان کی کھلی فضا میں سانس لینے کا موقع فراہم کیا بلکہ باشندگان ہند کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے ہر ممکن جدوجہد بھی کی، اور وہ بچے جو غریبی کی وجہ سے تعلیم حاصل نہ کر سکتے تھے، ان کے لئے بھی تعلیم کا بندوبست کیا۔ ہندوستان میں غریبی کی زندگی بسر کرنے والوں میں زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہی ہے، اس لیے یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان مدارس ومکاتب سے غریب مسلم طلبہ نے زیادہ استفادہ کیا، جہاں انہیں تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا گیا وہاں ان غریب ونادار طلبہ کے لیے کھانے پینے رہنے سہنے اور علاج ومعالجہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ مولانا مفتی محمد شریف خان قاسمی نے کہا کہ مسجد اللہ کا گھر ہے اور مدرسہ رسول اللہ کا چنانچہ ہر مومن مسجد میں اپنا سر اپنے رب کی بارگاہ میں جھکا کر بندگی کا حق ادا کرتا ہے اور مدرسہ میں خدا کے گھر جانے اور سر جھکانے کا طریقہ سیکھتا ہے۔ یہ دونوں اسلام کی شان اور اسلام کی عظمت کے نشان ہیں۔ جمعیۃ علماء ہند کے قومی جنرل سکریٹری مولانا حکیم الدین قاسمی نے اپنے خطاب کے دوران کہا کہ مکتب ہماری بنیادی ضرورت ہے اگر ہمارا مکتبی نظام منظم اور مستحکم نہیں ہوگا تو ہمارا تعلیمی نظام بھی بہتر نہیں ہو سکتا اور آنے والی نسلوں کے لئے اعلیٰ تعلیم و تربیت کا خواب ادھورا رہ جائیگا۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے دینی تعلیمی بورڈ کے تحت مکاتب کو مضبوط اور منظم بنانے کے لئے کام کیا جارہا ہے، جس کے تحت ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے ہر گاؤں اور ہر محلہ میں مکاتب کے نظام کو منظم بنانے میں تعاون کرنا چاہئے تاکہ آنے والی نسلیں دینی ماحول میں اعلیٰ تعلیم و تربیت سے آراستہ ہو سکیں۔ مولانا محمد شعیب قاسمی ناظم دینی تعلیمی بورڈ نے پروجیکٹ کے ذریعہ حاضرین مجلس کو مکاتب کا نظام بہت تفصیلی انداز میں سمجھایا اور مکاتب کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے ذمہ داران، والدین، استاذ اور طالبعلم کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہوئے مکاتب کے نظام کو مستحکم کرنا ہمارے بچوں کی تعلیم وتربیت وقت اور حالات کے اعتبار سے کس قدر ضروری ہے اس موضوع پر تفصیلی گفتگو کرتے ہوئے مولانا شعیب قاسمی نے مکاتب کا نظام ونصاب اور طریقہ کار پیش کیا اور شرکاء مجلس سے قیام مکاتب کے عزائم بھی کرائے۔ پروگرام کی نظامت انجام دیتے ہوئے جامعہ کے استاذ مفتی شفیع اللہ خان نے کہا کہ مکاتب کی محنت بنیادی محنت ہے اس لئے ہم سب مل کر ہفتہ واری مشورے کے ساتھ اس کام کو مضبوط بنائیں۔ اس موقع پر مساجد کے ذمہ داران اور ائمہ نے شرکت اور دینی تعلیمی بورڈ کی اس اہم مہم کو کامیاب بنانے کا عزم کیا۔ پروگرام کے انعقاد میں مفتی شاہنواز خان، مولانا محمد قاسم، قاری محمد سلمان، قاری فرخ، ڈاکٹر احسان خان اور محمد فرید خان وغیرہ کا خصوصی تعاون رہا۔

لاکھوں خرچ کر کے بھی سمر سیبل شوپیس بن گیا

کوشامبی: صدر بلاک کے نگر پنچایت کراری میں پینے کے پانی کے بحران کے پیش نظر مہینوں پہلے حضرت گنج وارڈ میں ایک آبدوز لگایا گیا تھا۔ شہری انتظامیہ کی عدم توجہی کے باعث مذکورہ آبدوز سے اب تک پینے کا پانی فراہم نہیں کیا جا سکا۔ جس کی وجہ سے شہر میں پینے کے پانی کا مسئلہ ہے۔ شکایت کے بعد بھی ذمہ داران اس طرف توجہ نہیں دے رہے۔ ضلع کے بڑے شہروں میں ایک مثالی نگر پنچایت کراری اپنی حالت زار پر آنسو بہا رہی ہے۔ آئے روز قصبے کے مکین پینے کے پانی کے بحران سے نبرد آزما نظر آتے ہیں۔ پینے کے پانی کے مسئلہ کو دیکھتے ہوئے سبکدوش ہونے والے سٹی صدر نے چھ ماہ قبل حضرت گنج وارڈ میں لاکھوں روپے کی لاگت سے سمرسبل لگوایا تھا۔ مذکورہ آبدوز آج بھی ایک شوپیس بنی ہوئی ہے۔ مذکورہ سمرسبل کے کام نہ کرنے کی وجہ سے حضرت گنج اور نیا گنج وارڈوں میں پینے کے پانی کا مسئلہ برقرار ہے۔ اس کے ساتھ ہی اہل علاقہ کا ماننا ہے کہ شہری انتظامیہ اس سنگین مسئلہ پر بالکل بھی سنجیدہ نہیں ہے۔

آج لکھنؤ میں سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیوپال سنگھ یادو جی سے مولانا پرویز کمال نے ان کے رہائش گاہ پر ملاقات کی

راشٹریہ سویم سیوک سنگھ منوری کے رضا کاروں نے ایودھیا دھام سے پوجا کی گئی اکشت لوگوں میں تقسیم کی

کوشامبی ایودھیا میں 22 جنوری کو ہونے والے پران پرتیشٹھا پروگرام میں ملک کے لوگوں کو شامل کرنے کے لیے مختلف مقامات پر دعوت نامے دیے جارہے ہیں۔ ایودھیا سے پوجا کی جانے والی اکشت کو ملک میں لوگوں کو دعوت نامہ کے طور پر بھیجا جارہا ہے۔ پوجا اکشت بھی ضلع پہنچ گئی ہے۔ اسی سلسلے میں، ضلع کے منوری گرام سبھا میں، راشٹریہ سویم سیوک سنگھ کے کارکنوں نے ایودھیا دھام سے آئے ہوئے پوجا اکشت کی تقسیم کا پروگرام منعقد کیا۔ اور لوگوں کو ڈوری دے کر دعوت دی گئی۔ ایودھیا میں پران پرتیشٹھا پروگرام کے لیے بڑے پیمانے پر تیاریاں کی جارہی ہیں۔ اس پروگرام میں شرکت کے لیے ایودھیا کو 8000 سے زیادہ وی وی آئی پیز کے لیے سجایا جارہا ہے۔ ملک بھر سے لوگوں کو یہاں لانے کے لیے خصوصی انتظامات کیے جارہے ہیں۔ لوگوں سے اپنے اضلاع اور گاؤں میں بھگوان شری رام سے متعلق تقریبات منعقد کرنے کو بھی کہا جارہا ہے۔ 22 جنوری کو گھر کو سجائیں اور رامائن کا ورد کریں۔ آر ایس ایس کی اپیل کیا ہے؟ کوشامبی ضلع سروس کے سربراہ پرمود چندر اور پرچارک پرہلاد نے بتایا کہ 500 سال کے طویل انتظار کے بعد شری رام جنم بھومی پر عظیم الشان شری رام مندر کی تعمیر مکمل ہو رہی ہے۔ اس کے حوالے سے ضلع کوشامبی کے تمام دیہاتوں میں شری رام مندر کے تقدس کی تقریب کے لیے کلاش سے پہلے چاول کا ایک دانہ دے کر دعوت دی جائے گی۔ تاہم، ہر کوئی ایودھیا نہیں جا سکتا۔ زائرین کی ایک خاص تعداد ہوگی۔ یہ یقین کرتے ہوئے کہ بھگوان رام ہمارے گھر آچکے ہیں، ایودھیا جیسا تہوار منائیں اپنے گھر، محلے اور چراغ روشن کریں۔ لوگوں سے رام چرت مانس جیسے پروگرام منعقد کرنے کی اپیل کریں گے۔ اس دوران آر ایس ایس سروس کے سربراہ پرمود چندر کیسروانی، مہم چلانے والے پرہلاد کمار، بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ مہم کی کوآرڈینیٹر ونیتا گپتا، بی جے پی لیڈر شمبھولال کیسروانی، ویاپر منڈل کے صدر سدھیر کیسروانی، نروتم داس کیسروانی، انکیت کیسروانی ویاپر منڈل، کسروانی گاؤں کے سربراہ، کیسروانی، گلاب کیسروانی، بھرت لال، نیرج کیسروانی، انیل کیسروانی، پرشوتم داس، شیولال، کنہیا ساہو، جے پی سونی، دھیریندر کیسروانی، بی ڈی سی پردیپ کیسروانی، روی کیسروانی، راج کمار کیسروانی، انیل کیسروانی، پون کیسروانی، پون کیسروانی وغیرہ۔ سینکڑوں کی تعداد میں خود خدمت کرنے والے رام بھگت موجود تھے۔

حادثات کے نئے قانون پر ڈرائیوروں نے ظاہر کی ناراضگی

موہبا-ہمیرپور: (حفظ الرحمن) جب اہل دنیا نئے سال کی آمد کے جشن میں سرابور تھی ایسے میں نئے ایکسیڈنٹ قانون پر مشتعل ڈرائیوروں نے قومی شاہراہ 34 کو مکمل طور پر بلاک کر رکھا تھا جس کے باعث شاہراہ کے دونوں اطراف گاڑیوں کی لمبی لائنیں لگ گئیں۔ جائے وقوع پر فوراً پولیس اہلکار پہنچے اور ڈرائیوروں سے بات چیت کر جام کھلوانے کی جدوجہد کی۔ مرکزی حکومت کی طرف سے لائے گئے نئے گاڑی حادثہ قانون کو لے کر پہلے دن سے ہی ایوان کے اندر اور باہر غصہ تھا، جس کے تحت موت کے قصوروار ڈرائیور کو دس لاکھ روپے معاوضہ اور دس سال قید کی سزا کا انتظام کیا گیا ہے۔ روڈ ایکسیڈنٹ میں یہ شرط بھی رکھی گئی ہے کہ اگر ڈرائیور خود زخمی کو ہسپتال لے جائے تو سزا میں کمی ہو سکتی ہے، اس حوالے سے روز اول سے ہی احتجاج کی آوازیں بلند ہونے لگیں تھیں۔ ٹرک ڈرائیوروں نے احتجاجی مظاہرہ کا انتباہ بھی دیا تھا۔ یکم سے 3 جنوری تک چکہ جام رہا جس کے باعث نئے سال کے موقع پر ٹرک ڈرائیوروں نے نیشنل ہائی وے کو بلاک کر دیا جس کے بعد ہائی وے کے دونوں اطراف لمبی قطاریں لگ گئیں اور کچھ ہی دیر میں کئی مقامات پر ٹریفک جام ہو گیا۔ ہائی وے پر کئی کلومیٹر دوری تک جام تھا، نیشنل ہائی وے پر جام کی خبر سے ضلع انتظامیہ کے ہاتھ پیر پھول گیے اور آناً فاناً میں پولیس اہلکار موقع پر پہنچے اور روڈ بلاک کرنے والے ٹرک ڈرائیوروں سے بات چیت شروع کی طویل مشاورت کے بعد ڈرائیورز نے جام کھولنے پر رضامند کا اظہار کیا۔ اس دوران ٹرک ڈرائیور عبداللہ نے بتایا کہ وہ ایک غریب گھرانے سے ہے اور ماہانہ پانچ ہزار روپے کماتا ہے، ایسی صورت میں ہم دس لاکھ روپے کیسے دیں گے۔ اس سلسلے میں سی او شریش ترپاٹھی نے بتایا کہ ٹرک ڈرائیوروں کو محسوس ہو رہا ہے کہ نئے حادثاتی قانون میں کچھ تضاد ہے اس لیے وہ اپنا مطالبہ پیش کرنے کے لیے آگے آئے ہیں اور جام لگا دیا لیکن جب ان سے بات چیت کی گئی تو وہ عارضی گیٹ کھولنے پر رضامند ہو گئے۔ سی او نے مزید کہا کہ ڈرائیوروں کی بات ارباب اقتدار تک پہنچانے۔ قومی شاہراہ پر طویل جام کا اثر قصبہ کی مرکزی سڑک اور بڑے چوراہوں پر بھی نظر آیا، وہاں سے سرکاری اسپتال کے سامنے تک ای رکشوں کی لمبی لائن لگ گئی اور عام آدمی کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔

دکانیں اور تجارتی ادارے ہفتہ وار بند کرنے کے احکامات

کوشامبی: ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سوجیت کمار نے یوپی شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ ایکٹ 1962 کے سیکشن 8(1) کے تحت حاصل اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے یوپی شاپس اینڈ کمرشل اسٹیبلشمنٹ رولز 1963 کے رول 6 کے ساتھ پڑھا ہے، تمام دکانوں اور تجارتی اداروں کے لیے ہفتہ وار بندش کا دن قرار دیا ہے۔ ضلع میں ادارے جہاں ایکٹ کی دفعات لاگو ہوتی ہیں۔ یہ حکم 01 جنوری 2024 سے 31 دسمبر 2024 تک نافذ العمل رہے گا۔ ٹاؤن ایریا بھرواری میں تمام دکانیں اور تجارتی ادارے پیر کو بند رہیں گے۔ اسی طرح منگل کو ٹاؤن ایریا سرتھو کی تمام دکانیں اور تجارتی ادارے اور بدھ کو ٹاؤن ایریا چاروا، دیوی گنج، کڑا اور مانجھن پور کی تمام دکانیں اور تجارتی ادارے (سوائے منجھن پور تا سمدا چوراہا پر واقع تمام دکانوں اور تجارتی اداروں کے۔ روڈ) اور جمعرات کو ٹاؤن ایریا کراری، سرائے اکیل اور ویسٹ ایسٹ شریرو کی تمام دکانیں اور تجارتی ادارے بند رہیں گے۔ جمعہ کو ٹاؤن ایریا اجھوا کی تمام دکانیں اور تجارتی ادارے بند رہیں گے۔

آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی طرف سے لگائے گئے مفت آئی کیمپ

وباج علی نہال

اناوہ۔ آل انڈیا علماء ومشائخ بورڈ کی جانب سے دوسرے مفت آئی کیمپ کا انعقاد شہر کے اسلامیان گرلز کالج میں کیا گیا۔ بورڈ کے ضلع صدر حاجی شیخ شکیل احمد نے بتایا کہ اتوار کو بورڈ کی جانب سے لگائے گئے مفت آئی کیمپ میں تقریباً 450 مریضوں نے شرکت کی۔ آنکھوں کا معائنہ کیا گیا، 250 مریضوں کو مفت چشمے تقسیم کیے گئے اور پچاس مریضوں کو آپریشن کے لیے رجسٹر کیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ سودھا آئی ہسپتال کے منیجر انکت سنگھ کی موجودگی میں ڈاکٹر راکیش سنگھ آئی سرجن اور ڈاکٹر آشیش نے مریضوں کا معائنہ کیا۔ مفت کیمپ کا افتتاح کیا گیا۔ امام عیدگاہ مولانا کمال الدین اشرفی نے فیتہ کاٹ کر استقبال کیا۔ اس موقع پر بورڈ کے چیئرمین حاجی شکیل، سکریٹری حاجی شیخ آفتاب وغیرہ اور بورڈ کے دیگر ذمہ داران مولانا کمال الدین اشرفی، سرپرست مولانا عبدالواحد اشرفی، مولانا زاہد، قاری رضا اور دیگر شامل تھے۔ سرفراز عالم نظامی، حافظ وقاری فرقان، رونق اناوی، کانگریس لیڈر محمد رشید کے علاوہ تجارتی بورڈ کے ضلع صدر آلوک ڈکشٹ، جنرل سکریٹری رشی پوروال، سٹی صدر سنجے ورما، یوتھ ضلع صدر ایم یو ریاض، طارق شمسی، مشیر احمد وغیرہ نے شال پہنائی۔ گلپوشی اور گلپوشی دے کر استقبال کیا گیا۔ کیمپ میں ڈاکٹروں کے علاوہ محمد عارف، ساوا خان، زویا خان، کیرتی سریواستو، شفاء صائم، انس، ستیہ، سمیر، محمد سمیر وغیرہ نے بھی آئی کیمپ کو کامیاب بنانے میں اپنا حصہ ڈالا۔ فری بنانے میں حاجی شیخ شکیل کی قیادت میں حاجی شیخ آفتاب، محمد عظیم، انس کیف، ریاض عباسی، زین العابدین، مراد علی، ناظم، شیخ نواب، شیخ فرمان، چنی، عقیل، زبیر وغیرہ نے خصوصی تعاون کیا۔

دنیائے انسانیت کی فلاح کے لئے ہی اُتاری گئی ہے اللہ کی مقدس کتاب

سنبھل مدرسہ وحید المدارس میں تکمیل حفظ قرآن کے موقع پر دعائیہ تقریب کا انعقاد

سنبھل (سعد نعمانی) مدرسہ اسلامیہ وحید المدارس محلہ جھجھران سرائے ترین میں تکمیل حفظ قرآن کریم کے موقع پر ایک دعائیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا جس میں مقامی وبیرونی علماء کرام نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا بعدہٗ نعت پاک پیش کی گئی اجلاس مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ بانی ومہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم زکریا ٹرانسپورٹ نگر مرادآباد نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان کی زندگی اللہ ورسول کے طریقے پر گذرنی چاہئے اللہ نے اپنی مقدس کتاب اپنے پیارے پر اتاری تھی اس لئے نہیں کہ وہ محض ایک کتاب تھی بلکہ دنیائے انسانیت کے لئے ایک قانون ہے جس پر چل کر ہی انسان بن سکتا ہے اگر ہم نے اس سے دوری اختیار کی یا اللہ کے اس قانون کو ترک کیا تو وہ ہی سب کچھ ہوگا جو دوسری قوموں کے ساتھ ہو چکا ہے اور جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تم سب سے بہتر وہ شخص ہے قرآن کریم پڑھے اور پڑھائے، اس حدیث مبارکہ کی حقانیت وصداقت کے علمبردار مدارس دینیہ ہیں جو قرآن کریم کی عظیم الشان خدمات انجام دے رہے ہیں اسی کی ایک کڑی ہمارا محبوب ادارہ مدرسہ اسلامیہ وحید المدارس محلہ جھجھران سرائے ترین سنبھل ہے جس میں آج تین خوش نصیب طلباء عزیز 1۔ حافظ محمد سلمان ولد ا۔ حاجی محمد فہیم جھجھران سرائے ترین، ۲۔ حافظ محمد عالم ولد ابراہیم لہرا کمنگر سنبھل، ۳۔ حافظ محمد ذکی ساکن کمال پورنے قرآن پاک کو مکمل کرنے کی سعادت حاصل کرنے پر دعائیہ تقریب سعید منعقد کی جس کے مہمان خصوصی حضرت مولانا محمد سالم صاحب قاسمی دامت برکاتہم العالیہ بانی ومہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم زکریا ٹرانسپورٹ نگر مرادآباد تشریف لائے، مہمان محترم نے قرآن مقدس کی عظمت وجلالت کو مدلل بیان کرتے ہوئے سامعین کرام کو عظیم نصیحتوں سے نوازا، مدرسہ ھذا کی خدمات اساتذہ وانتظامیہ کی توجہ اور طلباء عزیز کی محنت کی ستائش کی، موصوف کی دعا پر مجلس کا اختتام ہوا خصوصی شرکاء کرام حضرت مولانا مفتی عبد الغفور صاحب قاسمی، مولانا عبد المعید صاحب قاسمی، مفتی محمد رضوان صاحب مفتی محمد عثمان قاسمی، مفتی محمد جنید قاسمی، مفتی محمد راشد قاسمی، مولانا محمد تنظیم قاسمی، صدر مدرسہ حاجی محمد اسلم، نائب صدر حاجی عظیم، خزانچی محمد سعید، حافظ عثمان وحیدی مہتمم مدرسہ ہذا قاری محمد احسان، مفتی عبدالقادر، حاجی محمد انیس مالک 24 آکریٹ، حاجی محمد نبی، حافظ زبیر، ابوبکر حاجی عظیم، حاجی سمیع، حاجی محسن، شان عالم، حاجی سخاوت، مولانا طیب وغیرہ شریک رہے۔

"بزم ایوانِ غزل" کا عظیم الشان طرحی مشاعرہ منعقد

سعادت گنج، بارہ بنکی: "موزوں کلام یعنی وزن پر کلام کہنا شعر کہلاتا ہے۔ شعر اظہار کے ذرائع میں ایک بہت موثر ذریعہ ہے جس سے انسان اپنی بات دوسروں تک پہنچاتا ہے، دوسروں کو متاثر اور قائل کرتا ہے اور کبھی کبھی گھائل بھی کر دیتا ہے۔ بیان کے اسالیب میں ایک بڑا اسلوب شعر وشاعری ہے" مذکورہ بالا خیالات کا اظہار سعادت گنج کی ادبی تنظیم "بزم ایوان غزل" کے زیر اہتمام آئیڈیل انٹر کالج محمد پور باہوں سعادت گنج کے وسیع ہال میں منعقد ہونے والے ماہانہ طرحی مشاعرے کے صدر ارشاد انصاری نے کیا اس عظیم الشان مشاعرے کی سرپرستی کے فرائض مائل چوکھنڈوی نے انجام فرمائے اور نظامت کی ذمہ داری راشد ظہور نے نبھائی اس مشاعرے میں مہمانان خصوصی کی حیثیت مشاعروں کے معروف شاعر کلیم طارق، قیوم بہٹوی اور اثر سیدنپوری شریک ہوئے، مشاعرے کا آغاز آفتاب جامی نے نعت نبی اکرم ﷺ سے کیا اس کے بعد دیئے گئے مصرع طرح "تیرے سوا کسی کی مجھے آرزو نہ ہو" پر باقاعدہ طرحی مشاعرے کی ابتداء ہوئی مشاعرہ بہت ہی زیادہ کامیاب رہا بہت زیادہ پسند کئے جانے والے کچھ اشعار کا انتخاب پیش خدمت ہے ملاحظہ فرمائیں۔

ٹانڈہ این ٹی پی سی میں منایا گیا نئے سال کا جشن

ٹانڈہ/امبیڈکر نگر (نامہ نگار) این ٹی پی سی ٹانڈہ میں میں نئے سال کا جشن حفاظتی موضوع پر اجتماعی پیپ ٹاک کے ساتھ منایا۔ این ٹی پی سی کے وشوکرما پارک میں منعقد اس تقریب میں مہمان خصوصی این ٹی پی سی کے چیف جنرل منیجر بی سی پلئی نے این ٹی پی سی کے گیت کی پیشکش کے ساتھ حفاظت کا حلف دلایا گیا۔ اس کے بعد انہوں نے نئے سال کا کیک کاٹا اور سبھی کو مبارکباد دی۔ اس دوران انہوں نے پروجیکٹ کی کامیابیوں پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مالی سال 2023-24 ہمارے پروجیکٹ کے لئے چیلنجوں اور بہت سی کامیابیوں کا سال رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2024 میں بھی اسی عزم کے ساتھ ہم سب کو کام کرنا ہوگا۔ کے لئے ہمیں اپنے کام کے طریقوں کو مزید بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پلانٹ کے احاطے میں حفاظتی آلات کا استعمال لازمی ہے۔ وہ لاپرواہی کا مظاہرہ نہ کریں۔ اس سے قبل این ٹی پی سی کے سپترنگ اور نورنگ کلب میں بھی نئے سال پر رنگارنگ پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ اس موقع پر این ٹی پی سی کے تمام افسران و ملازمین موجود رہے۔

سال نو کی آمد کے موقع پر سٹی پریس کلب دیوبند کے زیر اہتمام پروگرام کا انعقاد

دیوبند: سال نو کی آمد کے موقع پر سٹی پریس کلب دیوبند کے زیر اہتمام ایک پروگرام کا انعقاد ہائیوے پر واقع ایک بینکٹ ہال میں کیا گیا جس کی صدارت ایس ڈی ایم دیوبند انکر ورما نے اور نظامت پریس فوٹوگرافر راجکمار نے کی، منعقدہ پروگرام کا افتتاح ایس ڈی ایم انکر ورما، نگر پالیکا پریشد دیوبند کے چیئرمین وپن گرگ، معروف ادیب وقلم کار سید وجاہت شاہ، صحافی سدھیر بھاردواج اور ماسٹر ممتاز احمد نے مشترکہ طور پر فیتہ کاٹ کر کیا۔ پروگرام میں ایس ڈی ایم دیوبند نے تمام اہل وطن کو نئے سال کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ سٹی پریس کلب سمیت دیوبند کے تمام صحافی بلا امتیاز بہترین صحافتی خدمات انجام دے رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ صحافی کا کام ہے سچ لکھنا اور بولنا، دنیا خاموش رہ سکتی ہے مظلوموں کے لب سے جا سکتے ہیں حاکم وقت مصلحتوں اور مجبوریوں کا لبادہ اوڑھ سکتے ہیں مگر صحافی خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔

عوام کے مسائل پر فوری کارروائی کی جائے

شدید سردی کے باوجود وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جنتا درشن کے لیے آئے لوگوں سے کی ملاقات

گورکھپور: یکم جنوری (پی این ایس) نئے سال کے پہلے دن شدید سردی کے باوجود وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جنتا درشن کے لیے آئے لوگوں سے ملاقات کی، ان کے مسائل سنے اور جلد اور تسلی بخش حل کا یقین دلایا۔ یقین دلایا کہ ان کی زندگی میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہوگی۔ اس دوران انہوں نے افسران کو متنبہ کیا کہ ہر متاثرہ کے مسائل پر فوری کارروائی کی جائے۔ اس میں لاپروائی ناقابل معافی ہوگی۔ نئے سال کے پہلے دن پیر کی صبح گورکھ ناتھ مندر کے دورے کے دوران وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جنتا درشن میں تقریباً 200 لوگوں سے ملاقات کی اور ان کے مسائل سنے۔ تمام درخواستوں کا متعلقہ حکام کو حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے فوری اور تسلی بخش نمٹانے کی ہدایات دیں اور عوام کو یقین دلایا کہ حکومت ہر متاثرہ کے مسائل حل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ خراب موسم کے پیش نظر اس بار مندر کے مہنت دگ وجے ناتھ اسمرتی بھون میں عوامی درشن کا اہتمام کیا گیا۔ یہاں وزیر اعلیٰ خود کرسیوں پر بیٹھے لوگوں کے پاس پہنچے اور ہر شکایت کنندہ سے ملاقات کی۔ جنتا درشن میں جب ایک خاتون نے بدمعاش کے ہاتھوں مارپیٹ کا درد بیان کیا تو وزیر اعلیٰ نے افسران کو فوری کارروائی کرنے کا حکم دیا۔ کئی لوگ وزیر اعلیٰ کے سامنے جنتا درشن میں آکر علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست کر رہے تھے۔ سی ایم یوگی نے انہیں یقین دلایا کہ حکومت علاج کے لیے پوری مدد فراہم کرے گی۔ ان کی درخواستیں عہدیداروں کو سونپتے ہوئے چیف منسٹر نے ہدایت دی کہ علاج سے متعلق تخمینہ لگانے کا عمل جلد از جلد مکمل کرکے حکومت کو فراہم کیا جائے۔ انہوں نے ریونیو اور پولیس سے متعلقہ معاملات کو مکمل شفافیت اور انصاف کے ساتھ نمٹانے کی ہدایت کرتے ہوئے کہا کہ کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ اگر کوئی کسی کی زمین پر زبردستی قبضہ کر رہا ہے تو اسے قانون کے مطابق سبق سکھایا جائے۔ جب ایک خاتون نے رہائش کے مسئلہ کے بارے میں بتایا تو سی ایم یوگی نے افسران کو رہائش کا انتظام کرنے کی ہدایت دی۔

گورکھپور مہوتسو، کھچڑی میلہ کی تیاریوں اور ترقیاتی کاموں کا یوگی نے لیا جائزہ

گورکھپور: یکم جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے افسراکو ہدایت دی ہے کہ 11 تا 13 جنوری تک منعقد ہونے والے تین گورکھپور مہوتسو میں گورکھپور کی تاریخ پر مبنی نمائش لگائی جائے۔ یوگی پیر کی صبح گورکھناتھ مندر کے آڈیٹوریم میں گورکھپور مہوتسو، کھچڑی میلہ کی تیاریوں اور ضلع کی ترقیاتی کاموں کی پیش رفت لے کر عوامی نمائندوں اور افسران کے ساتھ جائزہ میٹنگ کرتے ہوئے کہا کہ گورکھپور مہوتسو میں گورکھپور پر مبنی خصوصی کھیلوں کو لوگوں کے جائزے کے لئے رکھا جائے اور ساتھ ہی معدوم ہو رہی روایتی تہواروں کے ذریعے موسیقی، گانے اور رقص کے فن کی حوصلہ افزائی کے لیے کوششیں کی جائیں۔ یوگی نے گورکھپور مہوتسو اور کھچڑی میلہ کی اب تک ہوئی تیاریوں کی جانکاری لینے کے بعد کہا کہ جو بھی کام باقی رہ گئے ہیں انہیں جلد سے پورا کرلیا جائے۔ مہوتسو کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ گزشتہ سالوں میں میلے میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے والے فنکاروں کی بجائے نئے مقامی فنکاروں کو موقع دیا جانا چاہیے۔ میلے کے سٹالز کا افتتاح عوامی نمائندوں سے کیا جائے۔ کھچڑی میلے کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ اس میلے میں بڑی تعداد میں عقیدت مند بابا گورکھناتھ کو کھچڑی پیش کرنے آتے ہیں، ایسے میں ان کے لیے سیکورٹی اور سہولت کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ ترقیاتی کاموں کا جائزہ لیتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ تمام کاموں میں معیاریت اور وقت مقررہ کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ وزیر اعلیٰ نے سردی کی لہر کے دوران عام لوگوں کی سہولت کے لیے مناسب تعداد میں الاؤ جلانے کی بھی ہدایات دیں۔ انہوں نے کہا کہ شہری اور دیہی علاقوں میں مقامات کی نشاندہی کرکے الاؤ کے انتظامات کئے جائیں۔

اردو عربی اور فارسی محققین کو اسکالرشپ

لکھنؤ۔ فخرالدین علی احمد میموریل کمیٹی نے پیر کو اردو عربی اور فارسی محققین کو مالی امداد کے لیے چیک فراہم کیا۔ گومتی نگر میں اتر پردیش اردو اکادمی کے کمیٹی دفتر میں منعقدہ پروگرام میں ریاستی وزیر برائے اقلیتی بہبود دانش آزاد انصاری مہمان خصوصی کے طور پر موجود تھے۔ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے دانش آزاد نے کمیٹی کے کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ ضرورت مند محققین کو مالی امداد فراہم کرنا سب کے لیے تعلیم کا حق کے نعرے پر عمل درآمد ہے۔ چیئرمین اطہر صغیر توراج زیدی کے کام کو سراہتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی قیادت میں کمیٹی نے اچھے کاموں میں اضافہ کیا ہے۔ وزیر نے کہا کہ حکومت کی پالیسی سب کا ساتھ سب کا وکاس ہے اور کسی بھی طبقے یا مذہب کو تعلیم سے دور نہیں رکھا جا سکتا ہے۔ کمیٹی کے چیئرمین اطہر صغیر توراج زیدی نے کہا کہ حکومت کی طرف سے دی گئی ذمہ داری کو پورا کرنا نہ صرف میری ذمہ داری ہے بلکہ میرا دین بھی ہے۔ کمیٹی حکومت کی منشا کے مطابق کام کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ لکھنؤ میں آج کے پروگرام میں شامل طلباء کو مالی امداد کے چیک دیے جا رہے ہیں۔ کچھ منتخب طلباء لکھنؤ اور ریاست سے باہر کے ہیں، اگر انہیں بلایا جاتا تو ان کا وقت اور پیسہ ضائع ہوتا جو طلباء کے مفاد میں نہیں تھا۔ اس لیے ان کے چیک بھیجنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ اس موقع پر لکھنؤ یونیورسٹی، خواجہ معین الدین یونیورسٹی، اے ایم یو، گورکھپور یونیورسٹی، مولانا آزاد یونیورسٹی کے ریسرچ طلباء کو مالی مدد کے لیے چیک تقسیم کیے گئے۔ تقریب میں محمد سعید اختر، علی عباس، محمد شفیق، انجاز احمد، عاقبہ حمید، الطاف احمد میر، محمد ارشد، عطیہ سنبل، محمد انظر، عالیہ ناز، محمد سلمان اور مجتبیٰ حسن صدیقی کو وزیر مملکت دانش آزاد نے اعزازات سے نوازا۔ اور کمیٹی کے چیئرمین اطہر صغیر نے چیک پیش کیے۔

بھارت سنکلپ یاترا میں اسٹیج پر بیٹھنے کیلئے مارپیٹ، جم کر چلیں کرسیاں، بی جے پی لیڈر زخمی

مرادآباد: یکم جنوری (پی این ایس) مرادآباد کے کندرکی کے بگروا گاؤں پہنچی وکاس بھارت سنکلپ یاترا میں اسٹیج پر بیٹھنے کو لے کر دو فریقوں کے درمیان جھگڑا ہوا۔ جھگڑے کے بعد دونوں فریقین میں لڑائی شروع ہوگئی۔ ایک دوسرے پر کرسیوں سے حملہ کیا گیا۔ بی جے پی ارکان نے دوسری طرف فائرنگ کا بھی الزام لگایا۔ بی جے پی لیڈر کے والد کی شکایت پر پولیس نے گاؤں کے سربراہ سمیت نو لوگوں کے خلاف رپورٹ درج کی ہے۔ گاؤں بگروا کے رہنے والے بابو حسین اتوار کو تھانے پہنچے اور تھانے میں رپورٹ درج کرائی۔ بتایا کہ ان کا بیٹا ذیشان پاشا بی جے پی اقلیتی مورچہ میں ضلع سکریٹری ہے۔ اتوار کو تقریباً 11:45 بجے گاؤں میں سرکاری اسکیم کے تحت تیار کردہ بھارت سنکلپ یاترا پروگرام چل رہا تھا۔ پروگرام میں ذیشان پاشا بی جے پی لیڈروں کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھا تھا۔ الزام ہے کہ اس کے بعد گاؤں کے پردھان وقار یونس کے ساتھ گاؤں کے ہی لوگ عالم، فیضان، راشد، رستم، وائیل، واجد، یوسف اور تہذیب آئے۔ تمام کے پاس تیز دھار ہتھیار، غیر قانونی پستول، لائسنس یافتہ رائفلیں اور لاٹھیاں تھیں۔ راشد آتے ہی اس کے بیٹے کو قتل کرنے کی نیت سے فائرنگ کر دیا۔ اس کے بعد ملزمان نے ذیشان پاشا کو گالی گلوچ شروع کر دی اور اسے اپنی گاڑی کی طرف لے گئے۔ جس کی وجہ سے ان کا بیٹا بے ہوش ہوگیا۔

نئے سال کے پہلے دن یوپی میں رہا چکا جام

لکھنؤ: یکم جنوری (یو این آئی) ملک میں بڑھتے سڑک حادثات پر لگام لگانے کا حوالہ دے کر حکومت کے ذریعہ موٹر ایکٹ (ہٹ اینڈ رن) میں ترمیم کر کے حادثے کی صورت میں جیل و جرمانے کی سزا کے کی مخالفت میں نئے سال کے پہلے ہی دن پیر کو ریاست میں پرائیویٹ و کنٹریکٹ پر کام کرنے والے بس ڈرائیور کی ہڑتال کا اثر دیکھنے کو ملا۔ فرخ آباد میں اس ہڑتال کا کافی اثر نظر آیا۔ یہاں ڈپو کے اسسٹنٹ ریجنل منیجر آر سی یادو نے بتایا کہ بغیر کسی نوٹس کے اچانک فرخ آباد ڈپو سے چلنے والی 104 بسوں کے تقریبا سبھی ڈرائیور ڈیوٹی پر نہیں آئے اور اپنی موبائل کو سوئچ آف کر لیا۔ اس دوران ایک بس صبح لکھنؤ کے لئے روانہ کی گئی جسے ہردوئی میں ہڑتال کر رہے ڈرائیوروں نے واپس فرخ آباد بھیج دیا۔ اسی ضمن میں ڈپو سے 25 بسیں نکالی گئیں لیکن کسی بھی روٹ پر جانے نہیں دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق روڈویز ڈرائیوروں کی بس چکا جام ہڑتال کی وجہ سے فرخ آباد سے دہلی، آگرہ، لکھنؤ، ہردوئی، شاہجہاں پور، بریلی، میرٹھ، بدایوں، الہ آباد وغیرہ مقامات کو آنے والے ہزاروں مسافروں کو اپنے اپنے گھر بغیر سفر کئے واپس لوٹنا پڑا۔ وہیں کافی ضروری کام والے مسافروں کو مہنگے کرائے پر چھوٹے چھوٹے بولیروں وغیرہ چار پہیہ گاڑیوں سے سفر کرنے کو مجبور ہونا پڑا۔ ادھر ہڑتال کرنے والے ڈرائیور کے مطابق وہ اپنے مطالبات کی حمایت میں آئندہ تین دنوں تک ہڑتال کریں گے۔ ضلع بہرائچ میں مرکزی حکومت کے نئے قانون کی مخالفت میں آج پیر صبح سے ہی ضلع میں دھرنا شروع ہوگیا۔ مرکزی حکومت کے وزارت سڑک کی جانب سے نیا قانون بنایا گیا ہے جس کے تحت گاڑی چلانے پر کسی کی موت ہوئی تو ڈرائیور کو سات لاکھ روپے جرمانہ اور 10 سال کی سزا کی تجویز ہے۔ اس قانون کی مخالفت میں پیر سے ضلع میں احتجاج شروع ہوگیا۔ شہر میں واقع روڈویز بس اڈہ احاطے میں ڈرائیور نے بس کھڑا کر دیا۔ روڈویز بس کے ڈرائیوروں نے قانون کی مخالفت میں نعرے بازی کرتے ہوئے مظاہرہ کیا۔ سبھی نے گاڑیوں کو بس اسٹاف احاطے ہی میں کھڑا کر دیا ہے مسافروں کو کافی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ نانپارہ۔ بہرائچ شاہراہ پر بھی ٹرک ڈرائیور نے گاڑی بیچ سڑک پر کھڑا کر کے مظاہرہ شروع کر دیا ہے۔ سبھی نے مرکزی حکومت کے قانون کی مخالفت کے لئے مظاہرہ شروع کرید ہے۔ بس ڈرائیوروں کے دھرنے کی وجہ مسافروں کو کافی پریشانی ہو رہی ہے۔ ڈرائیور سنگھ کے چیئرمین طارق، پہلو کا کہنا ہے کہ جب تک قانون واپس نہیں لیا جائے گا۔ وہ بھی بس نہیں چلائیں گے۔ شاداب، راکیش اور سلمان نے کہا کہ اتنے روپے جرمانہ کہاں سے دیں گے۔ اگر اتنا پیسہ ہی ہوتا تو وہ بھی ڈرائیور کی نوکری کیوں کرتے۔ ادھر نانپارہ۔ بہرائچ شاہراہ پر ٹول پلازہ کے نزدیک ٹرک ڈرائیور نے گاڑی کھڑی کر کے جام لگا دیا۔ درمیان سڑک گاڑی کھڑا کرنے سے دیگر افراد کی آمد و رفت میں کافی دقت ہو رہی ہے۔ اس دوران کافی تعداد میں ٹرک۔ بس اور دیگر گاڑیوں کے ڈرائیور موجود رہے۔ ضلع ہمیر پور میں بھی روڈویز ڈگا مارو بھی قسم کی پرائیویٹ گاڑیوں کے ڈرائیوروں کے ذریعہ ہڑتال کا اعلان کر دیا۔ جس سے افرا تفری مچی رہی وہیں سبھی گاڑی اسٹینڈ پر ہمیر پور جیسے چھوٹے ضلع میں کرفیو جیسا ماحول رہا۔ موودہا میں ٹرک ڈرائیوروں نے ہائی وے جام کر دیا پولیس نے سمجھا بجھا کر جام کھلوایا۔ روڈویز کے انچارج اے آر ایم راکیش کمار پانڈے نے پیر کو بتایا کہ ایم وی ایکٹ میں ترمیم کی وجہ سے تمام ڈرائیور اور کنڈکٹر آج اچانک ہڑتال پر چلے گئے۔ ڈرائیوروں کا کہنا ہے کہ حکومت کے فیصلے کے خلاف تمام ڈرائیوروں نے رات گئے ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب تمام سرکاری اور پرائیویٹ ڈرائیور مل کر ہڑتال پر گئے ہیں۔ ضلع جھانسی میں بھی ڈرائیوروں کے ہڑتال کا اثر دکھائی دیا۔ یہاں اے آر ایم روڈویز ڈی این شریواستو نے بتایا کہ صبح کے وقت تو بس نکالی گئیں لیکن کوئی بھی بس منزل تک نہیں پہنچی۔ سرکاری بس ڈرائیور کو بھاری مخالفت اور جام کی وجہ سے لوٹنا پڑا۔ انہوں نے بتایا کہ کل کے لئے بھی سرکاری بس ڈرائیوروں کو ڈیوٹی پر آنے کی جانکاری دی گئی ہے اور انہیں سمجھایا جا رہا ہے۔ نئے قانون کے خلاف رائے بریلی کے روڈویز ڈرائیوروں نے بھی چکا جام کر دیا۔ رائے بریلی روڈویز کے اے آر ایم کا کہنا ہے کہ یہ ہڑتال غیر قانونی ہے جس کے خلاف محکمہ جاتی کارروائی کی جا رہی ہے۔ ابھی تو قانون سامنے آیا نہیں ہے لیکن رائے بریلی کے ڈپو کے تقریباً ڈیڑھ سو بسوں میں بمشکل 3-4 بسیں ہی چلی ہیں۔ بقیہ بسوں کے ڈرائیوروں نے بسوں کو چلانے سے انکار کر دیا۔

شدید سردی کے پیش نظر طلبہ مدارس کی مدد وقت کی اہم ضرورت: حاجی سعید احمد

لکھنؤ/شدید سردی کے پیش نظر مدرسہ شیخ العالم صابریہ چشتیہ حق پلازہ ابرار نگر لکھنؤ میں طلباء کے درمیان کمبل سوئٹر اور جیکٹ تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے مخیر قوم حاجی سعید احمد انصاری نے کہا کہ غریب و نادار طلباء اور محتاجوں کی ضرورت کا خیال رکھنا اور ان کی مدد کرنا یہ ہم سب کی پورے ملت کی مشترکہ ذمہ داری ہے یہ طلبہ جو دین کی راہ میں اپنے گھروں سے دور حصول علم میں مصروف ہیں انھیں رسول پاک نے اپنا مہمان بتایا ہے مہمانان رسول کی خدمت ہم سب کے شرف و فضل کی بات ہے میری گزارش ہے کہ ہم سب لوگ اپنے اطراف میں توجہ کریں کہ مدارس کے طلباء کے ساتھ ساتھ کوئی غریب اور مستحق آدمی ہماری غفلت اور عدم توجہ کی وجہ سے سردی کے موسم میں لاوارث نہ رہ جائیں، ان کا خیال رکھیں اور اس سردی کے موسم میں ان کے لئے گرم کپڑے، جیکٹس، کمبل اور لحافوں سمیت دیگر ضروری اشیا کا بھی خیال رکھیں۔ مجیب عالم صدیقی ناظم ادارہ نے کہا کہ اللہ کے راستے میں اگر انسان ایک روپیہ خرچ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انھیں دس گنا عطا کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی ذات تو بے نیاز ہے اگر کسی صدقہ و خیرات اور اللہ کے راستے میں اور مہمانان رسول پر خرچ کرنے کا عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آگیا تو نہ جانے کتنا گنا اجر عطا کرے گا اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی سے ہمکنار فرمائے گا۔ قاری شمس تبریز قادری پرنسپل ادارہ نے کہا کہ بھی ذمہ داران مدارس اور ائمہ کرام مدرسہ کے طلباء اور اساتذہ کی پریشانیوں میں مدد کریں اور ان کی ضروریات زندگی میں خصوصی طور پر شریک ہوں، یہ لوگ اپنی پریشانی کا اظہار نہیں کرتے خود اپنے حالات سے مقابلہ کرتے ہیں، اس طرح کے لوگوں کی مدد کرنے سے دینی امور کو فروغ ملتا ہے۔ اس موقع پر قاری محمد صدیق قادری مولانا محمد نسیم قادری قاری محمد اقبال ضیائی مولانا محمد سہیل اشرفی وغیرہ موجود رہے۔

خدمت خلق انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے: مفتی ابوالعرفان

محمدی مشن کے جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ و گرم کپڑے تقسیم

لکھنؤ 1 جنوری (پریس ریلیز) آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی قاضی شہر لکھنؤ و سرپرست اعلیٰ آل انڈیا محمد مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر ال انڈیا محمدی مشن کی صدارت میں وظیفہ تقسیم کیا گیا۔ مفتی ابو العرفان فرنگی محلی قاضی شہر، سرپرست ال انڈیا محمدی مشن نے کہا کہ خدمت خلق بہترین عبادت ہے۔ مخلوق خدا کی خدمت انسانی اخلاق کا اعلیٰ جوہر ہے۔ جو انسان بندگان خدا کی خدمت کرتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک اس کا مقام و مرتبہ بلند ہو جاتا ہے۔ خدمت خلق کی مہم قابل تعریف ہے۔ مہمان خصوصی روبانہ صدیقی صاحبہ رکن اسٹیٹ مائنورٹی کمیشن اتر پردیش نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ہم مائنورٹی کی پریشانیوں کو سننے اور ان کو دور کرنے کے لیے ہی ہیں یہاں موجود خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے آئینی حقوق کو سمجھیں تاکہ اپنے حقوق کو حاصل کر سکیں زندگی میں آنے والی تمام پریشانیوں کو دور کر سکے، مائنورٹی کمیشن کا قیام ہی مائنورٹیز کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو وقت رہتے دور کرنے اور ان کے تحفظ کو قائم رکھنے کے لیے بنایا گیا ہے تمام مائنورٹیز سے گزارش ہے کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لیے ضرورت آنے پر مائنورٹی کمیشن سے رجوع کر سکتے ہیں۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن نے اپنے بیان میں فرمایا کہ موجودہ حالات میں عوام الناس مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ ان حالات میں غریب اور نادار افراد تک کھانے پینے کی اشیاء پہنچانا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے۔ واضح رہے ال انڈیا محمدی مشن قوم اور ملت اسلامیہ کی ترقی اور تحفظ کے لیے متعدد پروگرام مختلف تنظیموں کے ساتھ مل کر مختلف علاقوں میں کر رہا ہے۔ صاحب ثروت اور ذمہ داران و معززین شہر سے گزارش ہے کہ محمدی مشن کو اپنے بیش قیمتی مشوروں اور تعاون سے سرفراز فرمائے تاکہ مستقبل میں محمدی مشن مزید خدمات کو بخوبی انجام دے سکے۔ سید احمد ندیم جنرل سیکرٹری آل انڈیا محمدی مشن نے مہمان خصوصی اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا سبھی انجمنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آل انڈیا محمدی مشن کی تحریک جس میں ملت اسلامیہ کی ترقی اور تحفظ کے لیے کام کیا جا رہا ہے اس میں شریک ہو کر اپنے اپنے علاقوں میں خدمت خلق کے کاموں کو انجام دیں۔ اس موقع، پر مولانا عفان عتیق فرنگی محلی، نبی احمد صاحب ڈائریکٹر اسٹار ایلومینیم، ڈاکٹر افتاب احمد ہاشمی سابق ڈائریکٹر یونانی سروسز یو پی، اصف اقبال ہاشمی، ایڈووکیٹ طارق ہاشمی جوائنٹ سکریٹری، ایڈووکیٹ راشد معراج لیگل ایڈوائزر، حافظ شکیل نظامی خزانچی محمدی مشن، ایڈووکیٹ فیضان فرنگی محلی، نجیب احمد شبلو وغیرہ خاص طور سے موجود رہے۔

بستی: خوف و دہشت پیدا کرنے والے 38 افراد کا غنڈہ ایکٹ میں چالان

بستی: یکم جنوری (یو این آئی) اتر پردیش کے ضلع بستی کی پولیس کے ذریعہ سماج میں خوف و دہشت پیدا کرنے والے 38 افراد کی نشاندہی کر کے ان کا چالان غنڈہ ایکٹ میں کیا گیا ہے۔ یہاں جانکاری دیتے ہوئے پولیس ذرائع نے پیر کو بتایا کہ ضلع کے مختلف تھانوں کی پولیس کے ذریعہ سماج میں خوف و دہشت پیدا کرنے والے 38 افراد ال چوہان، منوج کمار، وکاس، علی حسین عرف دو گنے، رام بہال، انگو عرف ہگنو، ال کمار، آنکت قنوجیا، سنجے چوہان، بلرامپور عرف پپو، دھیرج، رام بھرت عرف پچن، سنجے کمار، امن کمار، سونو نگم، وشنو پرتاپ، رام کشن، الطاف، نور الہدی عرف گولی، بجرنگی چوہان، وجئے کمار ورما، شمیم، سنجے یادو، برجیش چورسیاں، درگا چورسیا، ابھئے، منوج، وجئے، راہل، اجئے، ہرونش، شیوا کانت، لوکش، مست رام، راجو، میوالال، کاشی رام عرف قنوجیا، اجیت کمار کی نشاندہ کر کے ان کا چالان غنڈہ ایکٹ میں کیا گیا ہے۔

مولانا علی میاںؒ ملت کے عظیم رہنما تھے: حافظ محمد اکبر عرفانی

لکھنؤ۔ علماء ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کے زیر اہتمام مدرسہ امداد العلوم، معظم نگر، لکھنؤ میں ایک جلسہ مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی حسن ندویؒ (علی میاں) کی یاد میں منعقد ہوا۔ جس کا افتتاح عزیزم محمد عادل متعلم مدرسہ ہذا کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مدرسہ کے طالب علم محمد عاشق اور عبدالمقید نے نعت پاک پیش کر کے سامعین سے داد و تحسین حاصل کی۔ مولانا ابرارالحق ثاقبی نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا سابق صدر مسلم پرسنل لا بورڈ و ناظم ندوۃ العلما مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے۔ شخصیت متنوع اور ہمہ گیر تھی۔ حافظ محمد اکبر عرفانی مہتمم مدرسہ ہذا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ ملت کے عظیم رہنما تھے۔ حضرت مولاناؒ کو اللہ نے ہر علم سے نوازا تھا۔ بیک وقت میں ہر زبان پر عبور حاصل تھا۔ آپ کی برسوں پرانی خواہش گویاں شرمندہ تعبیر ہو رہی ہے۔ اللہ نے آپ کو بلا کی دوراندیشیوں سے نوازا تھا۔ حضرت کے اوصاف کمالات کو بیان کیا جائے تو بڑا سے بڑا دفتر بھی کم پڑے گا۔ حافظ محمد شعیب صاحب حقی، قاری امجد حسین رحمانی، ماسٹر محمد زبیر، حافظ محمد ابراہیم وغیرہ نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آج صبح سے مدرسہ کے طالبعلموں نے قرآن پڑھ کر حضرت کے لیے مغفرت کی دعا کی

وائس چانسلر آر بی لال نے کمرے میں چھپے تھے، باہر سے لگوا دیا تھا تالا

پریاگ راج: یکم جنوری (پی این ایس) شواٹس وی سی آر بی لال نے بھی پولیس کو چکمہ دینے کی تیاری کی تھی۔ پولیس کی آمد کی اطلاع ملتے ہی وہ بھاگے اور گیسٹ ہاؤس کے پیچھے والے کمرے میں چھپ گئے۔ یہی نہیں بلکہ باہر سے تالا بھی لگوا دیا گیا۔ کمرہ بند دیکھ کر پولیس والوں نے روشندان سے جھانکا تو کرسی پر بیٹھے دیکھا۔ اس کے بعد تالا توڑ کر انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ دراصل اتوار کو وی سی کے ساتھ شواٹس کے اساتذہ کی میٹنگ ہونے والی تھی۔ جس میں اساتذہ کی 11 ماہ کی بقایا تنخواہوں کے حوالے سے بات چیت کی جانی تھی۔ ذرائع کے مطابق پولیس کو اس بارے میں [illegible]

دعوت نامہ صرف ان کو جو رام کے بھکت ہیں، آچاریہ ستیند رداس نے ادھو ٹھاکرے پر کی تنقید

اجودھیا: یکم جنوری (پی این ایس) اجودھیا میں 22 جنوری کو رام مندر کی افتتاحی تقریب سے پہلے دعوت نامے پر تنازع ختم ہوتا نظر نہیں آ رہا ہے۔ اب شری رام جنم بھومی مندر کے چیف پجاری آچاریہ ستیندر داس بھی اس تنازعہ میں آ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 22 جنوری کو مندر کے عظیم تقدس کی دعوت صرف ان لوگوں کو دی گئی ہے جو بھگوان رام کے بھکت ہیں۔ آچاریہ ستیندر [illegible]